

الحمد لله رب العالمين

بمقتضات سرمدی لطافات احمدی یہ کتاب الاجواب المسموم بہ

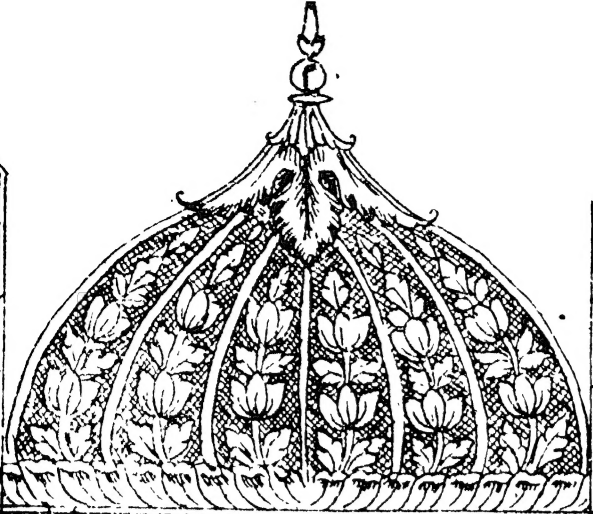
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان حمدائے زود

۱۸۸۸ء

مصنف شاعر نامور مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاہوری

مطبع کویر پریس لاہور ہوا ہفتہ شنبہ ۱۸۸۸ء



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد شایان ہے خداے پاک کو
 خاک کو عرفان کا بخشا جسے نور
 حق نے شمسِ ہر وقت پہلے تازہ رنگ
 حق نے روشن کر دیا اہل کا چراغ
 روشن کی مہر سے ہوتے ہیں روز
 حق نے عرش و کرسی و لوح و قلم
 کر دئے بس ایک دم بہرین عیان
 حق نے آدم کو شرافت بخش دی
 حق نے طوفان سے چھڑایا نوح کو
 پہنچا جب حکم جناب کبریا
 آتش سوزان سے بچ نکلا خلیل
 ناقہ صالح کو عطا اُس نے کیا
 سہ بلند ہی جسے بخشی خاک کو
 سب پہ ظاہر کر دیا اپنا ظہور
 ہر گز سی کرنا ہی ظاہر تازہ و ہنگ
 دیکھ کر ہے جسکو بلبل باغ باغ
 مہربان و مد گیتی فروز
 نیک بد عورہ و کلان پیش و کم
 ہو گیا موجود جس سے سب جہان
 بندہ بنی کی کو عزت بخش دی
 غرق ہونے سے بچایا نوح کو
 عرش سے یا نار کو فی برد کا
 ہو گئے کفار شر مندہ ذلیل
 دوست وعدہ دفا اُس نے کیا

یوسف مصر ہی بافضال الہ	شاہ سے بندہ بنا بندہ سے شاہ
باتین کین موسیٰ ہی حق نے بر ملا	اورید بیضا عطا اُس کو کیا
صاف دکھلایا تھا حق نے اپنا نور	جلوہ گر ہو کر پیام کو فہ طور
حق مسیحا کو پیام آسمان	لیگیا اور قرب میں بخشا مکان
حق نے نور احمد می پیدا کیا	جس سے فیض سرمدی نپیدا کیا
تاج لولاک اُسکے سپر دہر دیا	بادشہ پیغمبروں کا کر دیا
اُس کو حق جہان بنا کر اپنے گہر	لیگیا فرش زمین سے عرش پر
پردہ ہائل جتنے ہی اٹھو اٹھو	سب ننگاں لامکان دکھلا دے
دین اور دنیا کا رکھا انتظام	منحصر بر حضرت خیر الامام
تہی عیان ذات نبی ہی حق کی ذات	تہی صفات احمدی حق کی صفات
منہ چہپائے میم کے پرو میں تہی	اصلی صورت احمد بے میم کی
چار اصحاب نبی صل علیہ	جامع عدل و کریم صدق و صفا
تھے وہ چاروں جانشینان رسول	بلکہ تھے جنم نبی جان رسول
سچے مخلص حضرت صدیق تھے	رہنمائے منزل تحقیق تھے
پھر عمر عادل شہ انصاف و بہت	غدر تھا جس ارگ کا مغر و پست
شاہ عثمان جامع شہرم و حیا	جانشین ثالث خیر الورا
مرتضیٰ شیر خدا شاہ جہان	وقت مشکل و سنگینہ گان
آل و اصحاب نبی پر ضح و شام	صدق دل سے ہیج ای سرور سلام

خدا کی حمد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے بعد اختر المحقر غلام سرور خلف

منقہ الشرح الامجد مولانا مفتی غلام محمد بن اگاہ مفتی فاطمہ بیگم سدقہ شریفی السہوی عضو ہندو
 ہر کہ علامہ اور تصانیف و تالیفات مثل گلہ سہ کرم خزینۃ الاصفیاء و تجنیہ سرور علی المعروف
 کتبہ یانچ و مخزن حکمت و اخلاق سرور و مکتبہ سرور می بہارستان یانچ المعروف کلاں شاہی لغات
 وحدیقہ الاولیاء وغیرہ پہلے ہی مختصر مکتوب دیوان بان اردو رقم لکھ چکا ہے۔ اول دیوان سرور می
 حضرت محبوب جانی قطب بانی غوث صدیقی شیخ سید سلطان علی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
 السامی جو چار بار لاہور میں چھپ کر شائع ہوئے کچھ تین بلا قیمت پیشکش ہوئے۔ دوم دیوان نعت سرور می
 نعتہ سرور عالم علی السید علیہ السلام پہلے ہی تین بار لاہور میں چھپ کر مفت تقسیم ہوا اور چوتھی دفعہ
 چھاپہ بین بھام لکھنؤ چھاپا یہ تیسرا دیوان اور حقیقی کی حمد و مضاہیل کی تصوف ترک حلال
 و نیما مایا اور نند نصلح و رغیب بے با و محبوب غیر معنایں غنیہ میں جس سبب شورش و اشتعال
 اگلیں شائع نام الدین حکیم روح بخوان سول کریم لکھا گیا اور دیوان حمد از روی نام لکھا گیا اور
 میر کریم کلام کو مقبول کر کے اور شائع ہوئے تا کہ ایک مضاہیل طہری باطنی فائدہ پہنچا رہا میں
 یہ دیوان ہی احباب کی امداد ہے چھپ کر مفت تقسیم ہوا اگرچہ سب سے پہلے دیوان طہری میں ایک
 نہیں ہی مگر چند حضرت جنکو میری گزارش کے ذریعہ سے اس مفید کتاب کی تصنیف اطلاع ہوئی وہ بہت
 خوش ہوئے شیعہ الطباع کے ضمیر میں دعا و ہمنو سے پہلے جن جنان بہا محمد شاہ صاحب
 رائے انیسویں سال مر گئے امدادی چند ہمت کیا بعد از ان سید حید علی شاہ صاحب پیر نور انہا
 و انیسویں سال مر گئے ان کے بعد لاہور میں عبدالقادر علی الدین سدقہ شریفی السہوی فادری مہدی
 پور بنی کالی منشی جرنیل صاحب کتب الملک طبع و کتوریا پور لاہور و باغلام محمد الدین صاحب
 غلام سندھیلو میری اس سید صاحب علی شاہ صاحب پیر منڈی ہتم طبع و کتوریا پور لاہور میں میری اس
 اور ان کی امداد سے پہلے دیوان چھپ کر شائع ہوا۔ اس بعد شائع حضرت کو دنیا و دنیا میں چھپ کر شائع

بسم الله الرحمن الرحيم

بسمه ایزدی ترکین زبان گوهر نشان
مقیده بشو بدم حلقه زنجیر گیسویش
بره دل تا که محبوب جفا به لبها بشی
بلع بندگی نه مانع سرت برسد تا بان
نشین بفرشت تا به پای عرش برین ای

جوابا و ذری کن گوهر نشان چشم گریان را
مسلسل کن تبار عنبر زنی این دل و جان را
فدا کن جان جبرانش که یانی ضلالت انرا
بسوز غم بسوزان سینه غور شد رخسار انرا
نگون سر شو که ساز می نه کن گردن گریان را

مطلع

رخسار چشم خوان نشان بر آید کن ابر گریان را
یک چشم اداوت کن نظر و نیک بد بهر دم
بشهره حقیقت نه قدم امی طالب موی
نهی بند بر نیت بر رخ گل عاشق رویش
نه دارا دعوی هم باگی دارد بدر بالمش
نمی آید که امی در کیش لعل و سلطانی

ز جوش دیده گریان گریان برق خندان را
پایان با وحدتش نشو بهر گهر مسلمان را
بجوانم مقام حق پرستی حق پرستان را
هوادار سر کوشش نخواهد سیرت بان را
نه با مو ضعیفش مبر سحر می بد سلیمان را
نخود خاکسارش از فاعل جح گردان را

	نداری چون بر طینت جہر لسانیت مسموم	
نہاں پر ذکر حمد از روی ہر دم روان کہنا خدا کا ذکر جاری عمر ساری بربیان کہنا تعلق تو دنیا چھو دنیا اسکی پابندی کسی گہر میں گہر کی شبیہ اسرافانی میں ملیکی کیا مد و جھکوم و گارن دنیا سی اٹھالینا تصوغیر کی صورت کا انکھڑن	نقطہ یاد الہی سے غرض ای میر بجان کہنا زبان اللسان کہنا بیان غلبہ بیان کہنا خبر و راہی گرو سپر نہیہ بار گران کہنا نہکا نامی نہکا نام اور رکان برالماکان کہنا امید و روی اسے نہ یہاں کہنا نہ وہاں کہنا نقطہ سیتے کے آئینے میں نقش و لسان کہنا	
نہ ترین کہنا نہ دل کہنا نہ جی کہنا نہ جان کہنا اٹھالینا یہاں اپنی لبت و اور و ان کہنا یہ صورت غیر کی انکھڑن ہی صورت وہاں کہنا میر عجز و نیاز و بند کی برستان کہنا خیال روی جانان اینی ولین ہریان کہنا	برای نام ہی اپنا نہ کچھ باقی نشان کہنا بہت مضبوط گہر عاقبت کا وار و نیا نہ کہنا کسی بے برین نقشہ اپنی حالت کا جھکا کہنا بد رگاہ خداوندیہاں گرو ہلکا نامت کسیدم ہی تصوغ کی صورت کا	
	حقیقت میں بہت پر خوف ہے رستہ طریقت کا قدم اپنا سمجھہ اور سوچ کر سرور یہاں کہنا	
پروہ وار پروہ وحدت خدا موجود تھا سب کا نقشہ لوح قدرت پر لکھا موجود تھا دل تھا موجود لیکن دل رہا موجود تھا	جب نہ تھا یہ عالم ایجا و کیا موجود تھا صغیر ایجا و پر جاری تھا جسم قلم کے آئینے پہ پہلے تھا جانان کا ظہور	

جہت تک ان فانی مکانوں میں ہاں انسان کین	ہر گھڑی بیک اجل ہر گھڑی موجود تھا
ساتھ کیا لجا لگا جب جا لگا انی جہنم	آیا تھا جس وقت تیری پاس کیا موجود تھا
کیون نکی اُس حاضر ناظرہ انسان فی لفظ	کیون نہ دیکھا اُس کو جو ہر ایک جا موجود تھا
کیون پایا فیض عنان اُس نے اپنی ذات سے	جس کے خود گہر میں بیگنج ہے ہر موجود تھا
آدمی کو مل گیا اس عالم ایسا دین	پہلے جو مقسوم میں اُس کو لکھا موجود تھا
چہرے کی عاصی کو کسو سطر تو نے گنا	جب خدا تیری تعالٰیٰ دیکھتا موجود تھا
ابتدا میں یا د حق سے جس نے پائی لذتیں	انتہا تک ہر زبان اُس کے فراموش موجود تھا

روز چپ چپ کر تجھے غارت یہی کرتا رہا	
چو رہو کھر میں تیرے سرور پہنچا موجود تھا	

موجود بننے ہر وحدت کا جس نے مدعا پایا	اُسی بندہ نے پائی ہر خدائی اور خدا پایا
پہلے کو تو نکی جس نے اچھی صحبت کا فرمایا	بہلائی کی اُسی نے چکنی لذت اور مرگ پایا
بڑا یا جس نے پایہ غا غری و خاکساری کا	بڑا رہے اُسی نے حق پایا اور بڑا پایا
قدم ہر سنے بنا کر جو براہ جستجو دوڑا	سبائع اُس نے نکالا بے وقوف کا اور پتا پایا
خدا پایا نہیں گردنہ داؤد اُن دنیا میں	اگلا پایہ نشہ نشا ہی کا پایا جو تو کیا پایا
بلند آنا جو پایہ بار کا دلایا لالی کا	مالا پایہ سو جس کے عرش کو مہلج کا پایا

مطلع

شہر و طریقت جس نے کامل رہنما پایا	اُسی نے منزل صدق ہنسا کا رہنما پایا
حقیقت کی حقیقت کس طرح نکلا ہر کرب کوئی	یہاں اگر وہ خود کو پہنچا جس نے پتا پایا
خاں جان جس نے کوئی خود بخود اُس کو ملا جانا	خوشی شری و بد یاد دل جس نے اُس نے دل پایا

کھلی آغاز اور انجام کی کپڑی مابیت
نظر و ڈرائی اور دنیا میں کیا جا رہی ہے

بہلا ہی کئے آئے انتہا کا انتہا پایا
مگر اُس ایک کائناتی نہ کوئی دوسرا پایا

جہک کر سرور گاہ الہی کی وعاجرم
وہیں سرور نے دروازہ اجابت کا کھلا پایا

نکر لندیشہ امروز و فردا
ہمیشہ اپنے خالق سے مدد مانگ
ذرا کہوں آنکھیں نہ تجھ کو نظر آئے
اطاعت میں سدا کہہ بہت گردن
کتنی بندہ کی ملکیت نہیں ہے
بہر خانہ پہرا کرتی ہے دولت
سمجھ لیتے ہیں لیکن بغض ناوہ
جو حق کے حکم سے گردن نہ پھیرے
کبھی وہ ہو قیام بندگی میں
بزرگ و خدا پہیلے رکھے
نہ چوٹا مرگ کے نیچے سے پستم
کوئی پہنچا نہیں اُس گہر سے پیغام
رہو ہر وقت مشغول عبادت
گنہ آجائیں جب اپنے سچے یاد
بہت سارے بیکار بزرگریان

کہ ہے ہر وقت مولیٰ دینے والا
بہر حال وہ ہر وقت و بہر جا
خدا کی خلق میں خالق کا جلوہ
کہ ہو دو نوجوان میں بول بالا
حقیقت میں یہ نہایت مال دنیا
کہیں پورا نہیں اُسکا ٹھکانا
بسنے نامتی ہی نہایت مال اپنا
وہی اچھا بنے بزم بندہ سے بندہ
کبھی جہک جہک کر عرش کا سجدہ
بیشکل بندگان دست بندا
نہ فریاد نہ اسکندر نہ دارا
نہ پہر جا کر کوئی آیا دوبار
پکڑ غاوت تبسج و نصیحت
بہت افسوس کر امیر مردانا
بہا آنکھوں سے پانی مثل دریا

رولیف	کونی بندہ ہمیں سرور تیرا دوست وگرہے تو فقط مولی ہی مولی	ب
<p>دُورہ شوتا نسبتے جھل گئی با آفتاب باش اندر سجدہ تسلیم خم مثل بال و طایع طالب کینک یا مطاوبش تو بکون پیشان شو کمر این بسته نیست بیشک انوار لطف مہربان خرد کل هست نور قدرتش روشن بہرست بلند و درکن از مطاع اصاف خود گرد و غبار</p>	<p>نکاح رہ شوتا بزم از زمین تا آفتاب و در و ہفتہ تا شود جنمت سرا آفتاب قطرہ شویا بحر خوشان دُورہ شویا آفتاب تا نکر دوازہ مغرب ہویدا آفتاب پر تو افکن گرد از یک لمحہ صد آفتاب میناید چہرہ تابان زہر جا آفتاب مجلوہ گر گرد و بچشم رشوبت تا آفتاب</p>	
	<p>سرور تحیر حمد ایزدی کار تو نیست خود تو میدانی چہ نسبت دُورہ را با آفتاب</p>	
<p>حاضر و ناظر ہی وہ خلاق اکبر روز شب مثل جان خرد بدن ہی ہر گہری و جان چہرہ و کہلاتا ہی وہ ہر طالب ویدار کو جا بجای پر تو افکن آفتاب معرفت جاری ہی آئین بہرہ و یک لطف سری بہر حکمہ اُس یار ہر جانی کا رہا ہی قیام تازہ تازہ رنگتین بدلات رہا ہے دم بندگان ذات مولی سا لکان راہ حق</p>	<p>ہر گہری ہر وقت بہر دم بہر ہر روز و شب مثل دل ہی و بغل سبک و دُورہ ہر روز و شب چاند نیکار او کہی خوشیدہ نکر روز شب ہر طرف نور الہی ہی منور روز و شب ابر فیض ایزدی ہی سایہ گستر روز و شب رست چپ زیر و بالا باہر اندر روز و شب اس جہن را جہان میں گل تر روز و شب بذر سے عافل ہمیں ہی بین م بہر روز و شب</p>	

<p>رزق دیتا ہوں وہی روز ہی ہاں شام و سحر بادشاہانِ مازماں کا ملک غصرتِ حاجت روا کا ہر گدا محتاج جو</p>	<p>سبکی لیتا ہوں خبر وہ بندہ پرورد روز و شب سب کلمہ ہی مٹی پر چا مل اسکر پرورد و شب بین فقیر اس باب دولت کو تو کرورد و شب</p>
<p>روز و شب پہیلا بدرگاہِ خداوت نیاز بندگی کر سہرچکا کر حق کی سرور روز و شب</p>	
<p>جب اُٹھ جاوے چین و آشیانِ غنڈلیب گل کو لیجا لیگا جب گلبن سے گلچین توڑ کے خاک اُڑ جائیگی جب اس خاکِ دُنیاد کی گل کا گل ہو جائیگا گلزارِ سرِ جسدِ چراغ روئی کی کوئی نہ گل کی یاد میں وقتِ بخرن</p>	<p>پہر کبیاں خیرا مکان ہو گا مکانِ غنڈلیب ساتھ ہی لٹکی ہوئی جائیگی جانِ غنڈلیب پہر کبیاں بجائیگا باقی نشانِ غنڈلیب اس کلمہ ہی ہو لیگا ہر دلع نہاںِ غنڈلیب ابر کی مانند چشمِ خوفشانِ غنڈلیب</p>
<p>مطبوع</p>	
<p>ہم ہی صفِ گل میں ن ہستمانِ غنڈلیب ساری چنبچائیگی کز کو مرغانِ چین الوہ لینگ و جہان اب بولتی ہیں بلبلین جسم سے بلبل کے جائیگی ہمیں گلشن کی بو گزرا توں گل بھی گلشن کے سہی مر جھانگے سوئم گل تکلف اس بوستانِ دہر میں</p>	<p>گزرا بان اپنی ہی بچاؤ بانِ غنڈلیب کوئی دن ہی بالہ قمری فغانِ غنڈلیب زراغ کا بسکین بنیگا آشیانِ غنڈلیب خاک کہا جاوے نہ چیتک استخوانِ غنڈلیب رو گیا باقی زبان پرستانِ غنڈلیب ہی ہمہ فخر و اقتدار و غرورشانِ غنڈلیب</p>
<p>ہنر بانی گل سے عاشقوں سے سیکہ لے اول زبانِ غنڈلیب</p>	<p>ہم سرور اگر مطلوب ہے عاشقوں سے سیکہ لے اول زبانِ غنڈلیب</p>

ہر کیون بندہ پائند غم روزِ شوب سنور جاتے ہیں کام بند کج سب خدا پر نہ شکر ہو یہ خاکسار کبھی ہو وہ خیر نہ غمگین کبھی ہیں تیری کمائی کے دن آجکل نہوگا اگر آج ہشیار تو تو مرتا ہے دنیا پہ کیون اس قدر ہویم آخرین سخت پختہ ایگا تیری سو دہو ہو دیکھو اسطے نیا ہے بندہ خدا نے تجھے ہر اب وقت کرے جو کرنا ہے کام زمانہ میں آسارِ خلق سے پیش	ہر بخیدہ دل کسل دے سبب ہو کرتا ہے اُسے جب فضل رب غضب ہے غضب ہے غضب ہے ہر انسان کی دنیا میں حالت عجب تیری بہتری کا زمانہ ہے اب تو بہر خواب غفلت سے اٹھ گیا کب اٹھتا ہے کیون بار سچ و تعب فکر کر کے جائیگا دنیا سے کب مسبب ہی کرتا ہے یہ سبب سکھائی میں اپنی عبادت کے سبب یہ سبب کیا جب پہر آگیا کب باکرام و اعزاز و خلق و ادب
رویف	عمل کا شرف حق کو منظور ہے نہ ہو جیسا کہ ہر ور سب اور نسب
انکھین کہول اور دیکھہ دشمن ہر طرف انوار ذات جلوہ گر ہر ذات کا جلوہ بہشتان جہان محض ذات حق ہر عند لب زار ہے ہر صفت ہی منظر نور صفات ایزدی کون بلا عقل پہلا ہر صفات حق سے ہے	انکے بنیادیدہ باطن سے کرویدار ذات ذات کے گلشن میں ہو ہولی ہولی گلزار ذات پھر ہر گل میں ہیں پر تو فلن انوار ذات ظاہر ہوتا ہے ہر اک ظاہر سے اظہار ذات کو نسا بد ذات کرتا ہے پہلا انکار ذات

دل کو کرے مظهر فیض صفات ذات حق	اپنی سینے کو بنا گنجینہ لکھنوار ذات
مطلع	
پھولتے پھلتے رہینگے شترنگ گلزار ذات	ہر شگفتہ تاقیامت گلشن بخار ذات تیری صورت ہی معصوم کی نمایاں شکل ہے
ذات حق کا قرب ہی سرور اگر مطلوب ہے	چھوڑ دی سب دعوی قومیت کی اور تکرار ذات
ہر چاروں طرف جلوہ گر اس کی صورت ہر شام اس کی صورت سحر اس کی صورت وہ صورت کے پابند رہتے ہیں ہین لہجہ رکھا ہوا ہر جگہ اس کا نقشہ اسی کی بہار اور اس کی خزان ہے کوئی سمت ہی اُسے خالی نہیں ہے جوار باہر پیش ہیں وہ دیکھتے ہیں اگر دیدہ دل سے اُٹھ جائے پروہ یہ چہ چہ جائینگے صورتیں جہد میں اُن کی کل سرکاری ملتی ہیں شکلیں	ادھر اس کی صورت ادھر اس کی صورت یہ دونوں میں شمس و قمر اس کی صورت جو رکھتے ہیں یہ نظر اس کی صورت کبھی رکھی ہے سب گہرا اس کی صورت ہی ہر نیک بد خشک تر اس کی صورت نمایاں ہے وہیکو جد ہر اس کی صورت منقش ہے ہر دو در اس کی صورت بہر صورت آئے فطر اس کی صورت رہینگے نہ باقی مگر اس کی صورت یہ ہیں صورتیں سر لہر اس کی صورت
ذرا دیکھ سہرور کہ تجھ کو نظر آئے چہ ورست ریر و زہر اس کی صورت	
بدلتے رہتے ہیں دنیا کے حالات	کبھی دن جلوہ دیتا ہے کبھی رات

<p>بغیر از مرگ حاصل زندگی سے مزا حاصل ہے کیا دنیا سے تھکو اٹھارت رنج و تکلیف اسکی خاطر نکر اس میں تلاش آبِ حیوان روح پر اگر چلنا ہے منظور لکھا ہے ایک ہی وحدت کا مضمون فقط اخلاص دل سے بندگی گر نہ اے واسطے فی الغور ہو جا تصور و ور کو سے اسکا دل سے اٹھایا گیا کیا اپنے سر پر</p>	<p>نہو کا کچھ بھی اسے برو نکو و ات کہ اسکی محض بے لذت ہیں لذت کہ کٹ جائیں خوشی سے تیرے اوقات کہ ہے اس فیض سے خالی یہ خیالات قدم رکھو یہ اسکی حکام و اثبات باخیل وہ فسد قان و تہوریت کہ منظور خدا ہوں تیرے خدمات اگاہ و میا کے سہ پر کار کلمات بدل ڈال اپنے سب سے خیرات یہ گنج و مال و مالیشان ہنما ترا</p>
---	--

<p>غزل ایک اور بھی لکھہ ایسی صرور</p>	<p>کہ وروا نگیز میں تیرے خیالات</p>
---------------------------------------	-------------------------------------

<p>جو کہہ کا دل ہر سب کو میخیرت نفی اثبات کا ہر وقت کر ذکر نکوئی کرنے میں نماند جامی کیا کہ بندگی اپنے خدا کی خلاف حکم کوئی بات مت کر ہر جاکھیں تیری زندگی کا نکر اس زندگی فی پر ہر دوسا</p>	<p>کہ آئندہ کہنے باب فتوحات کہ لا جزو کر کوئی بزر بان بات تھیل کن کہ فی التاخیرات کہ حالت کہیں ان اور کہیں رات کہ اے نیکو مت اپنی عادت کہ اس باری میں آخر ایک بات کہ ہر اسکو بقا و ن باشع یا ستا</p>
--	--

<p>محبت کچھ نہ کہان دستوں سے تیری گہرین فقط مطلب کی خاطر تیری دلکی تہا نہ کر لئے ہیں نکل جائیگا جب مطلب و بارہ</p>	<p>کہ ہی بیجا بندہ انکی بلقا ت ہو اکوتے ہیں سب عزیز بہ حضرت یہ تعظیم و یہ تکریم و مدارات نہ آئینگے نظریہ بیوفادات</p>
<p>رہے بستانِ دل سر بن سرور جہری باند ہے اگر آنکھوں کی برست</p>	
<p>تو پہلے آئینہ دل کی کر صفا صورت ابھی سو بکری ہوئی اپنی تو بنا صورت اڑھل گئے پردہ میں جب لیگا تو چہا صورت ہمیشہ کہتا مطلب لبانِ معنی کی پلٹ گیا تیرا کیونکر وہ خوشنما نقش تو خوشنما جائیگا کس طور سے خدا جا تو بندہ ہو کے زمین حق کی بندگی کرتا کر ایسی پہلے ہی اصلاح اپنی صورت کی وہ ایک جلوہ وحدت ہی جلوہ گر کر گیا وجود خلق ہی خالق کا عید نقش ہے</p>	<p>کہ صاف سمجھو دکہا ہی وہ دلِ باصورت خدا کو جا کے دکہا ایگا ورنہ کیا صورت نہ یار دیکھ گیا تیری نہ آشنایا صورت کہہ ہی نہ عاشق صورت کی دیکھنا صورت بدل کے نکلے ہے کیونکر یہ بد نما صورت تیری نائی کی تخلیق کی دیکھین کیا صورت فورا تو شرم کر اے امر و جمیع صورت بگڑ نہ جائی کہین تیری انتہا صورت دکھاتی ایک ہی صورت ہی جا بجا صورت دکھاتا اپنی خدائی ہی خدا صورت</p>
<p>غیر خاک نظر آئیگا نہ کچھ سرور تو اپنی غور سے دیکھ گیا گردِ اھو</p>	
<p>دوستی میں تجھ کو دیکھتے ہیں کیا آرام دوست</p>	<p>صبح بخاتی میں جہنم تیری اور شام دوست</p>

<p>ان فرمان ای مسلمان در کفر و نفاق شک بدستی دوستی اپنی بڑا ای صلی کل دوستی نیکوئی تجھ کو نیکوئی پہنچائیگی مرد بکرزا و راہ آخرت پہنچا بہم ہو کا تجھ وقت ساری دوستوں سے نا امید منہ دکھائیگو پہر بیرون تلک ہی دیکھنا چھوڑ دو ای دوستوں کو دوستی یا رہی کجا یا رجوا اپنی غرض کا یا رہے دشمن جان میں حقیقت میں دنیا عیرونی</p>	<p>جہک کے کر تسلیم ای مرد خدا اسلام دوست خاص ہی جس سے تیر غمخوار ہوں عام دوست صحبت بد سے بدی و لولیک کا بد نام دوست جتنی ہو سکتی ہو کر سخت زہن آرام دوست ایسی وقت بیکسی میں ہو گا حق انجام دوست آج بڑے تھین غم خیز صبح تو نام دوست بس نہجہ تو ایک محبوب از کل نام دوست دوستوں سے دوست مطالب دوست ہی کس کام دوست پختہ نظران محبت کے لئی یہ خام دوست</p>
---	--

<p>رویف</p>	<p>چاروں کی دوستی رکھو بھلا کس دوست سے دوست کو کسکو بتائے نہر و رنگ نام دوست</p>
--------------------	---

<p>بھوڑ اپنا کوئی ترک نہ کیو مت بنا وارث اوہر چلے گا تو ای بیخبر سب چھوڑ کر ترکہ کسی مر سونین جو تو فی کیا ہے جمع کھینٹ نہ کل رہو نہ سب تیر گیا بہ مخزن دولت تو کیوں کہ چھوڑتا ہی مال مراد لاؤ کی ط</p>	<p>بخیر ذات الہی اپنا مت رکھو سہر وارث اوہر قایم کریگا اپنی دعوی جا بجا وارث وہ سب لیجا بنکر بس ایک دم بہر میں وارث نہیں امید کچھ کہ اس سے تجھ پہنچا لگا وارث خدا خود اسکو دیا گا جو کوئی ہو تجھ تیر وارث</p>
---	---

<p>میری مر نہ کر سب میں تھ صلیح و صا وارث کوئی رہ نہی نیا یا گھر کا مالک ابرو نیامین</p>	<p>اصل میری خدا سی چاہتی ہیں اقربا وارث رہا باقی خدا والی خدا مالک خدا وارث</p>
---	--

<p>نہ نسبتا ہی فرما ہو کوئی اسکے خار پر بنایا گیا یہ وارث بنایا ملک سلیمان کا بجھ خاک اسکو کیا حاصل ہو پھر دار فانی میں</p>	<p>سفر کرتا ہے جب ملک جانیسی مرد لاوارث ہو ایک اگر یہ نادان گنج فارو بجا ہوا بہلا یہ بندہ ناخیز ہی کس خیر کا وارث</p>
<p>کے ہی قبضہ میں رہی دنیا می دون مسرور ہزاروں اسکے مالک بن چکے بے انتہا وارث</p>	
<p>حق کے در پر بد بھڑک جائی تو جائی مستغیث بندہ محکوم کے کیوں پائے نانی مستغیث مرد ہی مشکلاش مشکلاشائی بندگان عجز و انصاف ملتا ہے وہاں مظلوم کو آپ کر تاجی عیال حضرت پر در و گھا</p>	<p>داو حق کی داد سے کیا تو پائی مستغیث جب کہلا درباری ہی ہر امر مستغیث ہو وہی حجت و اجبت روائی مستغیث عجز سے منظور ہوتی ہی دعا ہی مستغیث مان لیتا ہے وہ حاکم التجا ہی مستغیث</p>
<p>مطلوع</p>	
<p>موم کو تیا ہی شہر کو دعا ہی مستغیث مقتضی عدل موجب دعا ہی مستغیث منہ سے بولے یا نبوتے بندہ اندوہناک سستغیث اپنا پڑی تو کنگی جب تک پیچھے ذات باری کی جنتی ہیں برا بڑا شید از دل اپنا تم دیدہ کر کے سے یا رب</p>	<p>جا پہنچی ہیں فلک تک نعرہ ہی مستغیث کیونکہ حکم عدالت برنسا ہی مستغیث گوشت قدرت سے وہ ستا ہی صدائے مستغیث کہا ہی غم میں بخت دل جنت کے کہا ہی مستغیث کیونکہ اس درگاہ سے محووم جا ہی مستغیث اپنی حالت کسجا کہہ جا کر سنا ہی مستغیث</p>
<p>رہیے کیونکہ زبان سے حال لے کر بیان بند زنجیروں زمین ہوا جہت تو رہا ہی مستغیث</p>	<p>ج</p>

رات دن شام و سحر انکا تیری کام سچ	جانڈ سورج کی طرح روشن کرے گا کام سچ
حق کا بندہ ہی اگر کہہ سہر کھڑی حق پر نظر	جھوٹہ کہہ کا آخری جھوٹہ اور حق کا ہی خاتمہ ہے
اپنی بیاہ تو زمین کرتا ہے سچا آدمی	رستہ باز نہ کرے پورے ہی کام سچ
سرسر سچ جان و مان خداوند کریم	سچے دل سے مان جو نائل ہے چھوٹے کام سچ
اسی ہی ہوئی تیری ہر اک بات مانند بت	رستہ کو نکال کر بولیکا صبح و شام سچ

اسطعم

مرد کو نر کو دکھاتا ہے یہ وہ اسلام سچ	نر و مون کے دور کو تیار ہی سب اسلام سچ
جھوٹ ہی یہ دنیا ہے اور جو ہی میں کو کیا دیت	رستہ گریہ و توبہ و ذات خدا کا نام سچ
سچا بننا کرنا جان اپنی سو وہ سچا کلام	صدقہ لے جو جان لیں سب جگہ خانہ عالم سچ
سچے سچ رکھ کر کھانا کھانا نہ فرست	عہد ہر کھانا لے پہنچا کر کھانا آہرام سچ
سچ کہی گئی زمین دیتا ہو اسکا اعتبار	مرد کو ہونے نہیں دیتا کہی بدنام سچ

انجیل کا وقت سرور کیسا نازک وقت ہے

وقت پرے جھوٹہ کہے دیتا نہیں ہر کام سچ

ہر مال لڑنے کی ہر کہیں جمع جتنا گنج	وہ ایک دم بین الہا دی براہ موتی گنج
سپرور کے بچاؤ وہ مفت خور و کج	جو تو نے بچاؤ لیا کر گیا ہے یہ گنج
کیسے وہ اسطرح مت چھوڑا ایک خرم ہر	کہہ لے بانڈہ کے سب انہو سا نہ لیا گنج
بنائے سبے کو حسن عمل کا گنجینہ	کہہ کام آئے تیری وہ بدار عقی گنج
سفر کے وقت بہر جاہ سو نظر رکھنا	کہا دیا چھین لیں ترقی نہ تیرا گنج
مبادا اکام نہ آئے کیسے نیر لال	زمین میں دبا بھی ہجا دی وہ سر لال گنج

وہ بندہ سچ سمجھتا ہے گنج فارون کو وہ فیض دہی کر اپنی ذات جاری نہ چرکا اسے غم ہے نہ خوف نہ ترس دیا ہی حق نے تجھے مال صرف کر نیکو تیرا خزانہ یہ پورا ہے آجکل قبضہ تو کیسے مانگتا ہے تیرا ہر کوئی ان گہر گہر	خدا سی صبر و قناعت کا جسٹریا گنج کہ بٹا نہ گون میں تیرا ہی ہر شے گنج ہر گہر میں جسے کیا جیج معرفت گنج دبا کے رکھا ہے کسوٹی پر ہر اتنا گنج خدا کی راہ پہ دی ڈال اپنا سارا گنج کہ تیری گہر میں ہی موجود تیرا گنج
--	---

راکھیں تہیں ہیں جتنا سرور
جو جمع کر گئے اسکندر اور دارا گنج

پڑھ گیا کسپر جو عرش بریں کا فرما جسے اس بجا دکا ہی اس قدر بگڑا فرما عاجزوں اور خاکساروں کا ہلاک فرما آدمی ہے آدمی ہے جس کا آہستہ فرما جسے اب پایا نہیں جاتا تیرا صلہ فرما سیدہ بدوین ہلا کر رہتا ہے کیون فرما کر نہت اپنی طبیعت اور سنوار اپنا فرما بد فرما ہی ہے بہر ابو اگر تیرا فرما ہر باخلی اچھی عیت لہی خواجہ فرما اس قدر ہی کس پر تیرا دیا فرما	پڑھ گیا اس خاک کرتلے کا کیوں اتنا فرما ایسی مگر اسو ما لہر جی اگلی نرس خاک میں اونچا کسپر ہے فرما اس بندہ مملوک کا اصل انسان ہے جو انسان جلیم الطبع ہے پانی کا قندہ تھا یا خاک یا گرد و غبار خلق سے کیوں ایسا پیش آیا کچھ خلق کے ساتھ ظاہر باطن اگر سخت تجھ پر مطلوب ہے دوست دشمن نیک و بد سا تیری مشکور ہو اسنے کیا بہتر کر دیا جلیں مل ہے تجھے خاک سے نکلا ہے تیرا ہر خاک میں چپ جا گیا
---	--

اپنے پایہ سے تجاویز سرور ہر گز نہ ہو

	رکھہ سدا اپنا بھلا بعد ال ایسا علاج	
<p>میزمین کا جنکو ملتا تھا خراج چھوڑ کر سونے کے تاج اور تخت علاج بھٹکا تھا عرشِ منلیٰ پر فرما یہہ مرض ہے فی الحقیقت لا علاج کل کو جو کرنا ہے کر لے کام آئے کیسی عارا اور کیسی شہم اور کیسی لاج بھٹکا سلطان سلطنت اور راجہ راج رکھے کیون اس بوفا کی خستیاں مرد حق ہو کر زمین زوہ و متاع کر علاج اسکا ابھی بسے کر علاج دوستوں کے پاس لیکر احتیاج دین اور دنیا میں ہر روشن علاج</p>		<p>پہلے ہی تجھ سے بہت اہل تاج آخر الامراس جہان سے جلد ہی آج تک سوتے ہیں وہ زیر زمین بد مزاجی سے نہیں چارہ کوئی گزر اجاتا ہے تیری سخت کا وقت میر چکانے میں تجھے ای خاکراؤ ساتھ بچاؤ گنا دنیا سے نہیں ان کی خاطر کیون بول حیدرین کو کام جو کر نیکا ہے ہے مرض مہلک ہو اور مرض کا وم بین دم جتناک ہے ست بانیو مرد و شندل بنور انرو ی</p>
ح	صدق دل سے مان لے اُس بات کو نسرور اہوشعین جب کا رواج	زولیف
<p>تسبیح کہ سن لین عرش پہ جو حیاں تیری نر ہے زمین ہا اگر کوئی آدمی تسبیح کو اسکے نام کی ہرقت ہر گزری تسبیح باز کے اتھہ بن ہمن کہی کہی تسبیح</p>		<p>پکارا خالق اکبر کے نام کی تسبیح فرشتہ شکے بچنے برین پہنچ جای خدا کے ذکر میں مشغول تھیچ و نیام ہو جناب باری کو کر دے بار بار سلام</p>

<p>سجھ لے زندگی میں اپنی زندگی تسبیح زمین پر پڑتا ہی ہر ایک آدمی تسبیح کہہ ہی یہ صفحہ دل پر لکھی ہوئی تسبیح کہی پکار تو تھیل اور کہی تسبیح اسی کہتے ہیں دروڑ بان کہی تسبیح نہ باندھ لوگوں کے دیکھا کوئی تسبیح بنائے انکھوں کی قوت بندگی تسبیح</p>	<p>دہم اخیر زمانہ کر عبادت سوسہ مولیٰ خاک پر ساری کہتے تین ہند کا ذکر پڑھ اپنے سید سید سبحان بنی اللہ علیہ کہی زبانہ نفسی بول اور کہی اثبات خدا کی یاد میں نام و درود و خوش فریب و مکر کا ہرگز چھپانہ سجتا وہ سبزار و انہ کی تسبیح کیا ضرورت</p>
---	--

<p>بساک نظم پر وے سے گہر سرور بنائے موتیوں کی حد ایزدی تسبیح</p>	
---	--

<p>ماہر جنم و نور و ذیہ اب و دیار روح تاشو و خندان بیتان نت گلزار روح از سیاح کے شفا حاصل کن ہمار روح تا نگر و دیار حسرت باعث و بار روح</p>	<p>بودہ و بکفنا و چشم دل بین اطہار روح اب پاشی کن چو ابراز ویدہ گریان روح سے شہد ذریع از اطہار زبان از ار جان بر خاک از ووش انبار تعلق ام غریب</p>
--	---

مطلع

<p>سینہ را کنجینہ ہر گز اسرار روح تا بماند گم و در شہرت بازار روح کن نظر و لالہ را گلشن بیچار روح تاشو خاک و جوت مطلع انوار روح از صد لقمہ جانور موسیقار روح</p>	<p>نہ تار یک دل کن خوش از انوار روح کن سیر و محبت روز و شب سوداگری نہ قدم بیرون خارستان تن ای غنم شمع روشن کن و دل ز نور معرفت عرشیاں گریہ و روحانیان حیرت اند</p>
--	--

<p>شدائین دعویٰ چور و زور است و راجح</p>	<p>سهم خالی چون شود منکر و بدست</p>
<p>روح ناجر را کن در بند عیدان مبتلا روح من چه خداست سر و کجالت را روح</p>	<p></p>
<p>هر جسمی واحد مطلق ہی جاننا شرح اولک اولک بمضامین جدا بد شرح کسی سے ہر کسی آجتک صفات شرح اواسکی کوئی موصد کر ورا شرح لکھیا گایا کوئی تفصیل اسکی یا شرح غیر و لڑنا جو جس بات کی خدا شرح زبان خوابہ کاری اُسمین کیا بہا شرح کے نکوحات باطن کی سببنا شرح ہر جسم کی کوئی توان میں جاننا شرح ہی میں کرے اسکی ذرا شرح</p>	<p>کر لیکتا وحدت کی کوئی کیا شرح ہر ایک لفظ احد کی ہزار شرح وہ کس اور مطلق ہر جسم کی شرح بشکل شرح صدیق مین بانی سکی توئی کہتہ کرتے جاکی عباد کا کے ان وہ بات کیا بات ہے کہنے پر تنہا ہی ہر کوئی امن ایک ہی عیدیت کی مت کوئی شرح زبان ہر کسی کی تعبیر و اجہ ہے توئی نہ زبان نہ نامہ ہے</p>
<p>بروز نشہ تیرا پڑھ گئے نامہ امر سر شریہ لیا ہو کی دیکھو تجھے سنا شرح</p>	<p></p>
<p>توت جسم راحت ارجح کد سبھی خلق پیروی شرح لجہ کرہ چرک کا نام جبین رو ہمیشہ ہزار می و الخاح</p>	<p>امی کو جانتے ہیں اہل صلاح ہر کد سب کو خیر و خوبی سے نہو شب بد کی میں ہو مشہور بہنوا حق سے اپنی تفصیرین</p>

<p>پہلے کر اپنے حال کی اصلاح اگر تو مردِ خدا ہے باندہ سلاح شمعِ مین ہی ہو حکا خونِ ساح کہ خدا بخشے تیری روح کو راج روزِ لا کھون طلاق اور کلاخ ہوتی سرے واسطے ہی افلاخ ہو اگر رہو طریقِ صلاح ملک ملکوت و عالم ارواح</p>	<p>بعد ازان ویکہ غیر کی حالت نفسِ سرکش کی جنگ کی خاطر مارتا ہے اگر اسیکو مار جسم کو بندگی میں کہہ غول زال و نیا کے ہوتے ہی مین ویکہ سچ اسسچ سکے جتنا پہنچے نور آ بنزلِ مقصود ویکہ اگر تیری انگہین و فن مین</p>	
<p>خ</p>	<p>اپنے فضل و کرم سے مہر و پر کہلا رکھہ اب فتح یا فتح</p>	<p>روایف</p>
<p>ہلا زانہ جیلے مین اور پہلی تاریخ سنے زمانہ کی ہے آجکل نئی تاریخ مبارک آئینگی ویکہ مین وہ کونسی تاریخ کہانِ کھانی وہ دتی مین آجکل تاریخ نہ پائی جاتی ہو کوئی سکدری تاریخ</p>	<p>ہلائی کوئے کسی سے کہ آجکل تاریخ پر اٹے وقتوں کی برباد ہو چکی تاریخ بخیر و خوبی زمانہ سی جب تو جلد یکا بہری مین ذکر سے جیکے نہر دونِ بچین نشان نہ وار سکے دفتر کا آج ملتا ہی</p>	
<p>یہاں سے جانے کی ہی کوئی آئینگی تاریخ تم اسکے وہٹو ہر اوست کوئی تاریخ کہ اسکی کوئی نہیں ہو مفری تاریخ</p>	<p>جہان مین آیا تھا تو پہلی ہی کسی تاریخ ہمیشہ کرینکا ہو کلام حق کی بندگی کا خدا ہی تھا کہ کس روز مرگ آپہنچے</p>	

<p>گرتے جاتے ہیں جنہیں زندگانی کے بوقت شام پہلا کسے نامی کا اجر</p>	<p>کم ہوتی جاتی ہی ہر روز صبح کی تاریخ نئے بیٹہ کے جب کی گزر گئی تاریخ</p>
<p>لکھی ہیں تو نے بہت سی کتابیں ایسی مضر کوئی ہے جو کوئی نعت اور کوئی تاریخ</p>	
<p>بار بار تازہ دیکھا ہے ہزار چرخ ہر گھڑی ہر وقت ہر دم روز شب صبح و تار چمکا تا ہی دولت کا کیسے سطر الیشان جلتا ہی جالین روز شب گرد و ابن فیض حق اگر برسے زمین پر ایک بار بندگی میں گردن گردن جی پہک لگی یہ نہ گرتا شکم و ذوق یوں کیوا سطر یہ جو فنا آت نہ دنیا ہی کسی آشت گردش گردن کیوں ہر روز و وقت ہی تو لایکا اک روز چکر میں چمکے گردن و دولت</p>	<p>جنتک ہے دور میں ہر روز و وقت و زنگین کرتا ہی دنیا میں نئی اظہار چرخ اور دکھتا تا ہی کی کو ظلمت اور چرخ ٹھہری کہا تا ہی عیشہ چرخ کچھ قمار چرخ خارسی میدا کی سو گلشن بیجا چرخ ہو گیا نور خدا ہی مطلع الانوار چرخ کیا تا ہی مثل نہ وغیرہ کھلی بار چرخ دوست کسا ہی زانہ اور ہی کسا بار چرخ جب ہی دنیا میں میری کام کا مختار چرخ ہو گا تیری چرخ دین کے لہو تیار چرخ</p>
<p>بار دنیا سہ ای صبر و ر اٹھا بیٹھا ہے تو انجائے اس سے برسوں تیری ای بار چرخ</p>	
<p>کس قدر کہتا ہی اپنا حوصلہ ان فلاح نے صابر ہو رہی لہو نسو ہر لہو شکم بہت تنگی سی دیر میں ہی وقت اخیر</p>	<p>کس قدر اس مرد کی بہت کا ہی و اماں فلاح ہیٹا کہ کہتا نہ اپنا بندہ ناوان فلاح چونکہ دنیا میں محل انچہ ہیں وایوں فلاح</p>

مهر و راست هو بوقت تنگدلی

ما تہہ کروینکے تیرا شاہنشاہ جیلاں فرخ

<p> بنده ہو کر اگر سو تو گستاخ بند کر جتنے تیرے سینے میں گلشنِ دہر کتنا چوڑا ہے تنتے تختے پہ جلوہ گرین پہول کیون بڑا لیگیا ہر کاغذ اپنا تہوڑا سا انقلاب جب ہونگا موت آئی تو ہوا گنہگار کے لئے سایہ گستر پہلک طوبیٰ میں </p>	<p> لوگ اسپر کرینگے نہجکو مناج وال رکھے چچھ ص لے سورج باغ دنیا ہے کیسا باغِ فلج نغمہ زن بلبلین ہرین شاخِ نشاخ آسمان تک یہ بندہ گستاخ خاک بن بجایگا پلٹ کر کاغذ کو نسا بندہ وہوڈیگا سوخ شجو معرفت کی ہر ہر شاخ </p>
--	---

تنگ تلی بین مت هوا می صرو

ماہنگ اپنے خدا سے رزق فراخ

روپف

<p>خدا سی کسطح جوڑیشے یک قلم پیوند خدا سے جسک غریزہ کیا ہے جم پیوند بشا بہراہ طریقت قدم قدم پیوند ہی سخت رشتہ محبت کا اور ستم پیوند ازل کے روز بسر رشتہ عدم پیوند کہ ہوئے خال ہی آخر کو چاکے ہم پیوند چہرہ ہی لینا جو ہوا سے پیش و کم پیوند لپکتے جاتے ہو کیوں ایک ہم غم پیوند سمجھ کے کیوں ہی ہر لفظ اپنا ہم پیوند میں تیرے جوڑ کے آس میں جذبہ ہم پیوند</p>	<p>ہوا و حص کا جنت ک توڑیں بسم پیوند کہی اکبر نہیں سکتا قیام عالم تک چہرانا جاتا جو دنیا کا بندہ سالک نہ ٹوٹتا جی نہ ٹوٹتا تھا اور نہ ٹوٹیکا خدا نے باندہ دیا تھا وجود غصہ صری کا ہم آج رکھتے ہیں کیوں غار خاک ساری نہ آنا دیکھنا نہ ہمارا دام دنیا میں بلا پہ اور بنا کیوں بڑھتے جاتے ہو بنا کیوں نہ دنیا میں اپنا ہم رشتہ محل میں جائیگی ایک نہ رو کر بوسیدہ</p>
---	---

<p>غزل</p>	<p>ہر دوسرا دنیا سے پیوند پیر کہہ ضرور کہ جوتے جاتے ہیں پہلے یہ مہم پیوند</p>	<p>فارسی</p>
------------	--	--------------

<p>ہر چہ خواہد میکند خالق اکبر نیک بد سلم و کا فہم نہ کردن بچاک بندگی بار و آن ابر کرم ہر وقت بر پست و بلند حصہ می یابد ز خوان نعمت شہر مار و مو جابجا لزلان ترسان بہت از رعیش چو ن نیک بد بادید و ارفضل و احسان خداست غور کن در حالت غور و کلان و جلال</p>	<p>بست و دوست خدا کند ہر در نیک بد ماندہ بر محراب ہمیشہ نگون ہر نیک بد بہت خوشی نہایت جلد اکبر نیک بد میخورد ہر روز و شب و روزی ہر نیک بد بہت از قہرش ہر سان ہر زبان ہر نیک بد سوزی او دار و نظر بادیدہ تر نیک بد کن چشم عبرت لہر نادان نظر و نیک بد</p>
---	--

<p>وز زمانہ روز و شب ظاہر ہے نہ چھپتا ہے تا توانی دوستی کن ترک با خلق جهان فی الحقیقت مجمع خلق ہزار فوات خداست</p>	<p>میں غایب روی خود زین پردہ انشر نیک ہے ز انکہ ہست از دستانت طالع نیک ہے سو حق وارد جوع خود سرسبز نیک ہے</p>
<p>بند و ریا دلب غطا کن دیدہ مردم شناس ناشناس ہزاران آن سرور نیک ہے</p>	
<p>جو خود ہی بندہ محتاج آسید کیا امید ہر طالبان حقیقت کی پیشوا امید نہ دوستی کی ہے دنیا سے ابتدا امید ہزار و پنجاہ شیعہ بندہ خدا رکبتا ہے دم آواز ہے نہ آئے نہ آئے کیا جانے گناہگار ہزاروں گناہ کرتے ہیں جو آیا جانے کی خاطر ہر دار فانی میں بغیر حسرت و افسوس آئید ہی کے وفا کی اہل زمانہ سے اس زمانہ میں امید بندہ کی مطلب برآوی کتنی ہی</p>	<p>خدا کی ذات پر رکھ بندہ خدا امید ہر سالکان طریقت کی رہنما امید نہ ہی وفا کی زمانہ سے انتہا امید ہر حق کی ذات پر اسکو ہزار امید ہر کسوزندگی کی ایک دم پہلا امید نہین میں فضل خدا ہی گروہ ناما امید قیام کی فکر کہے یہاں ورا امید امید داروں کو اس سے پہلا ہی کیا امید نہ ایک رکھتے توقع نہ دوسرا امید و کہاتی سب کو ہی مطلبی رہتہ امید</p>
<p>بہر و سار کہیں گاہ پورہ اگر تو خالق پر تیری برائیگی فی اللہ سرور امید</p>	
<p>ذہبی بندہ ہی بندہ غم سے آزاد ایمان حدت سے ہر کثرت کا جاوہر</p>	<p>نہ کہے جو کہ حب الی واولاد اُسی حدت سے ہر لاکھوں کی تعداد</p>

<p>وہ ہے شانِ اہلِ تعلیم ہستی خدا کے فیض ہے پانی ہر سبب ہمیشہ دم بخود بین اہل تسلیم</p>	<p>وہ ہے فرمانروائی ملکِ بباد ہر خلقت جہدِ رواج و جہاد نہ زاری ہر نہ نالش ہر نہ فریاد</p>
<p>ہر گنا کب تک یہ خانہ آباد خدا کا نام جو تو مانگتا ہے غریب و نفسِ امارہ کو مارو گرفتارِ غصہ و نیا نہونا نہو گر آدمی میں آدمیت خوشی خالق کی کریم چاہتے ہو خدا کا دوست ہے حکمِ خدا</p>	<p>دہری پانی یہ ہر حسن گہر کی بنیاد کہ مل جائی تجھے دولتِ خدا واد کر و قتل اسکو فوراً بچ کے جلاو ملائے جاؤ سبک اور رہوش تو پھر کس کام گناہ آدمی راو ہمیشہ رکھو بسکی خلق کو شاد اگرچہ فاسق و فاجر ہو جو آد</p>
<p>غزل اک اور بھی لکھئے سطح پر کہ خوش ہوں تجھے مردانِ خدا</p>	
<p>غم دنیا میں ہو جائیگی برباد نہو مغرور اتنا اور نہ فخر وکر لائق ہے بیٹا ای ہنرمند مجدد بن بشکلِ اہلِ تحبیر بوقتِ غم خدا پر گہہ بہر و سا خدا کا ای مسلمان بن فرمان</p>	<p>تیزی یہ جان شیریں مثلِ فراد بسابقِ غرتِ آبا و اجداد کر اس غرت پر غرت اور پازاد رہو فردِ جہان مانند افراد خدا سے وقتِ مشکل مانگ امداد پذیرا کر جو ہو خالق کا ارشاد</p>

مطلع

خدا کے روبرو کر اپنے فریاد
 کہرا باغ جہان بن جنت کا ہے
 نہیں ملنے کا تجھ کو زینتِ قوم
 نہ بھول اپنے خدا کو مثل فرعون
 اڑا ناحق نہ خاک اپنی کا خاکہ
 بچہ مات ولسی سو عشق کی آگ
 سبھی سے کیسے تہا اپنی دل کو
 فقط سار جہان سے میری دوست
 تیری دولت تیری وار تیری بعد
 اٹھایا اُسکو لیجا اپنے حکام

کہ زور وہ واو گر فریاد کی راو
 رہو آزاد مثل سہر آزاد
 زیادہ حد سے او قریب سے ایزاد
 نگر لوگوں پہ شدت مثل نثار
 مہا دا آبرو ہو جائے بر باد
 یہ ہمہ لو اگر ہم کہہ مانتا خداو
 بنا سخت اپنا سینہ مثل فولاد
 بنائے دوست مرزاں خدا یاد
 بہت ہی جلد کر لیونگی بر باد
 ویا کہنا جائینگے سب بلکہ داو

رویف

تیری حمد ایزدی سن سن کر سرور
 زمانہ بولتا ہے آفرین باو

و

ماخوذ

ہی اسی دام تعلیق میں یہ بندہ ماخوذ
 کیسا پابند طمع ہو گیا انسان طلع
 گر نادان نہ پونہ گربھول کے مرغ نادان
 چھوٹا ہی تھا اگر اس بندہ بندہ اک با
 ایسی آفت سی بہا لچ کے کیونکر انسان
 کس صیبت کے یہاں آدمی دن کا مٹتا ہے

باپ داوا ہی تھا جس ہند میں اسکا
 حرص کے پیچہ میں ہی آدمی کیسا ماخوذ
 کیونکر اس دام غم و رنج میں ہوتا ماخوذ
 اُسکو کر لیتے ہیں فی العورد و بار ماخوذ
 جس صیبت میں زمانہ ہی سر اپا ماخوذ
 کس گرفتاری میں رہتا ہی غیشم ماخوذ

ہم نے پایا جسے دنیا میں مقید پایا	فی الحقیقت جب دیکھا تو سو دیکھا، خود
آوی ہو تا اگر صاحب ہوش و اوراک	محسوس غم میں ہوتا کہیں ایسا، خود
ایسا زنجیر تعلق میں ہوتا پابند	ایسا زندان تفکر میں ہوتا، خود
چھوٹا پاؤں جسے جہتک کہ نہ دم جائیگا	دام دنیا میں خبردار ہونا، خود

دیکھیں کب نکلیں گے سرور کے تن ترخان	دیکھیں کب چھوٹیں گے زندان سر پران، خود
-------------------------------------	--

نکر کہہ لکھ کے کار ہندو امی پیچھے کاغذ	سنا ہی خشک اگر کہیں ہیں تیری
بنا کر جسکو سب اہل نظر تعویذ جان کہیں	کوئی ایسا خدا کی نہ ہے نجات
تیرے چہرے نیکو اس کا ترخہ شہنشاہی باغ میں	مضامین اپنی حاشیہ ہر وقت ہر وقت
تعلق کا بڑا دفتر اس میں دیوانہ گم	قدیم سے توڑا تھی اور کیا جج بقدر
پیدا جا رہا جسوقت دفتر تیرے ہی ہو گا	نہ آئے گا کہیں اس نظر بار و مگر کاغذ
رقم کیرے سکین ختمی مضامین کا کج	کہ سرور میں مشکل کا قند زر سر نہ رہے

مطبوع

کہہ لیا دوق و شوق حق میں ہی اہل نظر کا	کہہ لیا دوق و شوق حق میں ہی اہل نظر کا
خدا کا نام اپنی صفحہ دہرہ فقط لکھنے	خدا کا نام اپنی صفحہ دہرہ فقط لکھنے
ورق کو سطر شام و سحر و دان پلشت	ورق کو سطر شام و سحر و دان پلشت
سو جہت کرے یا دگتہ ایک وحدت کا	سو جہت کرے یا دگتہ ایک وحدت کا
سیاہی ہینکدی ہی تو فطرتی اپنی نام پر	سیاہی ہینکدی ہی تو فطرتی اپنی نام پر

مطالعہ کرتے عشق کا شام و سحر سرور	
-----------------------------------	--

رولیف

فقط کہہ نامہ اعمال کا پیش لفظ کاغذ

ر

<p>اس قدر کیون خاک کا کرنا ہی تھلا زور شور کیسی طاقت کیسی قوت اور کیسا زور و شور اس درستی تپا پر سچا کیسا زور و شور جلد ہی دکھلا کے آخر اپنا زور و شور خاکمین ملجائیگا انسا لگا سارا زور و شور فائدہ کیا ہی زبان سے اتنا کرنا زور و شور آکے اس میدان میں جو دکھلا ہی پورا زور و شور کرتے ہیں باقی ہمیشہ اہل دعویٰ و زور و شور حق کی حجت کا ادھر کرنا ہی ویرا زور و شور چاروں کون بعد یہہ ہجائیگا کیا زور و شور پہر پہلا کس تپا پر ہوتا ہی ایسا زور و شور</p>	<p>بندہ عاجز کسے کرنا ہوتا زور و شور بھوکے زور پی دکھاتا ہی بندہ ناتوان نہوڑیستی ہی کسوں طرح خوش و خوش سینکڑوں تہ نہاروں پہلو الہوں ٹوٹ جائیگی یہ قوت بازوؤں کی کہاں ہاتھ سرگرم سے کچھ کام کرا ہی مرد کا مرو میدان عبادت ہی وہی مرد خدا ہاں دنیا کا حقیقت میں کوئی مالک نہیں ہجو اوہر بند کو کد لین جو غن جو غن آج تیرے جسم میں جتنی بہی ہیں تین صل میں ہی پہلوؤں کو زور تیری شہت</p>
--	---

کلی یہ سمرور ہی زور و شور کی تو فرغل

جس کو سنکر دلیں ہو جاتا ہی پید زور و شور

کہ جاتی ہی نہیں پیش اس میں تہیر
اگر اسکے عوض ملجائی کسیر
یہہ تصویر اپنے دل پر کرتے سحر
کہ اہل دل ہی سن میں تیری تقریر
نہوگی اس میں کچھ تقدیم و تاخیر

خوشی سے ان سمرور حکم تقدیر
ندہ اتوں سے عجز و خاکساری
بلوچ سینہ لکھ رحق کا نقشہ
زبان پر لانا غیر از راستی بات
زمانہ مرگ کا ہے آنیوالا

<p>کہاں بجائینگے قائم تیری بعد نشہ موت کا ہوگا تو آخر گناہوں کی معافی مانگ حق سے عزت کرنا سے تو دنیا کی خاطر بہت پھتائینگے جس وقت تجھ کو خوشی مت ہو اگر لجاجی دولت</p>	<p>یہہ عالیشان محل اور اونچی تعمیر پڑیگا ہر طرف اک روز یہہ تیر خدا سے بخشو اہر ایک تقصیر یہہ سب جہل و زب کمر تو دیر میلگی آخرت میں اسکی تعزیر وگرچہ جہن جاسی مت کر دلو دلیگر</p>
<p>ابھی کہا سرور ز اغم عاقبت کا سنو اس کام کو کر اچھی تدبیر</p>	
<p>ملکے بیٹھو دوستو بہر عبادت پار یا عمر گزری کٹ چکا دنیا ہم کا اب وقت محل نہ آئیگا نظر فلش میں جب وقت خزا وہی نہیں سکتی میں کچھ تجھ کو دوسیا کو دوست و نقص ہر کسی سے مل کہ حق تجھ کو پہلے سیر کر اور دور گھل دیکھ لہس گلزار کے ٹوٹ جائینگے یہ سب پیوند بعد از چند نفس کا فرسوی ہا مدہ بن کے لینا انتقام ایک دن یہہ سانپ بنکر مار ڈالے گا تجھ موسم گل یا خزان ہوا لہزار و بہرین</p>	<p>ہر جگہ ایک ایک دو تین تین چار چار کر سیکے کیا نہلا اس وقت انہی بچار کا عند لیٹے رویگی نہ کیونکر زیار زیار بن نہیں سکتے بدین نعمت و اولیغیا ر جسطح ملتے ہیں باہم دست و دست اور یا پر بنا اپنی گلے کا انگوشت زہار بار رشتے سب جائینگے دنیا کے کھڑ تار اُسپہ خود کرنا پکڑ کے ہاتھ میں تھار و نفس مار دے کیا رتا ہے ہر دم مار مار دلو ایسے انقلابوں سے نہ کہنا خار خار</p>
<p>سخت بیماری ہے درد مل تو اپنی آنکھ</p>	

جنگے ناپر ہیئت اسی سرور بیا بار		ہند
گرمہ سے حق کے کلمہ کی تکرار بار بار لگجائے تاکہ اُسکو نہ رنگار بار بار سر کو جہک کے سجدی میں اسی بار بار ہر فصل میں یہ گلشن بیا بار بار آنکھوں سے شکل ابر گہرا بار بار	وحدت کا کرزاں سے اتار بار بار کرتار جویش صفا دل کا آئینہ کر بار بار بندگی رب کریم کی کس کس طرح دکھاتا ہے تازہ بہار دیکھ برسا خدائے خود سے خون جگر دام	
مطلع		
لججائے بار جب کو بدر باز بار بار دیکھا اُسی نے چہرہ دلدار بار بار کب پہولگی حیرن کی گلزار بار بار تو بہ قبول کرتا ہے غفار بار بار دُہنڈے اگر کوئی اُسے بھار بار بار	حق ہے دنیا ہی دولت یاد بار بار آنکھوں میں جیسے پردہ غلت اُٹھ دیا کب بار بار ہو لینگا گلشن میں بلبلین حق بار بار کرتا ہے سب کے گنہ معاف آخر وہ پابھی لیگا مسیحا کو اکیدن	
پہیلے بغیر حق کے نہ خیموں کے روڈ دست سوال سرور نادار بار بار		
مغفرت کا ہی اگر امیدوار کام میں بہت سست ہوا میجا بار بندہ بن اور بندگی کراختیار پر نہیں ہے اسکی بنیاد ستوار بلکہ ہر دم مرگ کا کہنہ نظر	ورور کر نام خدا لیں وہ بار بندگی کر حق کی اسی کابل وجود بندہ کہلاتا ہے گرد نیل میں تو خانہ بنیا قطع خانہ ہے زندگی اپنی کے دن گنتا ہو	

عاشق جان باز مجائے اگر	کردی اپنی جان دل سپر شمار
مطلع	
عاجزی کر عاجزی امی خاکسار کاشن دنیا کا بنکر عندلیب گاہ ذوق و شوق میں نغمہ زن بامی کوئی خار بھی اس میں اگر غم نگہا دنیا کا ہرگز غم نگہا کیون بخش یگا تجھے رزاق رزق برکنار اسے رہی مروتی کر کے عاجز مار دے مرگ نے	کیونکہ ہی بہ عجز تیرا افتخار سیر کرد رہ خزان و بہر بہار گاہ گل کی یاد میں رونما رزار رکھتہ کچھ ہی اپنی لمبیں دے خا دل کو رکھ لے سینہ جال برقرار کیون نہ پالینگے تجھے پروردگار ہی بہ دنیا بھو ناپید کنار جہانکے نال و ستم و اسفند نیا
رولیف	باوجود ضعف و عجز و لاغری بہر ہے امی مہر و تیرا کیا اعتبار
کے ہیں نے بسطیج و انت تجھ پر تیر لما دی خاک میں گردن پکڑ کے دشمن کو رہا ہر تھوڑا سا دن باقی دور منزل ہے فرشتہ نیک پہنچ جاتا عرش پر ہے رہیگا بست اُتر حق کی بندگی میں تو کہیں ہی کچھ نظر آ نہی نہی مابین کسی سے بول نہ کچھ نہ منجود رہو لیکن	اگر اُسیہ تو ہی بسطیج و انت تجھ پر تیر اگر ایسا حملہ کوئی اُسیہ مرد نکار تیر چل اپنی راہ میں مانند باد صحر تیر اگر اس خاک کو لگیا تو شوق کے پر تیر نہو کا کسطح پر تجھ پرست کا فر تیر اندھیری چلتی ہو دنیا میں یری گہر تیر خدا کے ذکر کا وقت اُس حجب بان گہر تیر

<p>ہو اپنے کو بسے رتبہ پر آدمی مغرور نہجے بمنزل مقصود ضلالت پہنچے نہ آہنچ ادنیٰ سی بات تو نہ دہم تلو</p>	<p>ہو اہی بندہ کابل وجود سپر تیز اگر ہو ساتھ تیری کوئی اچھا ہر تیز ربان کو اپنی نکرے شکل خنجر تیز</p>
<p>وہ چاند سب کو ہمیشہ دکھائی دیتا ہے نظر نہیں ہے یہ افسوس تیری سحر و تیز</p>	
<p>انکہ مت حق کی عبادت چرنا روز روز تجھ کو روز روزی سان تیا ہی کہا روز روز مانگو غیر روک گھر ہرگز بخانا روز روز قصر عالم کا نیا نقش جانا روز روز منبرِ خانی کو اپنا گھر نہ امت بیہنا روز روز اپنی گناہوں کا سمجھ لینا حسنا روز روز انضامِ حق الکرہی کرنا بندگی نازہ نازہ رنگ کہلا ناہی روز روز فلک ہو چکیگا ختم جنہم ای مسافر ہم سفر مت بھر کنو دینا آگ اپنی ہو و حرم کی</p>	<p>بندگی میں تیرا نہ مت لانا بھانہ روز روز تیرا پہنچاتا ہی تجھ کو آب و دانہ روز روز روز روز اپنا کہا نا اور کہا نا روز روز روز روز اسکو بنا نا اور گرا نا روز روز وہو نہ لینا اپنے حق کا ٹھکانا روز روز اُسہ روز روز اسکو بھانا نا روز روز سجدہ و تسلیم میں گردن جھکانا روز روز حالتیں اپنی بدلتا ہی زمانہ روز روز بہر بہان ہو کا تیرا کب نا جانا روز روز اسکو تم اک نہ امت سچ بھانا روز روز</p>
<p>دوستوں کا ایک دن کر لینا پورا امتحان ایسے دیباڑ و نکاح دم سحرور کہنا روز روز</p>	
<p>وقت مشکل سب کی لیتا ہی خبر بندہ نواز ہی وہی مالک خاص ہو و بر بندہ نواز</p>	<p>بالا بند و نکو ہی شام و سحر بندہ نواز باوشہ و ناز و ای خشاک تیر بندہ نواز</p>

اپنا بندہ جسکو خود لیتا ہی کر بندہ نواز	بہترین اسکو ہمین بہرہ دہر بندہ نواز
خوش ہمین ہوتا کسی بندہ سی غیر از بندگی	چاہتا ہی بندگی کو اسقدر بندہ نواز
دورہ کو سورج بنا دی خاک کو سونا کر	مہربانی سی کر ہی خسیہ نظر بندہ نواز
کوئی دشمن دشمنی دنیا میں کر سکتا ہمین	ہو وی بندہ کی حمایت پر لگ بندہ نواز
ایکسی میں بندہ بیکس کا نجاتا ہی کس	منع ہے پر کو لگا دیتا ہی پر بندہ نواز
رود مکر ورنکو کرتا ہی عطا پروردگار	بخشتا ہی بندہ کی زر کو زر بندہ نواز
پالتا ہی اپنے بند کو وہ عالمین	رحم کرتا ہی جو ہی ہر ایک پر بندہ نواز
مہربان اسپرین سب جہر خدا ہی مہربان	ہمین آؤ ہر بندہ ہی ہی سکی ہی جہر بندہ نواز

بندہ سب و روزبان کر لین تیری اشعار کو	سرو را زمین اگر بخشے اثر بندہ نواز
---------------------------------------	------------------------------------

فی الحقیقت وہ خدا کی کار ساز	ماتا بندہ کی ہر ناز و نیاز
صدق اخلاص نیاز عجز سی	بڑہ نازا ہی بندہ حق پر ناز
با ادب ہو کر جناب حق میں مل	کون تیری جگہ بہت تباہ ناز
ور گز رغبت سی اپنی انحراف	رکھہ بجا کنجوی سی سر ناز
مل اسی کو جسکو نلنا چاہئے	اُسے سچ ہی خسیہ جیب اختر ناز
پہوڑ سب آلودگی ای سینہ صاف	جان و لگا پاک کہہ ای پاک ناز
ہاتھ کر کوتاہ مال و جاہ سے	پہوڑ حش طری امید و ناز
فاش مت کہازہ روکے بغیر	وقت جیت نہ ضرورت الکار ناز
بزدبان لانا ہمیں بجز یاد حق	فرو عاشق جیب سوز و گداز

<p>عشق کو دیتا ہر گنہ گونگوار خسرو شیرین و محمود و ایاز حما کہ نیشل سوار یکہ تاز پنجہ کہول اور مارچنگل بنکے باز</p>	<p>عشق زور دیکو بنا دیتا ہی خور عشق ہی دنیا میں شہرت پائے دوڑ بہر مطلب برآئی گئی جب شکارے کوئی اچھا نظر</p>
<p>س</p>	<p>رویف</p>
<p>اپنی منہ سے گرچہ وہ کہتا ہی سو سوار دم نکل جاتا ہی جب تہی ہین تنگی رہیں جان تان آزار ہی دنیا میں یہ آزار رہیں ہر خدا ہی تہ گنہ گنہ کان زار رہیں اور غم ورنج و الم میں ہی وہی غمخوار رہیں واقف اسرار دل ہی ایک دلدار رہیں آتے اتنے دم بہ ہو جا بیگا آخر کار رہیں چھوڑ دے اسکو یہاں پس کرو می می معار رہیں اب تو کراؤں سے خدا کیو اسطری بار رہیں ختم ہو جا بیگا گل اور موسم گلزار رہیں</p>	<p>حیث جی کر رہا ہی کب نیا ہی دنیا دار رہیں زندگی میں جھگڑو جاتا ہی بڑا آدھی سخت نہایت یہ پیار ہی ہو ورنج کی ہر خدا ہی وار ورم و دول و دنا دار رہیں وقت مشکل ہی وہی ہر ایک مشکل کشا برود و پوش خلق ہی ایک تار العیوب جان جاتے عمر جا ہی گزر اپنی تمام بے بسی دنیا کی عبادت ختم ہوئی نہیں تہا چکا دنیا کو تو اور تہا کو دنیا کہا ہی پہا پس گلزار کی کرے کہ بعد از چند روز</p>
<p>اس تجارت کا دین کچھ کرے سرور لین دین ہو نیوالا سب بہ سود ختم اور بازار پس</p>	<p>خدا کی ذات کو ہر ایک مسمیہ پاس</p>
<p>نجانا و وہ کہ ہے دلزنا ہمیشہ پاس</p>	<p>خدا کی ذات کو ہر ایک مسمیہ پاس</p>

ایقام رکبتا ہی زندہ کرا سکا مولیٰ پاس
خدا ہی زندہ کے پاس اور خدا کے بندہ پاس
خدا کو بندہ ناچیز کرا جو اتنا پاس
بہشتہ جبکہ اگر تاسے وہ مولیٰ پاس
اٹھا دی جاتی جو جی مال خور زحرانہ پاس
جب آیا پہلے تھا اس وقت رکبتا تھا کیا کیا
تیرا کر لگانہ کیونکر زمانہ سارا پاس
کہ تیرے خیر تھا ہی وہ چاہہ گریسچا پاس
ہر اسکے جانینم باقی کوئی گھڑی پاس

بہت ناخج تم اس کو تہ میں رکھنا یا

نقد وہ چھل کر ساتھ اپنی جو لیا جو
روبرو جن جن کے ہر جنس کے شہرہ جن جن
جو بنار محبت میں قیمت لائے جن جن
وقت پر نقد کچھ چھل نہ ہو و لیا جن جن
جاہتی میں اپنی اپنی جنس کو اپنا جن جن
جان پہنچ جائے اگر گر نہ کر پہنچے جن جن
لاستے ہی میں مبادا اپنی لٹوا جن جن
جنس لائے جن جن کہ تھکوا مہ ہنچا جن جن

<p>کردی سائل کے جوابی جتدر ہر جنس وال پورا سودا کر ہے اور نامی ہی دوکاندار</p>	<p>تا بجنس عند الضرورت جھکودہ لمجا جنس بہر طرح کی جگہ اس بازار میں ہیکا جنس</p>
<p>سرو رنا والو کہا اپنی کر می حالت بیان کہو لکر نقد اپنا یہہ دکھلا یا دکھلائی جنس</p>	
<p>دور ہی سی سونگہ س گلشن کی پہا حق تیری ہر عرض کرتا ہی قبول مستحقون کو اٹھادی اپنا مال کہول وہ کینہہ ہی بانہی ہوئے غم نہ کہا ای مرد وانا غم نہ کہا مشکلین کردیگا حل مشکلا چوڑ ہی جالیگا آخر جتنا گنج ہو گیا فریہ اگر تو کیسا ہوا پاک کرد لگو ہوا وخرص سے بندہ بن مت ڈر کسی بدخواہ سے کون اس دار فنا کو چوڑتا ذات حق ہر مالک مالک جہان مرد و طاع و حرا بنی رہے نہ</p>	<p>پر لگات متا تہمت جاگل کے پاس مانتا ہی وہ تیری ہر التماس حق نہاسی کر سدا می حق شناس بانت رکہہ سا کو جو کہتا ہی پہا کام سب تیری خدا کردیگا اس بن کے صابر سبر کرمت ہو اوس کر دیا ہے جمع تو نے اپنی پاس خاک کہا جالیگی آخر تیرا اس جسم کو ذہو اور بدل لگا لگا عاجزی کر اور نہ کہنل میں ہرک گہرا گر ہوتا یہہ مستحکم اساس رازق جوش طیلو و جن وناہیں رات دن گردش میں ہی مشل خرا</p>
<p>رویف</p>	<p>سرو رنا تو بندہ حق ہے اگر سہر جکا نور کر او احق سپاہ ش</p>

<p>کار کن سرگرم به شام و سحر و کار باش در محبت و ایما دل زند باش همزنده دل نرم مثل موم و سوسن گل مانند سنگ سینه کن صاف از همه گرد و غبار آسودا</p>	<p>روز و شب اهتمام کار خود به شایسته باش در عبادت روز به آرام شب بیدار باش باش گل و سنبلت جان جهان با غار باش صورت آئینه به صورت نبش یا بار باش</p>
<p>عاشق روی سیاحی اگر بخار باش دیده صورت به بند چشم معنی باز کن کن بودت اعتراف و زردی انکار کن تشنه شو تا جرعه از آب حیوانت دهند سرمه صبح از بارگاه حضرت با تعال باش ناله کن کل بلبل در فراق و هر گل</p>	<p>گر تو هستی طالب کل عند ایوب باش پرده ما بردار و محو جلوه و بیدار باش با غدا کن دوستی و از خود می نیرود باش دل به لعل بخش و زان لب لاله لدار باش روز به شب باد رست پیوند چون یوار باش نغمه زن در سوز دل مانند موسیقار باش</p>
<p>باش مملوک جهان انحرافه تا مالک شوی سیرینه مهر و رنجاک بندگی مبردار باش</p>	
<p>خدا کی رکبتا هر جو بنده خدا جو میش مرا دین چاهن و الوی کو چاه دیتی جو زمانه سارا هر دیوانه اپنی مطلب کا خدا کو جب تیری خو میش همیشه رهتی خدا می چاهی تو بندی کی پوخی استین خدا می بند و نکو ساری مرا دین دیتا</p>	<p>خدا بغیر کی هر سکو کجا خو میش هر سبک مطلب و مقصد کا دعا خو میش نه بار رکبتا هر تیری آشنا خو میش تو اسکی کپون نهین کبتا هر مایا خو میش که ایک بند هر چه اور نهزار نا خو میش نوه پوری کرا هر انگی خدا و راجه میش</p>

آخر دنیا سے جلد لگا جائے والا	یہاں ہی اپنی ہر اک چھوڑ جائیگا خوش
خدا کے چاہنے والے کیسی کہتے ہیں	نہ ابتدا میں ضرورت نہ انتہا خواہش
ہر ایک شخص کے دل میں جہا فانی میں	جداجدا ہی متناجد اجدا خواہش
رہیگا سب کا زمانہ میں گرتو خوشمند	تیری ہی دنیا میں ہر اک کہیگا خواہش

خدا سے انگو جو تم مانگتے ہو اسی سرور

کیسی کہہ نہ سجز ذات کبریا خواہش

سہرچا سرور کہ حق چھوڑ کر ہی چھٹا عرش	لامکان بن جا کہ حق بخش مکان بالا عرش
خاکساران الہی نے وہ پایا ہی عروج	سنگون جنکر کمال عرش ہو جا عرش
بندگان حق اگر دیکھیں لگاہ تیرے	لرزین فوراً آسمان کا ہی زمین اُٹھ کر عرش
آسمان پر خاکساران میں کرتے ہیں سیر	خاکو سان محبت جو نہی ہیں پا عرش
عاجزی اس خاک کی منظور ہے حق کی حضور	ہی متنا سب کی پایہ سی اگر شرماء عرش
کھل رہا ہے حق کے سامنے وقت و جا	ناکہ کھل جائیں اجا سب کے لہو در اُٹھ عرش
سزیمین پر غنیمت جنکو فرش بویا	فی الحقیقت دل میں رہتے ہیں پر اُٹھ عرش
دیدہ دل سے کہ روٹن میں نور بڑی	کیا عجیب گزین پر پیکر دکھلا عرش
جاذب جذب محبت اگر کشش پیدا کر	دش سی چھوڑا اُٹھا لیجا عرش وہ بالا عرش
خاک پر سر کہہ چھک چکا فلک تیری طرف	لو خدا خوف ہی چھیر گھر بسا عرش

افتخار و وجہاں ہر سرور عالم کی ذات

انکی پادوسی ہی سرور کون غفلت پا عرش

کھل چکے کلام حق ہی گوش

حق وہی سنتا ہی بندہ حق ہی

دیکھتے بندوں کی عیب ہی پر وہ پیش مت گنوا بہن بکناؤ نوش کسے رہتا ہے خانہ بدوش خالی ہڈیا انا کیوں کہتی ہی جوش کوئی سے برے پر کرتا ہی خروش حق نے جھٹلاتی تھمکو عقل و ہوش اہل تسلیم و رضا ہو کر خموش مثل شہوت اسکو کر لیتی ہوش مانتا ہے بندہ حلقہ بگوشن	نہ کہہ سکی بھی بدی پر مت نظر عمر کومت کہاں پہنچے مین گزار گہر بنا کر اس سرائی دہر مین اسقدر سر کیوں اٹھاتا ہی جواب قطرہ ناچیز دریا کی طرح کام بیہوشوں کے کیوں کرتا ہی کاٹ لیتے ہیں زمانہ رنج کا زہر کا انکو اگر عجائے جام مان فرماں الہی جس طرح
---	---

رویف	دل میں کر ذکر خدا جسے نہوں سرور ادا تھا زبان چوم گوش	جس
------	---	----

ہر دین مذہب و ملت کا مقتدا اخلاص تہا چہ عالم ایجاد جب نہ تھا اخلاص بنا خدا کی کا محبوب مرد با اخلاص ہر ایک بات میں ملحوظ ہستی کرے قیام جسے محبت کو ہی قیامت تم حصول دولت و اقبال مال کی خاطر	نقطہ ہر راہ طہیقت کا رہنما اخلاص کہ قصر عالم ہستی کی ہے نہ اخلاص خدا اسی کو ملا جسکو مل گیا اخلاص ہر ایک کار کرا می مرد کا رہا اخلاص سرای دہر مین ہی ایک صدق با اخلاص ہی صدق و راستی اکسیر کہنیا اخلاص
---	---

مطلع	خدا کے بند جسکے کر بندہ خدا اخلاص نام دیا سہی گروہ کے بڑا اخلاص
------	--

<p>ر کہہ ایسا اہل محبت کو سدا اخلاص اگر جو قید تفکر سے مخلصی منظور بکار چھو کہو بے اخلاص دین دنیا میں بنا کر خانہ الفت ہے جس سے مستحکم</p>	<p>کہہ کہیں تجھ سے ہی سب یار و آشنا اخلاص کہتا دی بغض و عداوت کو اور بڑا اظہار کہہ ہی ذریعہ بہبود و دوسرا اخلاص محبت ایک ہے رکن اسکا دوسرا اخلاص</p>
<p>کری ہزار عبادت تو کیا ہے امر سرور کہ ذات باری کو منظور ہے تیرا اخلاص</p>	
<p>وہ دہلے آدمی کو ہیکہ ننگاتی ہے حرص حرص اس اکٹھے اپنی بندہ کیسی کھینچتا ہے بند ہر وہ پڑھتا ہے اور خود اسکی عقل ہوش پاک جس جگہ جانا نہیں ہوتا کہہ لے اسکو پسند پہنورتی باقی نہیں کچھ آبرو طمع کی حرص بے نام ہو جاتا ہے ہر رک نیک نام طینت انسان میں عیب جس ہے کیا سخت عیب حرص کہہ تی ہے جتنا کہ بجائے آدمی اکٹھے میں سچی اپنی کر سکتا نہیں مرد و عیب آدمی کو کہہ کم لینے نہیں دیتی ہر دم</p>	<p>جسکے کہہ جاتا ہے اسکو دیکر دلتا ہے حرص انداز بنجا ہے جسم منکر کہلاتی ہے حرص جس جس ہی ذریعہ ہر کردہ و بدلتی ہے حرص وہاں ہی بغیر بنا کر اسکو لیجاتی ہے حرص کایاں ہر رشتہ اور دشمن سے کہلاتی ہے حرص جب عزت کو دولت کہیں پہنچاتی ہے حرص آدمی کی ہمت میں کیا سخت بددلتی ہے حرص چلی نہ تو دنیا سے جتنا کہ سکھاتی ہے حرص اپنی سمجھتا نہیں اسکو کہیں ماتی ہے حرص کر کے حیران شوق سے ناغہ دلتی ہے حرص</p>
<p>کچھ نہیں ہوتا نصیب اسکے بجز خارالم جسکو صبر و پائا لیکن بلغ کہلاتی ہے حرص</p>	
<p>خدا کے رستے میں رہیں تو ایسا</p>	<p>جو ہو کہ مرد موصد کوئی دیکھ نہ شخص</p>

<p>اسیر دام تعلق نہ ہو جو دنیا میں نام لوگوں کو اچھا وہی سمجھتا ہے بغیر ذات الہی غیب بندوں کو راہی بائی ہو جسے اجل کے پنجہ سے خبر نہیں ہر خدا کی خدا کی جسکو اٹھائے بار عبادت جو اپنی گون پر غرض ہر خالی کسی سے جو دوستی رکھی گر جو دوستی سب سے وہی ہو پر دوست مے بعالم ایجاد ہکو کیا کیا لوگ</p>	<p>وہی ہر سائے زائین ایک نام شخص جو اپنی شخصوں میں ہوتا ہے آپا شخص نہ دہی والا کوئی ہے نہ شخص والا شخص ہو نہ ایک بھی ایسا جہا نہیں بد شخص ہر خالی عقل سے وہ ہو شہر کی شخص نہ ہزاروں بندوں یہ ہماری ہو کی شخص نہ ایسا پہلے نہ ہو کوئی دیکھا شخص جو پیار کر رہا نہ ہو وہ پیار شخص دیکھا مصلحت الکر نے ہکو کیا شخص</p>
<p>رویف</p>	<p>وہ دم بھی ایسا سرور فقط کئی مین مہینے لوگ کہ اب مر گیا فلان شخص</p>
<p>خود غرض خود مطلبوں کو کہہ رہی کہنا غرض یہ غرض کہہ نیک و بد دوستی اور دوست یہ غرض کہہ نے رہنے کے غرض کے یہ نہیں یکے کیا ایک کا انما دان بجز ہر بندگی</p>	<p>رہا ان اہل غرض سے تو تعلق لا غرض پہوڑا رہا غرض سے ہو کے پر و غرض رشتہ دار دن فقط ہر منقہ شہ غرض جائیکا لیا جہاں کہہ اپنا مطلب غرض</p>
<p>کیسی سنوں میں کہتی ہر بچہ سو غرض آج کل کے دست نہ پر گر چہ ملک میں دست حاقین مصلح بند نہ کو نہ دین اگر</p>	<p>بندہ بندو کا بنا دیتی ہر بچہ کو کیا غرض غور سے دیکھو تو ہو گی کوئی در پر غرض پہر کوئی بندہ کسی بند کے کہتا غرض</p>

<p>ہر ذریعہ آجکل دنیا میں ملنے کا عرض ہر غرض دنیا و دنیا دار ستر ہا غرض جنکی گہری پوری کر دیا ہر خود مولیٰ غرض</p>	<p>مار کر ساری بھرتے ہیں غرض کیو آدمی جنہیں باند غرض میں سہر غیر کے در پر غرض لیکر نہیں جاتا کہی</p>
<p>سبتلائی رنج و غم سرور رہیں دنیا میں ہم ایک غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض</p>	<p>بندہ کی آپسنتا ہی غرض بار بار عرض سین لینگ تیری حال کی فریاد و الجا ل ہمیکہ اتہہ ناک و عاتق سی صبح و شام سائل کے گرجہ حال سے قفس ہی کو دکا ورگاہ لاؤ با دین رسی قبول ہی نہی ہر ایک بندہ کی کر التجا قبول عفو گناہ کے لہر حق کی خباب میں سائل ہونہ بنکے ہر گاہ ایزدی پسمن کے وقت و کہن خالق کو برو دیتا نہیں ہی کوئی مدد بھگو وقت پر</p>
<p>سائل کر رہی ایک گہری میں ہر غرض مانیک تیری حضرت پر دو گار عرض کرے زبان عجز و سبیل نہ ہا عرض ہر بندہ غریب لیکن بکار عرض آنسو بہاؤ کو کر دیا رزار عرض جسطح تیری مانتا ہی کر دگا عرض منت بہت سی جا ہی اویشمار عرض کر میر جہا کے عجز ہی جاننا عرض کیا کچھ کرے گنا بندہ بے اختیار عرض سبتا نہیں ہی کوئی تیرا دستدار عرض</p>	<p>ماک تیرا جو چاہے کر تیرے باب میں مت کر زبان ہی سرور خدمت گزار عرض</p>
<p>رہ گیا انسان ہر با اپنی پور بعض منزل مقصود پران سے پہنچا بعض</p>	<p>ہر مقید بندگی کا آج بندہ بعض بعض راہ حق پر سینکڑوں ٹری گئے انسان مگر</p>

<p>ہر بیت محتاج اس بنامین کہ حسب کوئی کوئی ہی ہزاروں صدق کا دست جس کے ہونے پر مرنے کی لذتیں</p>	<p>لینے والے سینکڑوں بیوی والا بعض سینکڑوں بیویوں کا بیوی والا بعض حریف غالی ہیں ہونگا تو ہونگا بعض</p>
<p>ہے مرد باخبر یا تو پایا بعض بعض حرف کیا خوشخط ہی کا تھے لکھا بعض جو محکمہ غریزہ کھل نہیں سکتا کبھی عقل کہا جاتی ہے پھر جس کی لیت دیکھ کر سارنی بنا کوئی بونڈو گتہ تم لیکر حیرا</p>	<p>بند و اہل نظر دیکھا تو دیکھا بعض بعض کیا صفا نقاش نے کہیں بہر بعض بعض اس قدر توحید کا شکل ہو گئے بعض بعض انقلاب کیا دیکھا وہی ہی دیکھا بعض بعض ضامینہ مرد و شہنشاہ لیکر بعض بعض</p>
<p>رویف</p>	<p>پوری یا مشکلاش مشکلاش کی کیجئے کہول دو باقی جو ہر سرو کا عقدہ بعض</p>
<p>ہندگی کا بدگمان خنہ ہی اظہار شرط حکم سرگروہ کشی کرنا نہیں ہندی کا کام دو تو تکی اور فراشی لازم و مترق مہین سعی لازم مہین موقع پر ہر مرد کا رتو ماننا و لکھی خیاں شرط ہی حکم قضا سب کھلانا ہی وہ مطلقا لیا اپنا جا ہر ہر شرط و فاقہ ہی یہاں ہی رہا تو ہونے نائب ہر گھڑی کرنا ہی ہر بارہ کنا</p>	<p>ہر زبان ہو کلمہ توحید کا اقرار شرط ہندگی مہین ہر چوکنا ہی فقط ای یا شرط ساتھ ہر گھر کے برتن جہان ہی فرا شرط آدمی کو کام کرنا ہی وقت کا شرط ہر بیٹا ہی مہین ہر ہر ہر انکا شرط ہر طلب اسین گراہی شرط دیلا شرط اتنی ست کہ شہ ترک و ستی ہر شرط تو دیتا ہی تو اپنی قول کی ہر شرط</p>

<p>مانی جاسے یا نہ مانی جاتی تیری التجا کھاتا ہے غدر حق نہ راہ جو کرتا ہو تو</p>	<p>ایک گز نہ تیری و قیامت کا اثر شرط کر چو تو مری یا نہ کر تو اس سے سو با اثر شرط</p>
<p>ختم ہم کی لکھی انشا اللہ محمد انبوی نہ لکھی اپنی گز سرور پر چون دو چار شرط</p>	
<p>فکر نہ کیا ہمیں جاوشناط بندہ خاک کی کراچ پوچھو اگر برزبان مست لا کوئی یہودہ بات بندگان حق سے کہہ کر خود ہر دست ابھی تو گون سے بڑا ناچا ہے رکھہ بوقت رنج اہم خوشی ہر جہان میں چارون کیو اے رو نہیں ہوتا جو حکیم کرو گاہ مگر ہم یہ محفل رہیگی کب تک وہ ہمیں مریا ہو باقی چھوڑ جا</p>	<p>کیوں پہناتا ہر بساط انبساط کتی حیثیت ہی اور کتنی بساط ہر گز ہی ہر بات میں کہہ لھتیا دوستی ہی نہایت اختلاف اتحاد و اختلاف و ارتباط یاد کر ہم کو بوقت انبساط مغفل عیش و خوشی نرم نشا تانا جائے اڑن فی سم الخیا کلبہ تاک پہنچتا رہیگا یہ بساط سبزین پر سجد ہو جاہ رباط</p>
<p>گزرے دن سرور و ضعیفی لکھی طبع سے کر دے عیش و انبساط</p>	
<p>آتش ما مطلب کی یہ اپنا بیگانہ فقط ہر جگہ ہی برتنو انگن فوجت کا چراغ اس مسافر کو سراسر دھرم نہا نہیں</p>	<p>ہی غرض کی یہ سطر پار و نکایا نہ فقط ہو رہی ہو ساری نیا جسکی پر دانہ فقط ایک بار اسکا بہانہ آنا ہی اور جانا فقط</p>

<p>و ام دنیا میں نقطہ ہر غریب کی ہر سیر کام میں اپنی سدا شہیارہ ہر سرست ہے طالب حق کو نقطہ حق ہی تعلق ہو دم حق نہیں ہے، نظر ہر وقت اس کیلئے رہتا اور کیا حاصل ہو اس کیلئے دنیا دار کو دوستی خداوندی کو نہ دانتی ہو دوستی فی الحقیقت رکھنا ہر کج کار سے</p>	<p>ہو زنجیر تعلق بند بہہ دانا فقط اپنی مطلب کی ہو دیوانہ بینہ دیوانہ فقط اپنی بیگانہ سے رہتا ہو وہ بیگانہ فقط چاروں اُردو رہتا ہو وہ دیوانہ فقط ہو نصیب اس بد فطرت کی غم کی غم فقط بندی رکھتی ہیں خدا دانا یا نہ فقط جانِ دل سے جس کو فرمان خدا نا فقط</p>
<p>گفتی ہے ہر دانا سچے نکتہ توحید کو کام میں ہر سرور کا زنجیر کو سمجھنا فقط</p>	<p>گفتی ہے ہر دانا سچے نکتہ توحید کو کام میں ہر سرور کا زنجیر کو سمجھنا فقط</p>
<p>نجان انگوچہ میں موجود غلط نشانہ پایانہ وحدت کا کینہ کہ جو وقت برقی کی عجاوبت وہ ابھی بندہ ن میں چاہی ہو نہ تیرا دانا بے پناہ بار بار نہل سچ ہوئے ہر شے بندہ گنہ سب بخشوا اپنی خدا سے پشیمان پشیمان ہر پشیمان نہ دوسرا طبعیت کو بڑھانے</p>	<p>تیرا دانا بے پناہ بار بار نہل سچ ہوئے ہر شے بندہ گنہ سب بخشوا اپنی خدا سے پشیمان پشیمان ہر پشیمان نہ دوسرا طبعیت کو بڑھانے</p>
<p>سنو اس گل کو سر و مثل گل</p>	<p>سنو اس گل کو سر و مثل گل</p>

کراس نگری کو سید نامثل خراط

<p>ہو سکے کیونکہ خدا کے علم پر بندہ محیط دائرہ ہو اس کے باہر کہ نہیں سکتا قدم ابر فیض حق برس جاتا اگر خاک پر ای موصد زہ ناچیز بن یا افتاب تیری کشتی کا خدا خود ناخدا جب کسے رست چوب پیش بس کچہ کہہ سکتا نہیں بحر فیض ازیدی تباہی جاری ہر گہری سینکڑوں غول جس سے ڈوب کر کھل نہیں آدمی اک دہر چکا جلوہ ہو اور حق آفتاب دور کیا اگر ایک سے لاکھوں سب کا کردگار</p>	<p>کہنے ذات حق یہ ہو کیونکہ قیاس ہر گنا محیط اس قدر ہی مرد دنیا وار پر دنیا محیط ایک سے بین قطرہ ناچیز بن جاتا محیط بادشہ ہو یا گدایا ایک قطرہ نا محیط ہو گا طر کس طور یہ نہ انتہا دور یا محیط کیسا غفلت تیری آنکھوں پر ہی مرد محیط معراجن ہی چاہا بجا فضل الہی کا محیط گہرا اور چوڑا ہی اس توبہ کا کتنا محیط قطرہ اک پانی کا یہ بندہ ہو اور موتی محیط کیا عجب قطری ہو گرا خلق کر ہی ہر محیط</p>
--	---

تعارف و حدیث کا ای سرور کنارہ دور ہی
 تیرے گریہ کنارے سب کا ہی رہہ سارا محیط

<p>مرد باتہ میر گریہا ہی بہر کار احتیاط نیات بدکار کو بوقت سیر باز احتیاط چاہا ہو جائیگا بیماری سے آخر ایک دن اپنی نزدیکی نے مت دی آدمی کم ظرف منہم گل مین پہلا دیتی ہی کیونکہ خزان متعدد ہو کام کے کرنے پہ جتنی تربہ</p>	<p>کیونکہ ہی بہر کار مین انسانوں درکار احتیاط باغ بین جاکو کر اندر گل و خار احتیاط کہا فریبی مین اگر کہیگا بیماریا احتیاط اسین کہہ ای مرد و درانیش سپار احتیاط اسین کیون کہتی نہیں ہی بلبل احتیاط چاہیو اسین کر انسان تیکر احتیاط</p>
--	--

دیکھنا رکھنا خدا کی بندگی کے کام ہیں کام کیوں کرتا ہے وہ فیاضیاتی و خیر	ہر گزری ہر مرتبہ ہر وقت ہر اہم احتیاط جس میں ہر دم تجویز و کارایہ احتیاط
رودیف	مسئلہ وحدت کا جب کرنے لگو سر بیان ایزوان مراتب پر چھو نرادر احتیاط
پہلے دن جو نامہ تقدیر کے لکھا لفظ لفظ پوری وحدت کر عالمی کوئی پختہ نہیں کیسا مضبوطی مسلسل لکھا اے جاو کا ہر کہ قدرت کی جہی تحریر کوئی بھی نہیں پیشہ ہم جبر کے سلطان کوئی ب کا نہات ثابت ہو و لہذا کہ بعد از فنی اثبات کو کہو لی جائیگا خدا کے روز و تیری کتاب سب تیری تقریر لکھ تیرے کلام کا تیرے غور کی نگاہوں سے ہر دم اپنی حالت پانچھیہ کیا عجب حمد از روی دیوان جو یہ ہوئے علی	ہو گیا اے صغیر عالم برہم و اللہ لفظ لفظ وہ میں سے کہ یہ اسکا تیرے پور لفظ لفظ دفعہ عالم کا ہی پیچیدہ کیسا لفظ لفظ حرف حرف اسکا عیان ہوا اسکا لفظ لفظ تا کہ آج ہی سمجھ میں تیری اسکا لفظ لفظ یا و کرے بزدلان وحدت کا کلمہ لفظ لفظ سارا پڑھو ویکو تیرا عالم نامہ لفظ لفظ بہر نکلتا ہے زبان سے پور پور لفظ لفظ کو سلطان نامہ اعمال سارا لفظ لفظ انجمنہ تیرے خیر و بد و انجمنہ تیرا نامہ لفظ
خاتمہ بالغیہ رکھی ہر گزری کے حق میں کی دعا ابتداء سے انتہا تک جسے دیکھا لفظ لفظ	
نقطہ ہی اپنی خلقت کا وہ مطلق جہان پہلے ہوئے نہ کیونکہ جو انسان محال دنیا تیرا بیشک خزانہ ہے ہی جو حروف کے حمد	بہر جاو مکان جو وہ نہ کوئی مکان لفظ کہ انہو ناغ کا رہتا ہے خود وہ باعجا لفظ اگر گنجینہ دل پر ہے تیری زبان حافظ

تصرف مال کا نہ اس میں کرگڑا کا ملک ہے
 گڑیا کے من ہو رہی جسد ہر فرد کا
 سخی بنکر خدا کے نام پر ویدال مال اپنا
 دیکھا خود خدا تیرا محافظ اسے نہ میں
 ہمیشہ یاد رکھ کر الہی ظاہر نہ ہا نہیں
 جو حافظ ہیں کھانی کیا کرنا پڑتا کی
 گئی اگر کھان وہ بھلیں سب ان عالم

تو بن بیٹا ہی کیوں اس مال زند کا میر کا
 کھان ہو گا یہ بھینہ کھان مالک کھان
 نہ کر سکی حفاظت کو مقرر سپہان حافظ
 اگر تو اس کے بند و نگاہ کا ہزار حافظ
 تو رقی نہ اسے اپنا مال اگر زبان حافظ
 خزانہ وقت کا رہیں کہتے ہیں یہاں حافظ
 کھان ہی کھان جامی کھان بن کھان حافظ

کیسے ذکر کر رہ کر کہہ چہ سطر
 فقط کہہ حفظ نام اس اپنی خالق کا یہاں حافظ

ہر فرد صاحب دم کا ہر ایک دم محفوظ
 نہیں ہر ایک ہی حالت میں تالیفات
 اجل کے پیچھے رہا یا بچا نہ اس کے نہ
 ہزاروں بند و کھان ایک دم مقبول
 خدا کی زیر حفاظت ہے و فقر افلاک
 نبیہ و نہ میں جیت کے خود خدا حافظ
 کہ بچے ہو گئے نہ ہاں باتا ہے
 یقین ہو دے اس کے بند ہی نہ بچا لیا
 محافظ ایسا ہی ساتھ نہ وقت سفر
 لاپتہ نہ ہی تقسیم اپنا بھینہ

بشا ہر طرقتیت قدم قدم محفوظ
 خوشی ہی اس کی محفوظ اور نہ غم محفوظ
 اور اس ہر فرد میں نہ جم محفوظ
 بہت لوگ ہیں آوارہ اور کم محفوظ
 خدا کے حکم ہی ہر لوح اور قلم محفوظ
 سوا و حرص ہی کیونکہ یہ ہر دم محفوظ
 سب ہی رہتا ہو کب صا نہ سب ہم محفوظ
 اگر اس بکا ہیکا تو ہمیش و کم محفوظ
 کہ نہ نون ہی ہو تیرا رہ عدم محفوظ
 نہ کہہ بکسے حرص قطع دم محفوظ

علامہ سرور دیکھ کر عرب یہ سرور ہے

روایت	ہمیشہ جسکی حفاظت میں ہو عجم محفوظ	ع
<p>سچلے سوچ لے اب بنو کام کا موقع کوئی کرے کنیکی کے آجکل دن میں میں دن جو کام کے آئندہ نہ کرے یہ بندہ سرکشی کو باجی کیا میں سب میں آنکھیں دیکھتی گوئی جان ہی سنتے گا</p>	<p>کہ روز آتہ نہیں ایسا ایک موقع بہانی کر سکے ہر اندون بہلا موقع لینا دیکھنا ایسا کہیں گنوم موقع ہر ایک پہا سبھی نہیں یہ کیا موقع ہر سرور کا کام کا اپنا ہوا موقع</p>	
مص		
<p>گزر یہ مفت اگر آج جا لگا موقع رہی نہ دام میں دنیا کے آفتی م بہر وہ کام کر کہ قیامت کو تیر کام آئے کھوئی دیکھ کر سیرس گلستان کی خدا نے نور بصیرت عطا کیا جسکو کمان سے نکلا ہوا تیر سچہ نہ آئے گا اٹھائے فائدہ اب جنس نہ گامی کا جب ایک موقع جاتا رہی تو کہہ مید تلاش کرے تو اپنی بہلائی کی خاطر</p>	<p>لیکھ کوئی نہ پڑایا دوسرا موقع اگر باقی کا پائے یہ بہت ملا موقع اگر اب بچے کوئی عجائے لپٹا سا موقع کہ چار روز ہوا سکی بہار کا موقع ہر اُسکی آنکھوں میں دشمن فراڈ موقع لیکھ پہرہ کہی جب گزر گیا موقع کہ لینے دینے کا ہی آج ہی بہا موقع بنا ہی دیکھا کوئی دوسرا موقع بہلا زمانہ بہلا وقت اور بہلا موقع</p>	<p>ضعیفی آئی جوانی گزر گئی مسرور ہی کہیل کو دکا اب کون وقت کیا موقع</p>
<p>وہ بخش روشنی اچھا کوئی جمع</p>	<p>کہ تیر می روشنی ہی جلد دے دے</p>	

کر ایسا نور محبت سے اپنا دل روشن زمانہ سارا ہو پر و اندہ تیری صورت کا صفا بظاہر و باطن کر اپنی سینے کو ابھی سے خانہ تار یک گور کر اُجلا	ہو جیسے خانہ تار یک میں نور شمع ہو دشمن جن جن جل کی اگر تیری گہر شمع کہ نور ذات سے دشمن ہو باہر اندر شمع کہ تیرے گہر سے نور ان ہو نور شمع
--	--

سطح

اگر ہو جلنے سے موقوف ایک دم ہر شمع تو سوتا رہتا ہی تا فجر شمع جاگتی ہے ہزاروں جل چکے پر نہ جیسے شعلہ جولنے پہنچے ہیں ان میں اسی جلیج سے ہیں جلیج ہستی کا کل پہ کا ایک روزا فوس نظر نہ آئیگی صورت کسی پتیلے کی	اگر ہو کون اسو دنیا میں بار و بگر شمع بہا کی غم کے جو آنسو ہمیشہ تجھ پر شمع بچھگی جلنے سے آنکھوں میں کیوں بگر شمع ہو دیتی جلوہ اسی شمع سے یہاں ہر شمع نظر نہ کیوں آئیگی یہ نور شمع سحر کو جلنے سے رہ جائیگی جب آخر شمع
--	---

تمام خلق کو چل سہر و دشمنی جیت
فوجیں خالق کی روشن کر اسے ہمہ گیر شمع

وہ مستوان میں جیت شمع نور شمع نفس ہر کشید کی چو گردن تو زائر نزیت دنیا ہو کر چہ جاہ و مال لیکن آخر کار اسکا چہ و نہا علم بخش ہو اگر تیری سچھے عقل سے اپنی نئی باتیں بچان	ہو یہ ہم باتیں رویت مال و شمع ہو یہ ہی مر ہا و راد شمع ولت و اقبال و فیو و ارتفاع سخت مشکل ہو گا کام و دواع وہی ہی ہر بار زبان پر الارج کر بیان اچھو سے اچھا احترام
---	--

<p>سب مسلمان جو بانی حق ہی بنا پوری کہیں سچ بات جو کہنی کو ہو موت گردن ہی دبا لگی تیری غیر تسلیم و رضا و عاجزی کہہ کے اٹھ بیٹھینگے سارے دوست جا بٹا کر نہ نہیں ہی فوج لعل</p>	<p>بات میں ہو جسے سب کا اجتماع کچھ نہ کر آسین کمی یا اختراع جب اجانک بخیر بے اطلاع کچھ نہ بن آئیگی ای مرد و شجاع الوداع والوداع والوداع اپنی بندون ہی بغیر از اتباع</p>
<p>نوبی سن مسرور کلام و عطا و بند سنے جس غم سے کہ میں صوفی سماع</p>	
<p>اپنی مزی کی طرف رکھ کر کڑی اپنا جو میری صورت نہ ہی نہیں دیکھنے کے بعد انجند حاکم پر کرتا نہیں کہ سو سطر ای خاک مرد و کر و روز بان اتنا ایہ اجعون سطح و گہر کا حق ہی دوستی کا دوست خاصیت جرد کو اس کل نہ چھو جائے تیرے رخ پہر اور حق کی طرف ای مرد حق فی الحقیقت ہی رجوع خلق ہی اسکی طرف</p>	<p>تا کہ تیری طرف پہا رخیت کا رجوع آج کل جنکی طرف ہی سر نہ تیرا رجوع کیون تو بونی اصل کی جا نہیں لایا رجوع ہو بحق حق کی طرف جب یکن کرنا رجوع سو دین کیونکر کر دیا عاشق و نیاز رجوع کیون ہو کثرت کا وحدت کی طرف نیاز رجوع رات دن رکھ صورت قبلہ نما اپنا رجوع جسکا ہر دم حضرت حق کی طرف ہوگا رجوع</p>
<p>رات دن مسرور رنگی کام میں مصروف ہے کار کار آمد میں اپنے نہیں اصلا رجوع</p>	
<p>جمع کرتا ہے آدمی طاع</p>	<p>کب لے اپنے گہر میں ال شاع</p>

لکھا قیمت کا صاف ملتا ہی بہتر ہو کہ ہر کسے افسوس موت آئیگی ناگہان جسم زور ڈائیگی جبکہ کمزوری حق نے پہنچا ہی تجھ کو دنیا میں ایسا فضا کے رستہ میں لوٹ لیتی ہیں رستہ چلتوں کا چاہئے مرد طالب حق کو سخت مشکل ہی نکتہ وحدت کا انکھیں رکھتا ہی جو کوئی دیکھے	جب بہر قیمت و بہر اضلاع وہ کے ایسا دلچسپ اور لطیف ساری اُسد م کرینگے تجھ کو ودا نہ شجاعت رہیگی بہر نہ شجاع ہی اسی کی طرف تیرا رجوع لاکھوں رہن ہیں بلکہ دون دانو و بکر تمام مال و متاع نہ عداوت کسی ہی ہونہ نزاع وہی سمجھیکا جو کہ مو طبع روی صنعت سے جلوہ صنایع
--	--

دیف	ہی حقیقت میں سسرور انوزون تیری حمد از روی کا ہر مصرع	عین
دنک دلی باغ عالم سے سطر کر و باغ جھوٹے ہر اس رنگی میں رنگانی کی امید کیون ہی نازمان پہلا خوشی طبعیت آدمی عاجزون بر اختیار دن کو نہیں اچھا خاک نولہ خاک سکن خاک فرج کیا ہو کل نہیں ہوتا کہیں اسکا جلاخ زندگی نور وحدت سے سنور ہو گئی ہر ایک انکھ	خشت مغنی جسے مٹ جائی ہی ہوتر ناحق اٹھتا ہی یہ پہو وہ خیال اندر باغ سر کشی کرنا ہی حق سے کیون انسان خدایع ان بجا دن خاکسا دن کو نہیں بہر باغ کیون ہی ایسی خاک کے تیل کا گرو خیر و باغ ہر چکا ہر جکا نور غل سے نور و باغ ہو گیا ہر ایک پنہ صا روشن ہر و باغ	دماغ

<p>بیشے پیشہ فروش پر جو عیش کی کوئی چیز گندہ مغز ایسا ہو گسٹ پر ہے آدمی کوئی رتبہ بہ روز افزون ہو اسکی کشتی مغربین بوجہی ہو جانی رہیگی ایک روز</p>	<p>کیون نہو عیش پرین پر نکلا لا تر و اور سائی باو نخت کسلے ہو درد مانع ون بدن اسکا بکرا جاتا ہو کسپر و مانع خالی ہو گا ان خیالون سے یہ اثر و مانع</p>
<p>بندہ زار و ضعیف و عاجز و کمزور ہے کوئی سے پایہ پر دنیا میں کرے مسرور و مانع</p>	
<p>انہی گمشتہ کا اسنے پایا سا سراغ در عا حاصل کیا کی جسے اسکی جستجو یار ہر جانی کا انسان کسطح پاؤں نشان بخیر ہو اپنی خود مہنتی سے جو حوالہ یں ہے</p>	<p>جسٹو اس تہمین لکر کو دیا اپنا سراغ پانور کہا جسے اسکی راہ پر پا سراغ کسطح اسکا بنا کوئی کانی بہ سراغ پانیکا انہی خدا کا کسطح بندہ سراغ</p>
<p>خلق سے خالق کا بکھر گیا پورا سراغ کہا جس خالق نے شہراہ طاقیت پر قدم کہہ نہا کہ اس کے پہنچا جستجو کرنے ہوئے یہ جستجو پر پتا ملتا ہو اس گلفام کا جو مسافر چلے یا فانی ہو رہا وہ ہر حوالہ اس خالق کی جیسے جیسے بنکر خبا ہر قدم پر چکا ہوتا ہو عیان نقش قدم</p>	<p>آخر جس حد تک کثرت کا چاہتا ہے سراغ ہر قدم پر اسکو جاننا کیا ملتا سراغ جسکو دل ہے سراغی کچھ دکھلایا سراغ باغبان کا ہو بہان ہر کچھ پیدا سراغ پہر نہیں اسکا کسینے سچا ہے کیا سراغ باقی سچا ہے ہر اسوقت اسکا کیا سراغ پہر نہیں اسکا کسینے سچا ہے کیا سراغ</p>
<p>حق کا کیونکر پایا گیا مسرور و تہا اس راہ میں</p>	

جب تک پہلے نکالے گا نہ تو اپنا سرخ

دل میں کر روشن محبت کا چراغ	کرے سوز دل سے سینہ باغ
دل کو خوش کرے گلون کو دیکھ کے	باغ کی کر سیر ہو کر باغ باغ
دل میں بہری سیر عرفان کا نور	تاکہ ہو اُس سے تیار دشمن و باغ
کر مقرر بندگی کے واسطے	اپنے وقتوں سے کوئی وقت فراغ
بندہ خاکی کا کس رتبہ یہ ہے	دوست و دشمن مہل پر و باغ
اہل دولت کے ہوتا ہے خوش	بینہ کر مر و ار پر مانند زراغ
اپنے رہبر کے قدم پہچان لے	تاکہ بھائے تجھے اُس کا سداغ
حق کا عاصی بنکے نادان آدمی	کیون لگاتا ہے صفا جاو کو داغ
کام کر آیا کوئی جس سے رہے	حشر تک روشن تیری گہر کا چراغ
تازہ ہر موسم تیری گلزار ہو	بہوتا پہتا رہے ہر وقت باغ

چوڑو و محفل صراحی توڑ دو

عمر کا اب نہ چکا سرور را باغ

یہ کیسا باغ ہے دنیا کا ایک حصہ باغ	کہ دوسرا نہیں ایسا پہلا نہ چو لا باغ
ہی اس کا نقش سرا بہشت کا نقش	ہی عین گلشن حُبت کا یہ نمونہ باغ
بچو نکالو نہ نکلا وہ اس گلستان سے	بچو غور یہ سیر بنجے دیکھ باغ
بہر بہار بدلتا ہی دھنگ بگشتن	نرالے رنگ دکھاتا ہی ہمیشہ باغ
کبھی بہار کبھی ترخان گلستانین	کبھی لہو ہوتا گلشن کبھی ہی پہتا باغ
ہزاروں بلبلین اور سینکڑوں مین گل	نہیں ہی بلکہ کوئی اور اس سے چھا باغ

مطلع

جو کسے دیکھا کوئی اور سطر حکایات	کہ سبکی انگوٹھی تیلی ہی بہ چنبہا باغ
نظارہ اسکا نقطہ دور ہی سے کر لیتا	سمجھتے بیٹھنا باغ جہان کو اپنا باغ
جو چاہو تو زور دے پھول اور جو چاہو گہاٹو	کہ باغبان ازل کا ہی فلک را باغ
خدا فی مال دیا بھیکہ بخش دی اولاد	کہ جس سے خلد دولت بنا سر باغ

رویف	باغ عمر کملی کا بیج بوسرور	ف
------	----------------------------	---

کتنی ماطاقت ہی عاجز تاوان انسان	کتنی کمروری ہی اس عاجز میں کتنا ضعیف
یہ تھا جاتا ہی ہم انسان تاوان شام و صبح	اپنی کمروری یہ ہم کیونکہ روز و رازار
اتنا اترتا یہ کیوں ہی بندہ خالی ترلو	سخت بیماری ہو دامگیر اسکو ضعیف کی
کھولتا ہے پر یہ ماطاقت پہلا مغرور ہے	آجے اند سے زلے زراقت گرا اسکی خیر
کتنی کمروری ہی اس عاجز میں کتنا ضعیف	کچھ بھی کر سکتا نہیں یہ کلام بڑا ادا حق
اپنی کمروری یہ ہم کیونکہ روز و رازار	جذب حق کھینچ اگر اسکو کہیں اپنی طرف
سخت بیماری ہو دامگیر اسکو ضعیف کی	
آجے اند سے زلے زراقت گرا اسکی خیر	
کچھ بھی کر سکتا نہیں یہ کلام بڑا ادا حق	
جذب حق کھینچ اگر اسکو کہیں اپنی طرف	

کیسی کرتا ہی شکایت سرور اپنی ضعیف کی

جب بٹی آدم کو فانا ہو خود قرآن ضعیف

سیکھاویگا نہ ظالم اگر یہاں انصاف	خدا کر یگا ہر اک بات کا دامن انصاف
زمانہ سارا ہی تیرا مطیع فرمان ہو	اگر تو رہیگا ملحوظ ہر زمان انصاف
کر ایسی منصفی جاری کہ تیری ذات ہو	جگہ جگہ پہ عدالت مکان مکان انصاف
جہاں دو آدمی آپس میں لڑے کو پیشین	کہرا ہو تیسرا تو بچ کر درمیان انصاف
جو کاجب ایک طرف پلہ تل چکا پورا	نصیب آیا تو پھر رہ گیا کہاں انصاف

مطلع

خدا کے واسطے ہر وقت کر میان انصاف	کہ صاف کر دی کہ درت جسم جان انصاف
کہی ہو پر وہ دل میں تیری نہاں انصاف	کہی بان ہی حکم میں ہو میان انصاف
خیال ظاہر دہو شہیدہ رکھ عدالت پر	کہ دل ہی ہو تیرا انصاف اور زبان انصاف
ہیشہ نہاں ہو گے لوگ جو کہ منصف میں	وہ ملک ہتا ہی آباد ہو جہاں انصاف
ستم کسی کس طرح راضی ہو کوئی دنیا میں	کہ چاہتا ہی خداوند و جہاں انصاف
تو کوں چیز تیرا پہلے نہ ہو اب کیا چیز	وہ تو دل میں کر ای مر فکرتہ انصاف

ہر ایک کام میں انصاف چاہیو سرور

ہر ایک بات میں لائق ہو گیماں انصاف

سینہ رکھ اپنا صفا ای سینہ صفا	دور کر دی سے کہ ورت کا غلاف
خود بخود پہنچے گا تجھ کو تیرا رزق	گرچہ نہاں ہو گا زیر کو و قاف
باوجود بندگی کیونکر کرے	بندہ فرمان خدا سحر انجوف
رکھ ہمیشہ کلمہ توحید کا	ہر زبان اقرار و دل میں اعتراف
تو دولت گر تجھے مطلوب ہے	کفر کا دور و روح دل ہی کاف

جینٹک ہی زندہ متلا برزبان	گفرو بہتان دروغ و کذب لاف
رہنما روکن مخالف ہی وہی	جسکی ہو تقریر حق کے برصاف
صوت و لدا صاف اُسے نظر	ہوا اگر آئینہ روشن سینہ صاف
پہرہ اُٹھیکا تو جسم سو بیکار	اوڑھ کر اس خاک کا سر پہلے
دیکھتے مت خاطر کسی جو نہ بول	صاف ہو جبات کہہ دے صاف
حضرت ستار و غفار الذنوب	سب گنہ کرونگی بند و کج معاف
کیونکہ ہی لا تقصود خود کر چکا	اُن سے حق بخشش کا وعدہ صاف
کسے کرنا ہی تو ناحق کا فخر	برزبان لانا ہی کیون لاد کر صاف

برزبان لانا نہ سرور دیکھنا
بات کوئی راستی کے برصاف

تو اپنی روئینہ کا آئینہ استعد کہہ صاف	کہ اُنے اُسے نظر چمکوری و بصر صاف
خدا خوف سرور و اپنا وہوسید نامہ	سیاہی چینی ہی کرے بدیدہ تر صاف
وہ پامی دولت دیدار جو کہ دنیا میں	بشکل آئینہ بن جائے ہر اندر صاف
نکا لو گھر سے جو ہی جمع مال دنیا کا	تہنار ایسی غلاطت سے چاہی گھر صاف
جو گھر میں ہو خوش و خاشاک جہاڑ دواسکو	تہا ری رہی کی خاطر جگہ ہی بہتر صاف
ہی صاف نہنگ دلت سے جسکا آئینہ	وہ سینہ رکھتی ہیں ہر ایک سے برابر صاف
ہمیشہ کا ٹونہ کتنی ہی زندگی جسکی	نہ اُگوا چاہی قالین کوئی بستر صاف
حق پاک کر ایسا صاحب والوں کا	کہ ایک ایک تم سے ہمارا دفتر صاف
نہیگا رنگ کسوٹی پر تیرا یہ سونا	کر چکا جینٹک اُسکو نہ کوئی زندگ صاف

ہر ایک نفس صفا کہنچہا ہر فلک	ہر ایک لکنا ہر تصویر وہ مصور صاف
خدا کی واسطے سب مان بوسلما نو	جو میں حدیث میں خوا گئی میر صاف

رویف	وہ چاند صاف نظر آ کر سائے تھکے	ق
	خبر سے تیرا مطلع اگر ہو سرور صاف	

مرد شایق کو نہام قربت پہنچا ہر شوق	اور اٹھا فرش زمین سے عرش پر لجا ہر شوق
سنبل مقصود کمالک پہنچ جائی و بین	رکھتا بے گشتہ راہ طریقت پائی شوق
زوق شوق حق سے انسان لذتیں حاصل کر	ہاں نعمت خاندان حق سے اگر حلوائے شوق
مرد طالب چہرہ مطلب کو نور او کیجھ لے	اپنی صورت پر وہ دل سے اگر دکھائی شوق
راہ پر آجائیں سار گمراہ راہ دین	راستی کے راستے تاک کر انہیں کیجا شوق
خطری سے موتی ہاں خاک سے سودا کر کر	نسخہ اکبر شایق کو اگر سکھائی شوق
شوق نادان کو دلوائے خزانہ مال کا	مرد فضل کو تخت سلطنت پہنچائی شوق
شوق انسان کی مرادیں جو کئی ہاں عیاں	تو می کو نہہر سے جو گمان گویا ہوا شوق
شوق کر دمی کو نہر کو حسب فضل و غیر	بلکہ وحشی کو بنا کر آدمی کہلائی شوق
ایسا مستغرق بدوق شوق پائی شایق ہو	اگر شوق آنکھوں کو اور دل کو بنا دیا شوق

مفضل حق سے کر لیں ہم بھی ختم یہ حمد ایزدی	
مصر و راجین اگر ہو کو مرو فرمائے شوق	شوق

طالب مال کا جو اور نہ ہو خواہان جان	گہر والا کوئی کہتا ہے عاشق اور گہر کا
صفا مذہب گہر گہر کی دیتا ہے خیر عاشق	زمین آسمان کہتا ہے سب نطر عاشق
وہ بدلی اپنی دلکو قبلہ و کعبہ سمجھتا ہے	فقط دلی طرف ہر دم چہکار کہتا ہے عاشق

خدا کی شوق کے جسم بکا لیتا ہے ہر عاشق	فرشتہ بن کر بالائی فلک پرواز کرتا ہے
ہمیشہ ہی غلبہ بخود ہی ہے بے خبر عاشق	مدیہ جام حبس کے نشہ میں چور رہتا ہے

مطلع

نغم ورنج و الم میں لیت کرتا ہے ہر عاشق	ابو پتا ہی کہا تا ہی قسط لخت جگر عاشق
بشل ابر کر لیتا ہے دامن پر گھر عاشق	جہڑی جب باندھ دیتا ہے بانٹ ختم تر عاشق
بہر حالت نہیں ہٹا کبھی اکال پر عاشق	کبھی ہنستا کبھی تا کبھی خوش ہے کبھی غمگین
کہہ دیتا ہے غرض عشق تو نہ نام و سحر عاشق	کیسے نیک بد کی کب خبر عشق کو رہتی ہے
کہ اس غرض ہی پہاڑ جیتے جی جاتا ہے فر عاشق	نہیں تا اجل ہی مرگ کا کچھ غم نہیں کرنا

بزرگ ندو آہ سر و جہٹ پہچانا جاتا ہے	ہنر مند بد و ن بد و ن میں چھپ کر ہی سرور عاشق
-------------------------------------	---

پہلے جس کا قفل ہوا اندا حد ہی سرورق	اگر مٹا لہ دقت و وحدت کا سرور ہر ورق
در بفل لکھ لکھ کے رکھتے ہیں تازی ورق	خوشنویسان محبت نسخہ توحید کا
جب کتا جسم کے ہو جائیگے انہر ورق	تیری دفتر کا بگر جائیگا ساما انتظام
خود ہی وحدت کی اسکے ہر جھجکا ہر ورق	بتا پتا دفتر وحدت ہی اس گلزار کا
راندن کیا لگا آخر انگرا لدا کر ورق	گہر میں کیوں آتے کتابیں جمع کر لیتا ہے ورق
نامہ اعمال کی دہو و بچھتم تر ورق	صفحہ دل کی تو رو رو کر سیاہی دور کر
اگر کے جا پہنچتے تیری نامہ گرو فیہ ورق	خاکلا ری کے مضامین لکھ لکھ مانڈ گیا
ابناک جس کو نہیں بکا کیسے ہر ورق	علم وحدت کا عجیب سینہ سینہ علم سے
کھوئی کاتب لکھ نہیں سکتا ہی ہر ورق	کوئی سالک ستارہ نہ بنا پاتا نہیں

محو دنیا کا نہیں خط سیر میری حریصی
جب تک کہ روئے گس خم میں کئے سروں

جہاں تے ہیں اُسکو مردان خدا سحر و جادو

حمد میں کہے ہیں جتنی تو نے میری سحر و جادو

رہو امی مرد خاں خفت سحر طاق

رہو قایم بعد روزِ ميثاق

بنائو سینہ اپنا سنگ چخماق

بانوار آہی سینہ براق

سدا جانا زبان ماند عشاق

کہ راضی ہو میری مت سحر طاق

حسنا ہر ایک کا کرو ال میاق

یہ آخر ماندہ کیوں کہی میں اور باق

جو کہی خلق سے نیک اپنا اخلاق

تعمیم و تکریم و عاشق

تھا کہے نور کا ہو جسے انور

علق کا ہو دنیا میں شتاق

نہ پہر تو بار ہے جو کہ چکا ہے

لگا دلہن نفی اثبات کی جوٹ

سیاہی سارنی ہجائی تو ہو جائے

بشق حق دلہن لہ کیا کر

و عبادت کر عبادت کر عبادت

بیکہ دمی کج سب کا لینا دینا

تجھے رحمت کا کہ کافی ہو مکہ

یہ نہ انداز سحر طاق

ہر اک چندہ سیریل امیر اندہ حق

نہر دل باہی و نہر مطلع فیض

روایف

تو انکے آئیں سے یا سحر و جادو

تجھے دید بگا تیرا رزق رزاق

ک

دکھانا تہا جو ایک ایک دم چھینا نہ رنگ

کیسی لگا رہی ہی رنگت کی کچلا رنگ

ہو اب ماندہ رنگین نے و دکھایا رنگ

ہی رات دن میں بدلتا زمانہ کیا کیا رنگ

ہزاروں گل ہیں گلستان ہر رنگین

کبھی نہ کیا تہا جو ابتدا میری سستی سے

نہ وہ سفید نمی سرخی ہو اور نہ وہ ندی	نہ اگلاؤ ہنگ ہے موجود اور نہ ہنگارنگ
نہ پہلی صورتیں اس دم دکھائی دیتی ہیں	نہ پہلا لفت نظر آتا ہے نہ پہلا رنگ
کبھی ہر غنچہ کبھی بھول اور کبھی ہل ہے	بدلتا رہتا ہے اس بلخ کا جیشہ رنگ

مصطلح

ہزاروں گرجہ کئی ہین حد پیدا رنگ	گر ہر رنگ محبت کا سب سے اچھا رنگ
نہو او ہنگ کی رنگت پہ بابل امر نازان	کہ جو ہی جاتا ہے آخر کھواسکا پیکارنگ
ہر ایک ہنگ میں کہنا درست و ہنگارنگ	ہر ایک رنگ میں کہلانا اپنا پورا رنگ
گر اپنی جامہ کو رنگین برنگ یک رنگی	کہ ساری رنگین ہی سرخ یہ ایکلا رنگ
دورنگی چوڑے کے یک رنگ ستو بنجاؤ	کہ ششخص حضرت رنگیرنگ کو دگنا رنگ
نسل سہ سحر و لیکر چشم عبرت دیکھ	ہی اس بمانہ کی نیرنگیوں کا جیسا رنگ
ہر قسم قسم کی گلزار بنے بہتی ہیں	طرح طرح کے نظار ہیں غنچہ رنگ
لباس طائر و باطن کو ایسی دگرنگت	کہ اتر ہی بہرہ قیامت تہا نہ بختہ رنگ

گزر ہی جائیگا جسم بہار کا موسم
نظر آئیگا سرور و ذہاد ایسا رنگ

اپنی دکاندستی میں بیکہ ہو یا رنگ	وان گزر جائیگی گزر کا یہ دو چار رنگ
ہر کبھی اپنا غم اسکو اور کبھی فکر عیال	نہ مگر اپنی ہی سرور و دنیا و رنگ
انغم کی چاروں کی سے یہ عاجز کر	کسے، مگر خیر بہ نفس گناہ چار رنگ
آجکل موسم بدلجا ہنگا آئیگی بہار	بہتی ہے وقت خزان کہیں لیب رنگ
بخش دولت یعنی دینی میں گزرنا ہنگ	خاندانہ کی ایک گور اپنا مگر نہا رنگ

منہ سے مت کرنگدستی کی شکایت بار بار

اس پریشانی کو چھوٹا کر نہ لے تنگ

مطلع

حرص کا انسان کو رکھتا ہے سدا از تنگ
اس طرح جنس محبت اس میں اہل کر کے
کہوتا ہے اپنی حق کے رو برو دست دعا
آفر اور جا میں ہے ہر ایک کو تنگی نصیب
اسکی بیماری کا آدن فیصلہ ہو جائیگا
حق کی حجت ایک دم اس میں سما سکتی نہیں

ایسی بیماری ہے ہر وقت یہ بیمار تنگ
تنگدل ہے کہ سو اگر ہیں اور باز تنگ
بندہ ہو جائے جب عاجز بہت ناچار تنگ
ہو کے تنگ آتا ہے بیمار جانے آخر کار تنگ
کاٹ لیگا چار دن تنگی کر یہ بیمار تنگ
استدرہ میں گونظام کے درو دیوار تنگ

فضل یزدانی سے رکھتا ہے فراخی کی امید

رہ نہیں سکتا کہی یہ سہرور ناوار تنگ

ہر ایک چیز سے بھری ذات کبیرا نزدیک
لیپکا لیکو جو رکھ لیگ ملنی کی خوش
وہ گہر میں پالیا جسکی تلاش تھی گہر گہر
غیر رو دنیا سے جو دور دور بہا گتا ہے
وہ دور سے لے جایگا کوٹھڑے آخر

ہر ایک وقت ہے پاس اور ہر ایک چیز نزدیک
جو اسکو دھونڈنے جائیگا پائے گا نزدیک
یہ جسکو دور سمجھتا تھا مل گیا نزدیک
وہ رہتا تھا ناقہ الہ کے ہی سدا نزدیک
لیپکا جسکو زما نہیں مدعا نزدیک

مطلع

سمجھو ذات الہی کو دانا نزدیک
ہمیشہ رہتی ہے نزدیک زندگی کے مرگ
بہا و حرص و طمع سے ہمیشہ دور رہو

کہ شاد و گم سہی ہر وقت ہے خدا نزدیک
اس ابتدا کی ہر شرف انتہا نزدیک
کہ آنے ہائے تیر کی کوئی طمان نزدیک

تیری بدن سے کھجائی کی یہ جان جدم	ذرا نہ ٹھہرنے کے اس وقت تو باز دیک
کوئی نہ کہہ سکا بار و گزیری صورت	نہ یار آئین کا آسین نہ آئنا نزدیک

اجل کو دور تصور نہ کرنا امر سو
کہ آج کل ہے وہ موقع پہنچ گیا نزدیک

گرو خضر اس قدر کس پت پر خاک	مجا سیکے نہیں جنت تک پاک
خدا کی بندگی کرتا نہیں ہے	نہ رکتا ہے یہ انسان بیباک
گرو مٹے منزل مقصود کیونکر	کہ چالین الٹی جتا ہے یہ جالاک
کیا کرتا ہے نادانی کی باتیں	یہ نہ نادان یا وجود فہم اور لک
یقین ہی اس پہ سب کمال میں پرک	گر اپنی دلکا دی کہی کہوں کو چاک
یہ کہوں کہتا نہیں حال دل نہ	خدا کی رو برو یا چشم نہ ملک
رہا تو کہی کیون ذنی کی خاطر	پریشان خاطر و دلگیر و غمناک
صفا کر ایسا رستہ عاقبت کلا	کہ رہ جاتی نہ باقی خار و خاشاک
زمین پر کہہ چکی گرو میں ہمیشہ	کہ جہاں جا میں تیری عظمت پہ غلام
تجھے مسک کہیں گے لوگ سدا	طبیعت میں اگر کہیگا اس کا
جو ہو بعض تعصب دل ہو کر دوسرے	نہ پہنچیں دل ہی جہم و سفاک

رویف	کلاہ سرد و زمی نامک اسے سرور
ل	ہی زربا جیسے سر پر تاج لولاک

گلشنِ بیابان اگر نہ رہا پہل پہل	باپا ہنرنگ انہی گل کی تپتا پہل پہل
پایا اپنا گل اسے بس اسو گلزار سے	اسکے بدل جتنے لکھن کا دھنڈا پہل پہل

<p> کہ چھوٹے منزل مقصد پہنچا غرض کہ حال سیرا خیر حال کہ کام آؤ تیری دودھ بڑا مال نہو بیگانا تیرا دنیا میں اک مال بہک کا سجدہ میں گرویت وال کہ میں کسری ہوئی اسکے پڑ مال یہ قمر اسدی تاج اجلال کہاں رستم چاند اور کہاں زلال کوئی دن یا مہینہ یا کوئی سال کہ ہو گا حلال سے ابتر تیرا مال زبان ہو جائیگی نہر تیرا مال نہر اردن لے لے اور لا کہوں چال </p>	<p> بشہر اور طرقتا ایسی چلی چال غم ماضی و استقبال کر دور بدر آخرت ہیچ اپنی دولت یہ نہر اپن اگر دل سیر کر دور لطف بنکر اطاعت میں کہرا ہو اُڑی کیونکر باوج معرفت دل کوئی دیکھ لے ہر ایسر فراز کہاں اسکندر اور داریا دولت پہلے دھرم ہنسا ہر جہس کو ہی تجھ پر آیا لا ایک روز یہ آنکھیں دیکھنی سیر عاری ہو گئی تو سو تا ہو گا اور آبا کرینگے </p>
---	---

<p> م </p>	<p> ہر گاہ خدا ہے حال مطلوب نڈیگا کام ایسر و روانہ خال </p>	<p> ردیف </p>
----------------------------------	--	-------------------------------------

<p> کہ ابد کا سمجھتا ہوں سب سے بہتر کام کہ پائی خوبی سے انجام انتہا پر کام نکالتا ہوں ہمیشہ بقوت زر کام ہی زندگی کا بہت سخت اور پتھر کام نزلے دنیا میں ہے جو میں آج گھر کام </p>	<p> اگر تو کام کا بندہ ہی ہر گھڑی کر کام ہر ایک کام میں کرسی ایسی پہلے سے فقیر محسوسیتا ہی مطلب زر دلا غریزہ حق کی عبادت بہت ہی مشکل نئی نئی میں زمانہ میں نفع اب جاری </p>
--	---

اسی کو سب سمجھنا چاہیے کہ کام کی وقت	سنواری دلی محبت تیری کیسر کام
علاؤ سب میں تیری دیمدم ترنی ہے	میں بڑھتی جاتے تیری دن برابر کام
اجیر خاتمہ ہو جائیگا تیرا لیکن	نہوئی تیری ضرورت کے ہرگز آخر کام
خدا کی بندگی کا اپنا نفس سرکش سے	اگر تو بندہ حق ہو تو لے برابر کام
رکھ اپنی کاموں میں نام پھر خبر داری	بہاؤ اجل ہے جو بائیں سار ابر کام
بہر و سوان آتی ہے چاہئے تجھ کو	
خدا سنواریگا از خود ہی تیری سرو کام	

قیام تھا تیرا ہلکے کمان میں معلوم	اب آگیا ہے تیرا زبان میں معلوم
جو کیا بولا ہو آدمی معاویہ	کہ جسکو اناسی پورا حق تعالیٰ معلوم
نہ پہلے کی خبر تو کہہ اس فرکو	جہاں جائیگا وہ پہلے کی میں معلوم
کہا نسو آؤ میں یہ فانی خدا تھا	کہا نکو جاتی میں یہ کاوان میں معلوم
کہاں ہو سخت سلیمان تاج سکند	کہاں ہو تیرا شیران میں معلوم

مطلع

کہہ کر تیرا جانی میں معلوم	یہ فاک رتی ہر کی کہا میں معلوم
میرے گا کون گھڑی تیرے بزمہ کون	کیسے غیب کا پستان میں معلوم
یہ بندہ ذرا الہی کیو سطح دم بھر	یہاں کیوں نہیں اپنی زبان میں معلوم
کہہ کر میں خدا جانا ہوش کے	اور عقل جاتی رہی ہو کہا میں معلوم
غیر و وحدت و کثرت کا کیسے سمجھ	کہ جسکا اہل زبان میں معلوم
نہ اس کے پرچہ واقف کوئی درشت	کسی شکر کو یہ راز میں معلوم

تم آج حال کی حالت میں خوش رہو سرور
کہ کل کا حال کسی کو میان نہیں معلوم

غریب و دنیا کا بیغادہ ہو کہا نا غم
کہ اپنی فکر کہ ہوتیری فکر دنیا کو
غریب و دنیا میں کم نہ بنا اور بہت
ہر ایک طرح کا غم کہا کو جان غمکین کو
رہا ہمیشہ ہی روتا بہ بندہ غمکین
جب اس کی روزی کا مقصود آج اور ہے
غم عیاں خوجی جیتو جی چوڑا لینا
چوٹی نصیب ہے خوش نصیب کے آخر
فرانسی نکل سوتی ہو حق کے بندوں کو
خدا کیو اسطر اس غم ہو جان بجا لینا

کہ ہر ٹہکانے سے اسکا ہی نہ ٹہکانا غم
غم اپنا کہا کہ میرا کہا ہی سب زمانہ غم
گھٹانا اسکی خوشی و بہدم بڑانا غم
لگانا دینا بہر حیلہ و بہانا غم
گینا نہ دل سے کبھی اسکے بہہ پڑنا غم
بہر اسکا کہے کہا تا ہی مرد و دانا غم
انیر گور میں لیکر نہ انکا جانا غم
بوقت غم ہی نصیبت ہی جسے جانا غم
خوشی عیش و بہت کا ہو خزانہ غم
نہ مینا خون جگر پنا اور نہ کہا نا غم

کبھی نہ ہو گا کسی غم میں مبتلا سرور
اگر خدا ہی کا رکھے کوئی ٹکایہ غم

رو راستی ہو رہا مت قدم
بہا و دنیا کا کہہ تہر سر پہ بار
نہ تم ایسا رکھ راہ اخلاص پر
تم نام حق صفحہ دل پہ کر
درا کہو لگا اپنی آنکھوں کو دیکھ

ہو باقی تیرا جنتکام میں دم
کہ گردن رہی تیری سجد میں خم
کہ دو نو قدم اسجگہ جا میں جم
انکوں کر کہ سر اپنا مثل قلم
عیان حق کا جلوہ بدیر و دم

گزارا اپنے دن عمر کے چند روز	باخلاق و ادب و لطف و کرم
مسطح	
<p>نہ کہل میں کچھ مال دولت کا ہم خبردار دنیا کی خاطر نہ ہو کہاں بندہ مولیٰ کا پابند ہے مین دنیا و فانی کی سب لذتیں یہ بندہ خدا کا گنہگار ہو نہ آئینگی بار و کرشتہ تک تجھے ہر دم اسی اہل دم چاہی نکر فکر و اندیشہ اولاد کا کہ ان نسب کو اک و زچہ ہو گیا تو</p>	<p>لو میں تجھ کو کب میں باک نہ کم مقید بزندان رنج و الم برنجیر دینار و دوام و دم بظاہر لذت و باطن میں ہم ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم مگرے جو ساز و جاک عدم توجہ بدل اور نظیر برقم نہ ہی حال کا غم جو درک غم بصد حسرت و درد و رنج و الم</p>
ردیف	<p>سب ہوئے رہینگے زمانہ کو کام نہونگے مگر سرور اہوقت ہم</p>
<p>فقط اہم میں جو چاہیں جناب کبیر کر دینا جب آئین فضل کرنے پہ بندہ چاہتا روا کر دینا اگر چاہیں وہ خالق ذرہ کو شمس الضحیٰ کر دینا کرین جاری نہاد وین قدام فیض ایک قطرہ وہ پہنچائیں فلک پر پر لگا کر سورجی پر کو عجب کیا ہے اگر مردان حق اہل نظر بند</p>	<p>کہ کو شاہ کر دین شاہ کو نور گدا کر دین فقیر بنو کو تطف گنج بے بہا کر دین نہ تو کو نور کر مت بدرا لہجی کر دین بنا دین خاک کو اسیر و سر کس جلا کر دین جس کو ایک دم میں شکل ملا کر دین فقط لطر و نہیں خاک خاک ان کہینا کو</p>

<p>اٹھاویں سہری کے آئینہ سبز کا کلفت کا رہیں گون جہاں گروم نوجو جہر آئین کرین مشک کشائی وقت مشکل اہل شکل کی بسکساری ہر دنیا میں نصیب کی حقیقت خدا کا وصل پائیں جو کہ ہون مجھ و دنیا سے</p>	<p>باب محنت دل کی کدو کو صفا کر دین جب آئین میں نہ چلائی وہ اک مختصر ہوا کر دین جنہیں محتاج پائیں انکا پورا مدعا کر دین خدا کا حق جو سہری نندگان حق ادا کر دین ملین حق سہری باطل کو جو حق سہرہ جلا کر دین</p>
--	---

باوصاف خدا موصوف انسان ہیں ہی تھرو
 برائی جو کوئی اُسے کرے اُس کا بہلا کر دین

<p>سب کو ہی اس دار فانی میں بقا و چارون چھوٹ جائینگے یہ آخر اسیران جہان بادشاہان زمانہ و الیہان مملکت دوست اس دنیا کے و دشمن چارون و دنیا سہری و دو چارون کے واسطے یہ سہری باغ</p>	<p>باوشہ دو چارون ہر اور گدا و چارون رہ کے اس عالم بلامین مبتلا و چارون جائینگے سب نو تین اپنی بجا و چارون اور فقط یہہ آشتنا ہیں آشتنا و چارون گلشن عالم کو ہی نشو و نما دو چارون</p>
--	---

مطلع

<p>عمر کے باقی جو ہیں ابھی چارون چھوڑ دی اتنی فانی لذتیں و تہنہ خیر خوش بیگانہ بہلا دینگر تجھے مرنے کے بعد جان اس ننگانی میں غنیمت جان کے کٹ سکے سطح کا شاپنا زمانہ چند و عمر کے دن کرے کچھ زیادہ اگر کر سکتا ہی</p>	<p>بہیل میں کر دیکھا ضایع وہ ہی کیا و چارون ذوق و شوق حق سہری حاصل فراد و چارون ان رہیگا باقی کچھ کچھ مذکراد و چارون جس سطح دو چار تین گزیرین یاد و چارون خیر سہری گزیرین سکین اپنی لہنگا و چارون ہی بڑا سکتا اگر اُسپر بڑا و چارون</p>
---	--

وقت ہی محنت کا کر محنت خدا کی واسطے	کام کر کے اب ہی توقع کام کا دو چار دن
سینکڑوں برس کا استحکام کیونکر آتی تو	ہی قیام اس داغانی میں تیرا دو چار دن
بے خبر تواتر سے خواب غفلت میں رہا	اب تو ہو بیدار وقت اٹھا دو چار دن

مست کرو کچھ کام ایسے سرور غیر از بندگی	
زندگی باقی بگور کہے خدا دو چار دن	

خدا کے نام سے نام اپنا ایسا کر روشن	ہو جیسے نیر خورشید ہر سحر روشن
بنور شمع محبت کو اپنا گھر روشن	کہ جس نے دیکھنے والوں کی ہو نظر روشن
ابھی سے خانہ تادیک گور کر روشن	کہ تیری جانتے سے اول ہو تیرا گھر روشن
یہہ خاک بندہ بیکار و بیکس و گنہگار	ہو اسی فضل سے کس قدر روشن
پناہی فوری نہی کیا آفتاب عالم تاب	ہو اہی پانی کے قطرہ سی کیا گھر روشن
غریب و وقت ستاوت ہمیشہ رہتا ہی	سخی کا چہرہ تاباں شکل زرد روشن
جلا کے سینے کو روشن کر کہ ہو اس سے	ہر ایک نفع جگہ صورت قمر روشن
وہ نور فیض کا کر اپنی ذات ہی جاوے	کہ ہو دی سارا زمانہ ہر اوہر روشن
نفع کی طرح ہو پروانہ جلوہ گرشب کو	اگر ہوں جگہ نون کی مانند ایسے روشن
بیشیر ہو ہون کو دنیا کے باغ فرین اگر	گلون کو دیکھ کے کرو سر نظر روشن

نظر نہ آئیگی کیا تجھ کو صحت و دلدار	
ہو دل کا آئینہ صرور تیرا اگر روشن	
غریب و کونسی ہستی پناہ لے	ہی و مرجانی لاندہ نادان
یہہ نہا کیا چیز اس ہستی ہی پہلے	کہا کرتا تھا اس کو کون انسان

نہ کان اسکے کہی نہی اور نہ کہیں	نہ گویا تہی زبان گوہر افشان
نہ کچھ پہچان اس ناوان کو تہی	نہ نہا کچھ جانتا بہ بندہ انجان
خدا نے اسکو اب انسان بنایا	کیا موجود سب ہستی کا سامان
بناکر اسکو اک مٹی کا پتلا	تو پہچان میں اسکے والدی جان
کہہ بندہ بغیر از بندگی کار	ہر کب اسکو پہلا یہ بتا شایان
بہر و سا کیا ہو اسکی زندگی کا	کہہ دور و روز کا دنیا میں مہمان

مطلع

فقط حق کو سمجھ اپنا گہبان	بہر وقت و بہر حال بہر آن
پہرا کرتا ہی کیوں دنیا کی خاطر	پریشان خاطر و غمگین و حیران
خدا کا حکم اسی ایل سلامت	بدل تسلیم کراد رہیں سلمان
خدا کے دہری اپنی چشم تر شری	گہر و سابل شکل ابریزان
گرا مری ناستکہ شکرانہ کا سجدہ	خداوند جہان کا مان احسان
نہ کہا چکر زمانہ میں نہ گہرا	ہو وقت گردش گزرون گردان
کہ وہ ہشتا ایک حالت پر ہمیں ہے	ہمیشہ انقلاب دور دوران

رویف

بنا اس حمد سے الحمد للہ
یہ سرفورسہ گروہ حمد خوانان

و

کوئی دن بہتان عالم کا تھا دیکھ نہ لو
پیار رکھو اسے جسکے حق کا بار دیکھ نہ لو
دیکھ نہ لو صورت سحر حق صورت تصویر کر

کاش ہستی میں کیا حق ہے گہرا دیکھ نہ لو
دیکھ نہ لو جسکو جبکہ صورت پورا دیکھ نہ لو
نفس خفا شریک ہے حق یا نقشہ دیکھ نہ لو

<p>سینے کے آئینہ سب کچھ نظر آجائے گا دیکھنا چاہتی ہو گرواحد کی وحدت کا وجود برتو افکن بحر پر ہر پہر وہ روشن آفتاب ہر جگہ موجود ہے وہ موجد ایجاد خلق</p>	<p>دیکھ لو جو دیکھنا ہی میری مسمیٰ دیکھ لو جلوہ گر ہر جا سو کثرت کا جلوہ دیکھ لو قطرہ قطرہ دیکھ لو اور ذرہ ذرہ دیکھ لو کوچہ کوچہ خانہ خانہ گوشہ گوشہ دیکھ لو</p>
<h3>مطلع</h3>	
<p>لفظ لفظ و حرف حرف نقطہ نقطہ دیکھ لو دشمنی اور دوستی پر کچھ نہ کہو انحصار جلوہ حق کو نہ سمجھو دیدہ دل سے یہاں غیر کے گہر نہ نہو نہ فیہر جاؤ اس دلدار کو رد برداران کو کچھ سمجھنا ہی صبح و شام</p>	<p>دوستی ہر پہر لکھا ہوا کیا دیکھ لو آؤ پیش ہر آدمی سے اسکو جیسا دیکھ لو آنکھیں کھولو جس جگہ چاہو چکنا دیکھ لو پہلے اپنی گہرائی کا رنگ دیکھ لو قادر مطلق کی قدرت کا تماشا دیکھ لو</p>
<p>کسی گہر پر نجاؤ اور نہ گہر کا کسی در کو گہر بازی میں جاری ایسا کہو دیکھ لو شمع روشن کرو حسن عمل کی کوہ کی خاطر خدا نے آدمی تجھ کو بنایا آبر و بخشی طاعت کا بہت پیرا ہی ستہ سین پہلو سے بنان سنگدل کی شکل مت دیکھو مسلمانو اگر خالق ہی خلقت کو تصومت کر رہا ہے</p>	<p>پکارو وقت شکل حضرت خلاق الکریم کو کہہ کر دیو ایر کو آبر و نام دم مند کو کہو ابلا چلنے بندگی سے واسی گہر کو کیا روشن باور حقیقت تیری جو ہر کو بناؤ رہنما انہا کسی اچھی سے رہبر کو کہو اپنے خدا کی بندگی مت پوچھو چہر کو سمجھو قوم بد انصوب سے اس کے مصو کو</p>

مطلع

<p>مجت کے اگر گنجائیں پر انسان بڑے کو خزانہ خاکی کا نصیب خاکساران ہے بجز قسمت کہاں کامل ذریعہ کام دیتا ہے خدا اپنے عرفان کے خزانے جگہ بخشتی ہیں</p>	<p>زمین سے چٹ بول شوق میں اڑھائی دو پر کو نہیں غبارِ موت کہہ بھی چھل گیا اگر کو کہ لایا خضر پارسا آبِ جیوان سے سکندر کو نہ دولت کو وہ دولت جانتی ہیں اور زندگی کو</p>
---	---

وہرو خاکِ مدامت پر چین اور کر بوجھ کر کو
بھراب عبادت رکھو سرورِ سنگین ہر کو

<p>خدا کا بندہ سالک سے رستہ پوچھو نہر ایک وقت رہو مستعد عبادت پر مسیحیہ میں مکنت وحدت کہی نہ آئیگا</p>	<p>اُسی سے منزل مقصود کا پتا پوچھو نہ وقت فجر کا پوچھو نہ ظہر کا پوچھو موجودن سے غریزہ ہمت سے پوچھو</p>
--	---

مطلع

<p>گیسے در و محبت کی مت دوا پوچھو کرو نہ گفتگو دنیا کے اہل عرفان سے ہر کون سیت پناہ میں یہ بندہ ناو ن نہ ابتدا کا ٹھکانا نہ انتہا کا ہے خدا کے بندو کا شاید ہمیں نشان سچا ہے جو چیز نکتے کی ہے وہ شوق سے مانگو جو ذوق شوق محبت میں مست رہتی ہیں وہ چاہے زندہ کری یا کہ قتل کرو اسے</p>	<p>تم اہل در و می اسکا معالجہ پوچھو خدا کے بندوں جب پوچھو تم خدا پوچھو سزائے و کھل کے اس سے یہ ماجرا پوچھو ہر ایسے خاک کو تلو کی اصل کیا پوچھو کرو تلاش زمانہ میں جابجا پوچھو جو بات پوچھنی کی ہے وہ بر ملا پوچھو انہیں سے ذکر الہی کا ذائقہ پوچھو تم اسکا کوئی سبب و ذمہ ماجرا پوچھو</p>
--	---

جب ایک مل گیا ہے پوچھو مکو ای سرو

اُسی پہ ٹھہری رہو بہر نہ دوسرا پوچھو

عاضہ و ناظر ہی تیرے روبرو

حق تجھے فی الفور دکھلایگا

جستجو کر جستجو کر جستجو

رکھ نہ کچھ دل میں بجز حق آرزو

نیک و بد سب رکھ ہمیشہ نیک

ناکہ تیرا ہی ہو کوئی عہد

تا ہو برباد تیرنی آرزو

ایک سو سو جملہ گرنے چار سو

جا بجا خانہ بجا نہ کو بکو

انک اپنے حق سہو دل آرزو

رو برو خالق کے ہو کر مہر خرو

وہو تو اسہنیے ناپید اعمال کو

فکر ہو دل میں بیان پر ذکر ہو

نا امید امی بندہ عانی کہو

تیری بخشش کی سند لفظ

جسے بنجائی زبان ہر ایک

میں

وہو نہ تا پہرہا ہی جسکو چار سو

کہو کار انگین اگر دیکھ لگا تو

پایگا کب گنج عرفان فی تلاش

مل کیسے ہی غیر از ذات حق

بندہ حق ہی اگر ای نیک نام

دل سے تو دشمن کیسے کا ہی بن

رکھ تعلق خاک سے ای خاکسار

سب گہری ایک ہی روشن چراغ

مت پر و مار طبع کے مت پر

غیر کے در پر نہ جا کر سوال

جانا اس دنیا سے امی نامہ سیاہ

آج آب دیدہ نمناک سے

ظاہر و باطن رہو مشغول حق

خالق الہی کی بخشش سے ہو

کیونکہ کبھی ہے کلام مدین

ایسی محویت سے کر ذکر خدا

میں

فضل ربانی سے یہ کب ہے بعید

بخشتے دولت سرور بنا داری کو

مٹھو مٹھو وحی کو زمین پر نہ آسمان ہونڈو
یہاں ہی ہو گا کئی شہ میں نہاں ہونڈو
جہاں سے آ رہے تھے وہاں ہونڈو
تہاں ہی پر وہ دل میں ہو دیا ہونڈو
وہ کہانی دیتا ہو وہ چاند صفا مطلع
اُسکی نام سے روشن کرونگیں اپنا
خدا کی حاضر و ناظر کو تم کہاں دیکھو
انہیں گلہ نہیں ہر گل ہو گا دیکھو کشن کو
پتلا لگاؤ لگاؤ سولہ جانان کا
جہاں میں کوچہ بکوچہ اُسے تلاش کرو

خدا کو اسی خدا کی کے درمیان ہونڈو
تلاش کہہ میں کرو اپنا ہی مکان ہونڈو
پھر سچا کہہ کا جہاں گئے نشان ہونڈو
جہاں کے گرو تے سلیم میری جان ہونڈو
تم اپنی آنکھیں دراکھو لو درمیان ہونڈو
اُسی نشان سے پناہ پاؤ و نشان ہونڈو
جو ہر جگہ ہے ہر حاضر اُسی کہاں ہونڈو
ہم چمن کی کر و سیر بوسان ہونڈو
قدم اٹھاؤ یہاں ہونڈو اور وہاں ہونڈو
تمام دنیا میں کہہ کہہ رکھاں ہونڈو

رولیف

کرو تلاش میں غفلت نہ ایک دم سرور
تم اوسکو ڈھونڈو کہ جتنا ہر زمان ہونڈو

خلوص دل سے کری بندگی اگر بندہ
نہ مال پہ میں لیجا لگا نہ زر بندہ
نہ ہونے حضرت مولا کو خطہ بہر بندہ
پہر لگا کئے دنیا میں در بدر بندہ
کیون اپنی اصل پہ کہتا نہیں نظر بندہ
کر لگا ایک ہی دو نہیں جب سفر بندہ

خدا کے بندو نہیں ہو جائی مابو بندہ
غریب و دنیا سے جائیگا جب گز بندہ
خدا کی بندگی پر باندہ ہے کمر بندہ
خدا کے در سے پہلا جائیگا کہ ہر تھو
گھر سے آنکھوں سے مغدور ہے بصر بندہ
یہاں پہ بیٹھا ہے کیسے نہاں کہہ بندہ

خدا سرائے جو بند ہوئی بندہ مانگتا ہی گری اگر زمین پر ہوا کے سد سے گری نہ عجز تو پہ کیا کری یہ بندہ زار بغیر انگڑی ہی دیتا ہے وہ خدا کی کم خدا کو چہوڑ کے ہوتا ہی بندہ و نما محتاج خدا کے سامنے پہیلگا تاہم حاجت کے سرائی دہر سے چل دیگا فافا سارا	کہ ہی خدا ہی کے در کا فقیر نہ بندہ اڑی باوج کر مہٹ لگا کے پر بندہ ضعیف کتنا ہی عاجز ہی کس قدر بندہ ہمیشہ کر لے ہی کیوں اتنا شور و سر بندہ یہہ کیسا عقل سے خالی ہی بیخبر بندہ خدا کے روبرو جا کر ہکا ہی سر بندہ کوئی نہ آئینگا ہر اسم کہہ نظر بندہ
---	---

کہ ایسا بندہ نہ ہو خلق و محبت ہی سرور کہ تجھ کو یاد کر کے بعد مرگ پر بندہ	
--	--

خدا پر رکھتا ہی ہر حسب یقین تکیہ فقیر مولیٰ کے معانہ بدوش تہی بین وہ بیٹھہ جلتے ہیں جیجا یہ پر ہر بین نہ فروش کی ہی ضرورت نہ جیتا قالین نہ بالا خانہ کی خوشن آرزو گھر کی عجب ہے حسب حق کا بھر سا باطل پر مکان عالم فانی ہے ایسا بے بنیاد اپنی مال پر زکوٰۃ سلی حسب مال پیادہ پرتے ہیں کوچ و زبرد بو لوگ پکڑ کے تجھ کو اٹھا دینگے جبکہ مسند سے	کہ اسکا حق کے سوا کوئی ہی نہیں تکیہ نہ الکا کوئی مکان ہی نہ ہو کہین تکیہ وہین مقام بنا لیتو میں وہین تکیہ نہ چاہتے ہیں ہمسند نہ نامہ میں تکیہ کہ کامی آنگر ایسے ہو غلط زمین تکیہ غضب ہے دنیا پر کرے گراہل میں تکیہ کہ اسپہ کر ہیں کتنا کوئی کہین تکیہ نہ اپنی حسن نہ بانہ ہی کوئی حسین تکیہ لگا کے بیٹھے ہو کل بہشت زمین تکیہ سنبھال لیگا کوئی دشت میں تکیہ
--	--

ہوگا بندوں کا محتاج دارد نیلین	اگر خدا ہی پر رکھی یہ کمترین تکیہ
گزرنے والا زمانہ ہے عمر کا اسپر	نہ کر کے بیٹھنا ای سرور خیرین تکیہ
<p>ہمیشہ جس کا کہتا ہی خداوندِ جہان پر نہیں کہتی کہی عشق کا چشمِ خوشنما پر جوں پرودہ بل پر کیا ضرورت، وہاں پرودہ زمانہ میں نہیں کہتا کسی کا آسمان پرودہ اگر ہی طالبِ یدار کرنی الفور دوارنگو گنہ گزرا ہی کہل کہل کر اگرچہ بندہ صفا وجودِ خلق ہی روشن ہی نورِ خالقِ اکبر بگڑ جائی نہ تیری آبرو ای بندہ خاکی مخصوصاً آج ہی نظیر ایک صورت سے اگرچہ اس کو میں پرودہ باہر ہی عیاں جلوئی</p>	<p>کوئی بدخواہ اس کا کہل سکتا ہی کہتا پرودہ کہ ہو جاتا ہی اس سے پرودہ دل کا عیاں پرودہ بہت تابان ہی یہی کیا فائدہ ہی مہربان پرودہ نہج گلہ ہند اک ڈالتا ہی باغبان پرودہ پڑا رہتا ہی لکھنوی تیری جو ہر زبان پرودہ مگر ستار اسپر ڈالتی ہیں ہر زبان پرودہ مگر کہتا ہی اپنی چشم ہی ہر زبان پرودہ نہ اٹھ جائی نہ شرم و حیا ناگہان پرودہ اگر اٹھ جائی جو امل ہی اس کے درمیان پرودہ یہ ہی منظور اس پرودہ نشین کو ہر زبان پرودہ</p>
<p>پہچان کہہ بے ذوقل میں سرور اسرار وحدت وگرنہ کہول دیگی بو لکھ تیری زبان پرودہ</p>	
<p>بنا اپنی سینہ کو روشن نگینہ خدا کا قصور فقط دلیں کہہ غیبت سے جہنم کی ننگی ہی کیا کرتا ہی سہلے بکے نادان</p>	<p>کہ مانند آئینہ ہو صاف سینہ کہ سینہ بنے معرفت کا خزانہ کوئی دن کوئی سال کوئی مہینہ کسی بندگی میں یہ بندہ کمینہ</p>

<p>کسی سرکہ دوت نہ لانا پو دل پر طمع مت بڑا دار فانی میں اگر بساوا کہ زیر زمین چھوڑ جاؤ حقیقت میں فانی سرکہ ہمارا بہت اونچی منزل ہی قریب خدا کی فقط قبلہ و کعبہ جان اپنی دل کو وہ کیوں غرق گرداب بحر فنا</p>	<p>کسی سرکہ بغض دلیں نہ کہینہ نہ کہہ جمع دولت کا گہرین خزانہ یہہ گنجینہ اوسیم دوزخ کا خزانہ فقط آنا جانا ہی اور مرنا جینا بنا اسکے چڑھ کر کھڑا نہ کرینہ اُسی کو سمجھ اپنا مکہ مدینہ بنائے جو حسن عمل کا سفینہ</p>
<p>رویف</p>	<p>کبھی نہ کہہ ہے دن کا روزی سہرو کبھی نہ کہہ ہے فکر نام شبینہ</p>
<p>کس جگہ تجا وہ عالی خاندان کے رہے جتنے آنے نامدار ان جہان کے رہے اس جی سی اڑ کر جتنی تہ ہے مرغان چین آئی جانیکا ہمیشہ سہتہ جلدی رہا ہم ہی اڑتے ہیں جہان پر ہلو خلق آئی تھی حرص کے ماری عبث پہن رہے ہم جا رہے</p>	<p>جسکے اب نیا سی ہر نام و نشان کے رہے چھوڑ کر اپنا وہ سب ملک مکان کے رہے گر پڑے ساری درخت اور آشیان کے رہے قافلے آتے رہے اور کاروان کے رہے ہم ہی سوئے جا چکے وہ پہلو جہان کے رہے ساتھ بہت لیکے اپنی جہاں جاتے رہے</p>
<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>اب کہاں وہ اپنی ہم جگہ ان جا رہے روز و کہلاتے جو تہ چہ ہر ماہ نہیں نہ کوئی نہیں پانا سیرا ہر مین</p>	<p>مل چو پٹی تہ وہ آج اٹھا کر کہاں جا رہے آمل گشتہ میں اب وہ مہربان جا رہے جو مسافر اس جگہ آروان جاتے رہے</p>

ہو چکا سرور سخنگوئی کا پورا خاتمہ
جب زبان آور مصنف نکتہ دان جاوے

<p>آدمی ہو کر اگر ہو جائے حیوان آدمی آدمی اگرچہ نہ راون آدمی کہلاتی مین آدمی کا ہر فرشتہ نسی بہی اونچا مرتبہ جسم لچا بیگے نور فرشتے جان نخل مر کے طربیت کا یقت کا کر کے سہ سلبے اس اذوق روزی سان بھول پہلے ہی یہ خاک تھا خاک ہے ہر سو گھاٹ اپنی صلیت اس فی الفو آجائے نظر لاکھوں اپنی سانہ لچا بیگے انسان حشر آج جاے جب تلک م آدمی ہے اسکا نام سہرہ کا تہی بن خدا کو دم دو خوش و طیب ملکے کر بندون ہی حق کی چنگی شام و سحر</p>	<p>خاک کا پتلا فقط ہی ایسا ناوان آدمی آدمیت جسمین ہو ہی وصل انسان آدمی فی الحقیقت تھا اغشی کر شایان آدمی دیکھتے رہا بیگے لاکھوں گھبان آدمی ترب حق تک کب پہنچ سکتا ہے اس آدمی رزق کی خاطر پھر کرتا ہے حیران آدمی پہر پہا ہے کونسی غرت پہ نازان آدمی ڈال کر دیکھو اگر سرور گریبان آدمی وقت رحلت سینکڑوں کہا بیگے ارمان آدمی پہر نہیں کہنیکا اسکو کوئی انسان آدمی بندگی کرتے ہیں حق کی جو غلام آدمی ہیں سلا فوین تو ہی اک مسلمان آدمی</p>
--	--

باندہ لچا بیگے کیا سر پہ اس انبار کو
جمع کیوں کرتا ہے سرور اتھر سامان آدمی

<p>برائے باقی رہیگا نہ اور پہلا باقی نہ اولیاء رہی باقی نہ انبیاء باقی یہاں جو آیا ہی حلقہ چاندن بھر</p>	<p>جہان فانی میں ہجائیگا خدا باقی بس ایک گئی وہ ذات کبریا باقی نہ ایک باقی رہیگا نہ دوسرا باقی</p>
--	--

<p>ہمیشہ رہتا ہوں زندہ خضر کی حالت نہ آدمی نہ درخت نہ جن خوش طبع</p>	<p>ہر جگہ نام نہا زمین گیا باقی رہیگا عالم فانی میں اٹھتا باقی</p>
<p>مطلع</p>	
<p>خدا کی آج ہی جتنی ہر کردار باقی حسنا پاک کر ایسا صاحب الدن کا یہ باقی جتنی ہیں دم جا بیکے گریہ ہر ایک شے سے اب پورا نصیفہ کرلو بحال چکی افسوس ار فانی میں خدا سے پوری مرادیں مل جائے گی بہلائی ایسی بہلا کر کرنا نہ میں</p>	<p>کو دینی آئے کل کو فوراً در باقی کہ لینی دینی کی ہو سب صفت باقی بہر ایسے حال میں تجھے پیگے گیا پانی کہ رہ نجا کی کیا کوئی کلا باقی نہ یار باقی ہو اپنا نہ آشنا باقی کہ رہ نجا کی کوئی تیرا مدعا باقی کہ تیری بعد ہی رہیگا وہ بہلا باقی</p>
<p>جہ کالے سجدے میں جتنا کہ ہے اپنا سرور ہم کالے کام میں جب تک ہیں سب و با باقی</p>	
<p>گزری کچھ تکلیف میں یا گزری اچھی زندگی مرگ کا اندیشہ پہر کیا رہ گیا باقی اسے مرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہوں مردہ نہ دل کشتہ تیغ محبت زندہ جاوید ہے ہذا دیکھا آدمی کو کیا نہ وہ روزی سنا زیست ہو وہ زیست جو کھجواچ کی باؤ میں عاشق جا نماز بزرگ سے ڈرتا نہیں</p>	<p>ہر طرح کھجواچ ہی اس آدمی کی زندگی جس کی گنجی عین بی بی میں پوری زندگی کچھ ہی کا زمانہ میں ہر اسکو سکی زندگی کسی ہر قسمت میں ایسی گلیسی زندگی جس نے اپنے فضل سے ہر اسکو بخشی زندگی باقی اسکی کا عدم ہستی ہو فانی زندگی بلکہ اسکو مر نہ دھلے ہو وگنی زندگی</p>

گویا خالق سیر و باد اُس نے اپنی زندگی	بجکل جو میرا چہا ہوا ختم سے چہا
کائنات زندہ ولی کے ساتھ اپنی زندگی	زندہ تار و زقامت اپنا کہہ نیا میں نام
زندگی میں گر گزر جائیگی تیری زندگی	بندہ مقبل کہلائیگا حق کے روبرو

سرو را افسوس صد افسوس تیری حال پر	کہیل میں برابر کوئی تو نے ساری زندگی
-----------------------------------	--------------------------------------

اور کہلی رکھو زبان حمد و ثنا کیواسطے	ہاتھ پہیلانے رہو ہر دم دعا کیواسطے
سرسبز دریاں ال اپنا خدا کیواسطے	کسے رکھتا ہی خوشی اور توبہ کیواسطے
زندگی دکان راز و تجا کے واسطے	عالم ایجاد میں آیا ہی تو اسی خاکسار
کیا مجھ پر ہے یہ نسخہ کیا کیواسطے	خاکساری ہی ہمیشہ سونا بنجاتی ہی خاک
ترک کرو کلی محبت دلربا کے واسطے	پیشانیان کے لہریں الفور کو ہی چنانچہ

مطلع

دوستی کرتی کہ بند و نسب خدا کیواسطے	راضی رکھ خلیفہ کو خالق کی خدا کیواسطے
بے اجل و تار ہی کیون اس ہونا کیواسطے	غم میں کیون دنیا کی خاطر مبتلا ہوا ہی تو
سوچ کر لے ابتدا میں انتہا کیواسطے	فکر کر ہر خدا آغاز میں انجنت ہم کا
ایک دم جسکا دوا ہوا دوا کیواسطے	در و دل کیواسطے ایسا مسیحا کر داس
کہنیا سے پہلا اس بنوا کیواسطے	جای دروازہ پہ خلقت کی خدا کو چھو کر
ایک کافی ہوا اس عاجز گدا کیواسطے	ایک ہی گہر میں ہی امن کیسے الی کر لئے

رات دن دنیا میں دون کے واسطے محنت کرے	ہی ہم شکل سرو و ریدت و پا کے واسطے
---------------------------------------	------------------------------------

<p>بہاگ بندوں اگر قرب خدا چاہتا ہے مل جلے لوگوں سے گرا پنا بھلا چاہتا ہے بندہ باخیز ہی کچھ چیز بنا چاہتا ہے رہنما ان بندوں کی صحبت سے جا چاہتا ہے مبتلا دام مصیبت میں ہو چاہتا ہے جو کوئی حق کی عبادت کا فراموش چاہتا ہے بس کسی روز میں بہتہ قصر گرا چاہتا ہے کام ہوتا ہے وہی جو کہ خدا چاہتا ہے ایسے پیار سے کون اپنی دوا چاہتا ہے افتخار اس سے زیادہ بھلا کیا چاہتا ہے</p>	<p>غیر کو چھوڑا اگر حق کی رضا چاہتا ہے صاف کر عینہ اگر صدق موصفا چاہتا ہے دولت اور مال سے گنجینہ ہر چاہتا ہے جو کہ کوئی حضرت رسولی کو ملا چاہتا ہے سر کوئی دنیا کے بند میں بند چاہتا ہے لذتیں دنیا کی لذت میں بند چاہتا ہے عمر کے کہ کسی جزو دنیا و کھٹنے والی بنویم میں نہ وہ بیکار سے سارے بیکار امور و دین میں حق پیدا کو کوئی چاہتا ہے قرین کہ انہی بندوں میں خدا کا بند</p>
---	---

<p>بہاگ بندوں اگر قرب خدا چاہتا ہے مل جلے لوگوں سے گرا پنا بھلا چاہتا ہے بندہ باخیز ہی کچھ چیز بنا چاہتا ہے رہنما ان بندوں کی صحبت سے جا چاہتا ہے مبتلا دام مصیبت میں ہو چاہتا ہے جو کوئی حق کی عبادت کا فراموش چاہتا ہے بس کسی روز میں بہتہ قصر گرا چاہتا ہے کام ہوتا ہے وہی جو کہ خدا چاہتا ہے ایسے پیار سے کون اپنی دوا چاہتا ہے افتخار اس سے زیادہ بھلا کیا چاہتا ہے</p>	<p>جان لینے کو کبھی موت ہے سرور سر پر دم اخیر اپنا کوئی دم میں ہوا چاہتا ہے سرفراز و بزرگوار الہی استواری ہے بقایم تاج سردار نمی تخت بدستاری ہے ملک مال دولت آج غرت جہنمی ہے اخیران دستان کج ادا کا کچھ ادائی ہے نہ ہو مغرور دولت پر کہ جہنم مال بیکار عجب نقاش ہے جس نے نہ لڑا نقش نگار زمانہ پر خدا کے فضل کا مائل ہے</p>
---	---

مصفارہ صورتہ آجکل کے دستوں کی ہے	مگر باطن میں کیہ تو محبت کی صفائی ہے
غیر و راس بندہ پاچیز کا کون بننا جانا	کہ غرور و خاکساری خاکسار کی بڑائی ہے
وہی ہنسنا ہی قسمت جس کی بد بختی	اگر قرار میں وہ ہوتا ہی نہ مات جس کی آئی ہے

الہی نفس اور شیطان تم سرور پر کرتے ہیں
دو دوائی ہے دو دوائی ہے دو دوائی ہے

نیکلی گئی جن سے غنایب زار جیتے جی	بہلا از خود کہاں چھوڑ گئی دھڑا جیتے جی
یہ جو گڑبڑ جتنے میں کر ڈال ختم ایڑ جیتے جی	کبھی بڑبڑ نہ مرقا کی بیہ کرا جیتے جی
ایسی ہی نہ کہہ طلبہ بغیر از جیتے جی	کیا کائنات نہ کہہ طالب ید جیتے جی
کیا کلام اکرم ہی نہ ہو بیک جیتے جی	نچھرت گرا پڑی ہم دن و چا جیتے جی
حقیقت میں کرمی نچھرت نچھرت جیتے جی	نہیں پاتا رانی جسے دنیا و جیتے جی
دوہا تا ہی چہ شہرہ ستبازان محبت کو	بہت سی بازیان پر چرخ کج و جیتے جی
تو نہ ہی از مسلمان ترک کرتے تعلق کا	اتار دے مرقا کر دے ہی نہ جیتے جی
کوئی ملے نہیں کیا بن زور کج جیتے جی	کوئی دم ہی غنیمت صحیحہ نہ جیتے جی
ابا و امار و مو جھکو مرض ہو لے محبت کا	کچھ نہ کہہ آپ کر لے چا دے ہی جیتے جی

ہر حق الہی جی جی اس و از اپرسان میں سرور ہے
ملا سکونہ کوئی مجھ اسرار جیتے جی

طمع کی کیسی بیماری جی ہاری	کہ جاتی ہی نہیں ہو عمر ساری
ہو کیا کر بنا یہ بندہ زار	گر ڈری نہ پتی یہ نہ ہزاری
اٹھا کر ساتھ کیا لیا لگا وہ	سفر کے وقت لبت اپنی ساری

<p>نہ رہ جا سکا باقی فقر و فاقہ یہ سب کچھ خود بخود ٹوٹیں گے پیوند ہوا و حرص میں ناحق غریزو خدا دیتا ہی ہر فریاد کی داد اگر بندہ ہے تو بندہ خدا کا انکسستی خدا کی بندگی میں رہو شیر و شکر ہر نیک و بد کیسے سہی ترش ہو کر مت بل</p>	<p>نہ تخت و ملک تیج شہنزاری کہ ہوا نازک بہت یہ پشیمانی یہاں پہر تیج خلقت اری تری خدا ہر ایک کی سنتا ہنزاری اودا کر سب حق خدا نگاری بہو اے بی وفا خدمت ماری بخلتی و خوبی و نیکو شعاری جھپٹت رکھتے ہر گز اپنی کہاوی</p>
<p>غفل ایک اور بھی لکھ ایسی سسرور کہ خوش ہو پڑے کے جسکو خلق ساری</p>	
<p>ہمیشہ کو خباب حق میں نزاری عبثت ہو بر خلاف حکم تقدیر جناب حق جو چاہیگا کر یگا جو میں اہل غرض انکا بن دو نہ بلکا ہو کیسے گہر میں جا کر کیا کیا بیہوشی کا تونے یہ کام چلی جاتی ہو خلقت جسطح سہی کر ایسا کام کا نام کہ جس سے کہدورت و لگی وہ دھوڈا تہن</p>	<p>کہ تیری ماہر وہ ہے خاکساری یہ بیچینی تیری اور بقدراری دہی ہو کا جو ہو گا حکم بعدی کہ لا جملہ ہمجان مارو کی یاری کہ اپنی ہی جگہ تہہ ہی بہاری کہ ساری عمر غفلت میں گزری تیری آجائیگی اک وزیر بازی تیری ہر فیض کا چشمہ ہو باری ہر جن آنکھوں کی عادت شاہی</p>

<p>خزان جب ناگہان ہو گئی نمودار کہان اسوقت ببل اور کھانگل</p>	<p>اڑیگی اس چمن کی خاک ساری کجاستان کجا باد بہاری</p>
<p>جو درِ دل سے ناواقف ہو مسرور وہ کیا جانے طریق جان سپاری</p>	
<p>یہلت اس دنیا سو دنیا واجب کجا ہینگے باند کروزیا سو جب ہم اپنا بستر جائینگے جتنے اس دنیا میں آؤ ہین وہ آخر جائینگے حکم رہنوکا ہین فانی سرا سو دہر ہین ایکدن سو وطن جلد نگر سار سو وطن فی الحقیقت جو کہ ہین وارہ حق کے تقیر جمع کیا کر لینگے آخر یہ ہر حصان جہاں خالی آیا تھا جو جس صفت سو خالی جائیگا کار بسو خوف کہا جائینگے مردان خدا یہ ہر حصان جہاں بندگی خاکنی او سخت پختہ ہینگے ولتمند مرینگے قریب دست خالی رسوید نام سر پاشترس</p>	<p>سر پہ اور فکری وہی بارالم و ہرجائینگے لیکے انہما عمل خود اپنی سر پہ جائینگے جتنے پیدا ہو چکے ہین ایدن جائینگے اجکبہ جتنے سو فوہین سفر کر جائینگے آخر الامرائی اپنی گھر سو ہم گھر جائینگے مانگو کو غیر کے گھر پر وہ کو کر جائینگے مانگنے کو گرچہ وہ نادر گھر گھر جائینگے گرچہ دولت آخر اس دنیا میں بہر جائینگے جب گنیہ پکارا ہین یاد آئینگے ڈر جائینگے باند کروزیا سو کیا دنیا سو تھہر جائینگے جب یہاں سب چہور گرنجیدہ زر جائینگے لیکے کیا ہم زور و خالق کے سر جائینگے</p>
<p>م د س</p>	
<p>نہ اولیا سو طلب کر آئیا مانگ نہ آیت یکر مطلق شاسا سو مانگ</p>	<p>ہو تقیر کا طالب بادشا سو مانگ نہ اپنے خویش ہی مانگ نہ اقربا مانگ</p>

	<p>مرا دین اپنے خداوند کبریا سے مانگ جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ</p>	
<p>ہوا و حرص کو زیادہ بڑا کر کیا لیگا یہاں میں آبرو اپنی گنوا کے کیا لیگا</p>	<p>تمام دنیا میں دولت اٹھا کے کیا لیگا کہیں جو مانگنے جا لیگا جا کے کیا لیگا</p>	
	<p>مرا دین اپنے خداوند کبریا سے مانگ جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ</p>	
<p>پتھر نالائق اکبر کے در پر شام و سحر چوٹا بکعبہ مقبوضہ دین و دنیا سے</p>	<p>عذابِ نیر کنسی پر نہ کچھ بہر و بکر اٹھائے ہاتھ بھجرو نیاز و ویدہ تر</p>	
	<p>مرا دین اپنے خداوند کبریا سے مانگ جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ</p>	
<p>نیچے ہو مانگنا مند و نسو محض لاجل مطلبِ آن سے ہر جہل مدعا جہل</p>	<p>کہ ان سے کچھ بھی نہیں سچ و سوا جو بیگنے آپ ہی محتاج اُسے کیا حال</p>	
	<p>مرا دین اپنے خداوند کبریا سے مانگ جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ</p>	
<p>نہیں ہے خیر کی امید جب کسی دگر سے نہ ہی مدد کی توقع کسی یراد سے</p>	<p>نہ آس نہ ٹھوس کے منہ کی ہر کسی سے طلب کر اپنے مطالب خدا اکبر سے</p>	
	<p>مرا دین اپنے خداوند کبریا سے مانگ جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ</p>	
<p>نہ لکھتے جو شہری ابوالفائدہ شہر نہ لکھتے جو شہر ابوالفائدہ شہر</p>		

نامک سے جو حصہ ہوا کا بندہ ہے	اگر تو صابر و شاکر خدا کا بندہ ہے
مرادین اپنی خداوند کبریٰ سے نامک جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے نامک	
بصبر شکر ہودم بخود فغان مت کر وکیل اپنی کو پیش براور ان مت کر	کیسے روبرو راز نہاں عیاں مت کر کیسے منہ سے چٹا کوئی بیان مت کر
مرادین اپنی خداوند کبریٰ سے نامک جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے نامک	
تمام دنیا میں لیتے ہیں ہر مطلب جو وہی ہر حسب طلب طلب	جی بکا تو نہیں بڑی ہر مطلب جو پور کرنا ہر طالب کے ہر مطلب
مرادین اپنی خداوند کبریٰ سے نامک جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے نامک	
طلب کر حق کی حقیقت کا پسند حق سے ہر ایک تہا میں اداوے سدا حق سے	سوالی بن کے تو نامک اپنا مدعا حق سے ہر ایک کام کی خاطر کر التجا حق سے
مرادین اپنی خداوند کبریٰ سے نامک جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے نامک	
ہمت کو کھلے غیورن کے ور پہ جاتا ہے یہ دافع اپنی شرافت کو کیوں لگاتا ہے	اور اپنی حالت تبرا نہیں سنا تا ہے یہ بار سر نہ دہمت کا کیوں اٹھاتا ہے
مرادین اپنی خداوند کبریٰ سے نامک جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے نامک	

کلاشن عالم کو ہر نشو و نما دو چاروں	
مختصین زرارہ امراہ شام و سحر ریگہ باقی ہیں تیری عمر کے دن جبقا	عمر بہر کرتار بادینا کو تو زیروزہ اب تو ویکہ ای بے بصر باطن انکھو نگہ
کھیل بین کرو یکا ضایع وہ بھی کیا دو چاروں	
گاہ مفاسل نام پایا گاہ کہلا یا اسیر پہوڑی اب تو یہ دنی زین قوت اخیر	گاہ تو بزنا و نیامین اگر گاہ پیر گاہ شکوہ ہوڈتا پرتار ہما گاہ شیر
ذوق شوق حق ہو کر حاصل مراد دو چاروں	
راہن خواب نور و آدم ہو تجھ پر حرام تیرے پوچھ کوئی لینے کا بیان نہر تیرا نام	جنکی خاطر جان پر لیتا ہی صدمہ صبح نیام یک قلم ہنر لوگ تجھ کو بھول جائیں گے نام
ہاں تر بیگنا باقی کچھ بچہ نہ کرادو چاروں	
سیاروں و فوٹا میں کر راجع جتن کیران کے جان اس ملک کی بن غلیبت جان کے	نہو محبت ال و دولت کی غبت چھان کے ہاں کہنا میرا مہر و نوا و ان مان کے
جسطرح دو چار تیس گوزین یاد دو چاروں	
نامہ موبیا میں لکھ آباد و خانہ چناروں اکن سکے جسطرح کاٹ اپنا زمانہ چند روز	سب کہہ اپنا تعلق و سبنا چند روز زندگی جب تک ہو کہ ان کے دانہ پنہاروں
خیر سچو کہنگ سیکہ اپنے بھٹا دو چاروں	
نور انچہ خالی کر سکتا ہی یا ہر سنگ عمر کے دن کر کے کچھتہ یادہ اگر کر سکتا ہی	برخلاف حق قدم دہر اگر گھر سنگ مرگ کر آنے سوچا ہر اگر مر سکتا ہے
ہو بڑا سکتا اگر انہر بڑا دو چاروں	

اب تو بندون کی بل صہرت خدا کیو اسطے	بندگی کر اور بڑا عزت خدا کیو اسطے
پہلوان بن بارت بہت خدا کیو اسطے	وقت ہی سخت کا کر سخت خدا کیو اسطے
کام کرے اب ہی موقع کام کا دو چار دن	
یہ دعائیں بتی صبح و شام ہی کر اسطے	ہو اس سرگرمی ہی اسکا کام ہی کر اسطے
اسطے حکمی جنگی ای خام ہی کر اسطے	سینکڑوں برسوں کا استی کام ہی کر اسطے
ہی قیام اس دار فانی میں تیرا دو چار دن	
جب سے تو آیا ہی رات کی مصیبت میں	مبتلا صبح و سہا خوار ہی دولت میں
غم میں نیا کئے یا فکر دولت میں	بیخبر تو ابتدا ہی خواب غفلت میں
اب تو ہو بیدار وقت انتہا دو چار دن	
عمر و غفلت میں گزری ہی گزری سہلی	آقا منت بہر بہن لہری کی وہ جھکو کھی
اب ہی بہتر ہی آئندہ کہ اپنی جیتے جی	کرامت کچھ کام ای سرور و غیر اندگی
زندگی باقی اگر رہی خدا دو چار دن	
مجموع پر غزلی مصنف	
پہلے کب لوح و قلم ارض و سما موجود تھا	کب یہ خاک و آتش و آب ہو موجود تھا
کب یکا ابتدا و انتہا موجود تھا	جب نہ تھا یہ عالم ایجاد کیا موجود تھا
پردہ وار پردہ و ہدایت خدا موجود تھا	
رہتا تھا خاک بدلت پر جہک جسم قلم	سر سبز لکھنے سے نہا آتش جسم قلم
جل نہیں سکتا تھا کاغذ و صنم جسم قلم	صفحہ ایجاد پر جہکشی تھا جسم قلم
سب کا نقش لوح قدرت پر لکھا موجود تھا	

تہا کہان اول ملاک جو غلام کا طہور	کسی جگہ تہا وحش طیر و پرناس کا طہور
عالم اسکا نہیں کب تہا جسم و جان کا طہور	کبے انسی رہا جان پہلے تہا جان کا طہور
دل نہ تہا موجود لیکن دل رہا موجود تہا	
کیون نہ پایا اسکو جو خانہ نشین تہا نہی کھر	کیون نہ پکڑا اسکو جو تہہ گہ تہا نہی ویکتر
کیون چہ پایا اسکو جو ہر جا رہو تہا جلو گر	کیون نہ کی اس حاضر و ناظر نہ انسان کے نظر
کیون نہ دیکھا اسکو جو ہر ایک جا موجود تہا	
حق کے ذوق و شوق سے جسے تہا مین لڈتین	پہر مین دنیا کی اسکو یاد آئین لڈتین
لڈتوں پر اسکو مین حق فی ٹر ٹر مین لڈتین	ابتدا سے یاد حق سے جسے پائین لڈتین
اتہا تک ہر زبان اسکی مرا موجود تہا	
جسے ملک سلطان با فائدہ روی زمین	اور رہا اہل نکمین کا جب تک جا رہا زمین
اپنی گوشہ میں جا جب تک گوشہ نشین	جب تک ان فانی مہکا نو مین با انسان مین
ہر گھر میں ایک اہل سر پر گہرا موجود تہا	
ہوگا کیا اگر بادشہ کہلائیگا امی بخبر	ملک و ملت پر تسلط پائیگا امی بخبر
شان شوکت چارون دکھائیگا امی بخبر	ساتھ نہ کیا لیا لیا گیا جب بائیگا امی بخبر
اب تہا جسوقت تیرے پاس کیا موجود تہا	
کیون پوچھا راز نہاں تو نے اپنی آپ سے	کیون نہ دیکھا روی جان تو نے اپنی آپ سے
کیون ڈھونڈا نور عرفان تو نے اپنی آپ سے	کیون پاپا فیض زردان تو نے اپنی آپ سے
تیری خود گہر مین یر کچ بے بہا موجود تہا	
خلق ہی کو سہل چہ پتا پہرا شام و لگا	دیکھنے والے سے کرب کی بند کیون تو نے لگا

ہنہک رہا ہوں کہ یارِ با نامہ سپا	چہ پہنچے اسی عاصی گئی کسوٹھو تو زنگنا
جب خدائیرِ مقابل دیکھتا موجود تھا	
ہر شکایتِ نار و اُس عالمِ ایجا دین	جو کہ ہونا تھا ہوا اس عالمِ ایجا دین
بن چکا جو بننا تھا اس عالمِ ایجا دین	آدمی کو مل گیا اس عالمِ ایجا دین
پہلے جو مقصود میں اُسکے لکھا موجود تھا	
فی الحقیقت تجھ کو بغیر یہی کرتا رہا	اہلِ غرت میں تیریں لٹ یہی کرتا رہا
رات دن ضیاعِ تیریں لٹ یہی کرتا رہا	روزِ چپ چپکے تجھ غارت یہی کرتا رہا
جو رجو گھر میں تیریں سرور پہنچا موجود تھا	
نچھوڑا تہہ ہی اسی مردِ متقی تسبیح	بنانے ذکر کی تسبیح وائیں تسبیح
زبان سے بول خدا کی گھڑی گھڑی تسبیح	پکار خالقِ اکبر کے نام کی تسبیح
کہ سن لین عرش پہ سبوحانِ تیریں تسبیح	
ہر ایک اپنے نام کر ڈال جا رہا	شمار جس کا ہو پڑھیں ہر مہینہ
خدا کا ذکر سمجھہ اپنا دستِ دِل	جنابِ باری کو کر یاد بار بار
پکڑ کے ہاتھ میں سمرن کبھی کبھی تسبیح	
ہر اصل جبکہ محبتِ محبتِ مولیٰ	ہر سببِ اچھی اطاعتِ اعلیٰ مولیٰ
رکھ اپنی دل کا تعلق بالفتِ مولیٰ	دومِ اخیر تک کر عبادتِ مولیٰ
سمجھ لے زندگی میں اپنی زندگی تسبیح	
گمانِ سو پہلے ہلکے یقین پہنچ جائے	ضعیف بندہ کہیں کا کہیں پہنچ جائے

یہ بندہ جب تک کہ چاہی و میں پہنچ جائی	فرشتہ بن کے سچ برین پہنچ جائی
پڑھے زمین پہ اگر کوئی آدمی تسبیح	
خدا نے دیدہ دینا ہے کہ کچھ خوش	کیا ہے تجھ کو با نوا معرفت مینا
پڑا جو مصحف خاطر پہ ہے اٹھا پرو	پڑا اپنے سینہ پہ سچان بی لاعلی
کہ ہے یہ صفحہ دلبر لکھی ہوئی تسبیح	
نکال منہ سے بجز ذکر حق نہ کوئی بات	رکھ اپنے ولیم شام و سحر تصویف
گر حق کی عبادت کس نفل میں نہ رات	کہہی زبان سے نفی جہل اور کہہی انبات
کہہی پکار تو ہیل اور کہہی تسبیح	
ہر ذوق شوق الہی میں جہاں سرور	خدا کی بندگی کرتے ہیں ہمارے مار و مور
ہر ذوق سے اعلیٰ اطاعت ہر ایک کو منظور	خدا کی یاد میں ہیں دام و در و خوش و غلور
اُسی کی رکھتے ہیں روز زبان سبھی تسبیح	
سہا سہا بسمک کرتے ہیں خدا کا ذکر	زمین سے یا فلک کرتے ہیں خدا کا ذکر
فلک سے عرش تک کرتے ہیں خدا کا ذکر	فلک پہ سارے ملک کرتے ہیں خدا کا ذکر
زمین پہ پڑھتا ہے ہر ایک آدمی تسبیح	
نہ کہہ تو فکر نہ اندیشہ شاد کام رہو	خدا کے نام کا کرو رو نیک نام رہو
خدا کے کام پہ حاضر علی الدوام رہو	خدا کے ذکر میں مشغول صبح و شام رہو
اگر اسکے نام کی ہر وقت ہر گزری تسبیح	
تو سچ بننے کی خاطر نہ سچا وہ	ریا کے واسطے اتنا بڑا نہ سچا وہ
ہو او حصر کا سر پر اٹھا نہ سچا وہ	غریب مکر کا پرگز بچھا نہ سچا وہ

نہ بانہ لوگوں کے دکھلائو بڑی تسبیح	
کسیکو مرو یا کاربن کے مت دکھلا ہر ایک طرح سے کرے عبادتِ مہل	جبیں عجزِ بجاک نیاز کہہ اپنا ہزار دانہ کی تسبیح ہر ضرورت کیا
بنائے اٹھلیوں کی وقت بندگی تسبیح	
زبانِ شکرِ قلم کہہ ہمیشہ تسبیح رقم کر اپنا یہ نامہ باب زرِ سرور	جہ کالے لکھنے بن باندھنا سرور بسک نظم پڑے سے گھر سرور
بنائے موتیوں کی چھایہ دی تسبیح	
محکم بر غزلِ مصطفیٰ	
ابر کو ہر بار ہر چوٹ گریاں اچکل حالتیں نکس میں پڑی نمایاں اچکل	گل بہن ہوسم باغ و سرخداں اچکل نہری چکر کھاتا ہر گزوں گداں اچکل
چالیں بچ جلتا ہر لٹی دور دوران اچکل	
جامہ ماتم ہی ہنا عذیب زار نے آپ تاب و دگر گل کئی ہی چل خار نے	بند کر کہی ہیں نگین تر گس بیارتے اچکل نقشہ نیابدا ہر اس گلزار نے
ہر زارے دہنگ بزرگستان اچکل	
گرومیں میں سرور ان جہاں کی آج بہت خواری اور دلت میں میں بخود سا کج بہت	فاتحہ ستی کے نشہ میں ہے پھر میں شہسار کوئی غفلت ہو کوئی محتاج کوئی تنگدست
ایک شہ فیان جہاں پھر میں حیران اچکل	
ہینگے مردان دلاور حشر دور ان میں رہم جنگی میں ہنگر اچکل میدان میں	زندہ دل کجا تر میں مٹی زندان میں اچکل موتی لکھتے ہیں گدھوئی کان میں

ہیں بچاری آدمی سرور گریبان آجکل

صاحب دولت جو ہر اب میں غلام کمتر
پوچھو جو جگہ تھے انکو پوچھتا کوئی نہیں
مانگتے ہیں بدرونیہ کی خاطر اہل دین
آجکل میں ہندو و پوجوان جاہلین

وحشی بنکر بہرتے ہیں دارہ انسان آجکل

بچن شاردن شیطان لیا کہلاتے ہیں
رہنما ان جہاں سینہ صفا کہلاتے ہیں
شیر باطنی ک مردان خدا کہلاتے ہیں
رہنما ان مولیٰ رہنما کہلاتے ہیں

چور میں گنج سلامت پر نگہبان آجکل

ابے اگلی رگ دوسرے کچھ میں کام
تازہ نقشہ کہنیجے جاتی ہیں یہاں صبح و شام
صورتیں اپنی بدل مٹی پر خلقت کا علم
جا بجا تشکیل دیتی ہیں وہی میں تمام

تازہ آتے ہیں نظر دنیا میں سامان آجکل

آجکل عاجز تر نفوس پر مصیبت کمال
اپنی اندیشہ سوز افروز ہر نہیں کچھ عیا
تکونہ نازن الم ہر دن کو زنجیر لال
ہیں ہر حالت و اپنی حال پر ہستہ حال

کس قدر اتبر ہی حال درویشان آجکل

چاہتا بند و نسو ہی وہ بندہ پرو بندگی
مرتبہ ہی سب سے اعلیٰ سب سے برتر بندگی
بندہ باخیر کو ہی سب سے بہتر بندگی
بندگی کر بندگی کر بندگی کر بندگی

وقت ہر اوقات وصفت کا میر بجان آجکل

بندگان بارگاہ حق میں شن نام کر
نوش خلق کی محبت کا ہمیشہ جام کہ
بندہ بنکر بندگی کا کام صبح و شام کر
آجکل کا وقت کا آمد ہی تیری کام کر

اون کمائی کے نقطہ میں مردان آجکل

کام دیتا ہی رہا ہی نہ برای جسم نیم جان	دست دہا ہتی میں اور قائم میں بندہ سخن
کاکھنتری دیکھتی آنکھیں میں رگوں یار با	بندگی کرنا نہیں سوسطی ای نہ توان
ہیں گے ب موجود جس حالت میں سامان آجکل	
بن گیا ہی قطرہ ناچیز دریا شکر ہے	اڑ کے پہنچا جیخ چارم بر بہ ذرہ شکر ہے
پایہ غمت ہی اس عاجز نے پایا شکر ہے	سرو زنا خواندہ دم گم گوندا کا شکر ہے
مستہ اہل سخن میں ہی سخن دان آجکل	
محسوس غزل مصنف	
رہو جاری فکر داری اپنی بندہ سی بار بار	بروز سحر رہو قائم کھڑی یار دار
باؤ اُس سے دربار خدا ہر بار بار	بندگی کیو سطر سب مل گئے بیہو یار
ہر گاہ ایک ایک دو دو میں تین اور چار چار	
ہی ترادقت خیر انجام کا اب وقت ہے	سازم وقتوں سے فقط آرام کا اب وقت ہے
موقع کجاست کا اب کلام کا اب وقت ہے	عمر گزری کٹ چکا دن کا اب وقت ہے
کر سیکھا گیا بہلا اس وقت ای بیکار کار	
خشک ہو جایگا ہر نخل طربت خزان	جان و اس باغ کے چپ چپ ہو وقت خزان
ہو کھو شدل قمریان بولیں گی کب وقت خزان	نخل نہ آئیں گانظر کشنیں جب وقت خزان
عندلیب رنگ کی نہ کیونکر زار زار	
چھوڑا کی دوستی کس سارے دوست کا	اپنی دلی دفع کر سب نیک بد دوست کا
کام آئی کو نہیں ای بیخود دنیا کے دوست	دہی نہیں کتنی میں کچھ جھک دودھ کا دوست
من نہیں کتنی میں نہیں دوست اور اغیار یار	

دوستی دنیا میں کچھ لکھی تھی کچھ کھو گئی	ہاں کہہ رہی تھی سہولت کہ حق تھی کچھ کھو گئی
دوسری نچا سکی یہ بے گل کہ حق تھی کچھ کھو گئی	بے نقصان کہی کہ حق تھی کچھ کھو گئی
جس طرح ملتے ہیں ہم دوست دوست اور یار یار	
لفٹے سے تھکان میں جا کر غدار ہزار	آنکھیں کھول اور دیکھو جلوس گلشن ہنار کے
مت لگا تہہ انگو کچھ	سیر کر اور دور سو گئی دیکھ اس گلزار کے
برنبا اپنے گلے کا انگو مت زہار مار	
سب الگ گمزن فرزند بعد از چند روز	نہ نہ کہلائی گئے یہ پسند بعد از چند روز
آخر شہل جاہل جاہل گئے یہ بند بعد از چند روز	وہیلے ہو جاہل گئے یہ پسند بعد از چند روز
رشتہ مہ نیا کے ہو جائی گئے آخر تار تار	
دشمن جان ہی نہ تھا لعین بد نصرا	روکتا ہی تھی کھوتی ہر حق کے رستہ سی مدام
اسکے پسند میں آتا تو دنیا اس کا دام	نفس کا دوسری ہمارے دیکھ لینا انتقام
اس بے خود کرنا کچھ کر تہہ میں تلوار وار	
مشغول و شرافت سے اٹھنا لگا تھے	اپنا بندہ حق سے چھڑا کر نہ لگا تھے
آزاد بن کر فقط اکدم میں کہا لگا تھے	ایک دن یہ سانپ بن کر ڈال لگا تھے
نفس آ رہ گیا کرتا ہی ہر دم مار مار	
ہو ترقی یا تنزل روزگار دہر میں	نیک نیک یا بد کوئی رہتا ہو دار دہر میں
خار ہو یا گل ہو پیدا ہو بہار دہر میں	موسم گل یا خزان ہو لالہ زار دہر میں
دل کو ایسے انقلابوں سے نہ کہتے خار خار	
کرتا ہی دنیا پہ کیوں باطل تو اپنی آپ کو	ایسا کیوں کہتا ہی ہے حاصل تو اپنی آپ کو

کسے کرتا ہے خود گہا بل تو اپنی آپ کو	سخت بیماری ہو دروعل تو اپنی آپ کو
بن کے ناپرینیت ای سرو سہ ہمار مار	
مخمس بر غزل مصنف	
سو بخش حق کے نام پہ سرو سہ ہر بخش	بخشش کیوقت مال کو مت کر شمار بخش
مال انپاد لکو کہول کے ای مالدار بخش	جو ایک دو طلب کر تیری اسکو چا بخش
جبتک نیر اخرا نہ پہی اختیار بخش	
حق نے کیا ہے تجھ کو اگر اہل نسلت	اور رکھ یاجی سہ تیر تیر تاج کر
سائل کو اپنی با سچے مجھ و مچھوڑ مت	کر لطف عاجز و نہ فقیر و نہ فرحت
مال و گہر بفسل سیر و زگار بخش	
دنیا میں ہونا چاہتا ہے سرخرو اگر	مطو ب عاقبت میں پہی ہر آبرو اگر
بخشش کی کچھ ہے زمین تیری آرزو کو	امید و زینعت حق ہے تو اگر
تو ہی گناہ بندہ تقصیر و بخشش	
بند و نہ پورا فضل خدا ہو گا حشر کو	سب کو بہشت حق ہی عطا ہو گا حشر کو
سب در و در پنج و بالا ہو گا حشر کو	لا تقصرو کا وعدہ وفا ہو گا حشر کو
ساری گناہ دیگا و میر و رو کا بخشش	
کرتا ہے اپنا نام اعمال خود سیاہ	ہو لا ہو ایہ آدمی گمراہ خواہ مخواہ
پر کس قدر ہی رحمت حضرت الہ	ہر بار بندہ کرتا ہے جو بہون کر گناہ
با پی تعالیٰ دیتا ہے وہ بار بار بخشش	
اندازہ ناپو اپنی سخاوت کے کام میں	نقد و کب بجا ہی سخاوت کے کام میں

دینا ہی مدعا ہی سناؤ سچے کام میں	کتنی ضرور کیا ہی سناؤ سچے کام میں
جو بخشا ہی مال سے تو بیشمار بخش	
غافل نہ رہنا زمین ہر وقت کام کر	ہر دم گناہ کرنے سے رکھ نہ لکھو ہم کر
اپنی ربائی کے لئے کچھ انتظام کر	تو بہ ہر ایک جرم سے ہر صبح و شام کر
آویزین بچھو خالق لیل و نہار بخش	
لیل و نہار چنبہ تو گرا ہی جان نثار	رہتا ہی روز و چنکی محبت میں ہر قرار
ہی چنکے دیکھنے کا بہر حال انتظار	تیری مدد کرینگے یہاں کیا یہ سہارا
کیا عاقبت میں دیکھے یہ دنیا کی بخش	
مرت رکھہ سیکے عشق میں بال بال اپنا	اپنے لئے بنائے نہ جہاں اپنا دل
دلیر کو اپنی بانگے تو دھڑال اپنا دل	کرو ہی فدا اسی پہ بہر حال اپنا دل
جانان کو اپنی جان ہی اور جان بخش	
یاب غریب فدا نا دلہنہ رحم کر	ہر آدمی پہ فضل ہر انسان پہ رحم کر
ان بیکسو کن دیدہ گریان پہ رحم کر	ان عاجز و سگے حال پریشان پہ رحم کر
یاب گنا و سمرور امیدوار بخش	
ترکیب بند	
بندہ حق بندگی کا کام کر	نیک ہو جس کام کا انجام کر
بجز سے ہر راہ میں گزین چکا	سجدہ اخلاص صبح و شام کر
پنی شریعتی ربانی مدام	نوش الفت کا ہمیشہ جام کر
آدمی ہے تو اگر وحشت نہیں	آدمیت اپنی مت ہدام کر

دکھو کہہ نیامی دوسری تھام کر بندگی میں اپنا استحکام کر نیک بندوں میں نشین ہو کر اپنے ذمہ سوا دایہ ام کر رات اور دن کا جرم آرام کر کچھ تو فکر گردش ایام کر دور خط سے خیال نام کر	گنہ سے دیکھا اپنا پ کو ن پرستی میں بہت مضبوط ہو اپنا کہہ خلق خدا سے خلق نیک مت رہو دنیا میں حق کا قرض طاقت خالق میں اپنی جسم پر کام کے دن جب گنت جاتی ہیں رکھ نہ اس دنیا پر امید وفا
---	--

بن مجرب سب تعلق چھوڑ کے

ہوا اکیلا ساری رشتے توڑ کے

انہی رشت تیرا معین تھا تو کیا کیا تھا کیا تھا اور کیا نشان آگ تھا یا باد یا آب روان یا بشکل ابر تھا گوہر نشین یا ٹوٹا پھرتا تھا باوج آسمان یا غلبہ مند آرتھا یا باغبان یا رک تھا یا بے بسل نوید آستان یا زمین یا گردش روزگار یا پانی کا قطرہ تھا یا بحر روان یا غم میں تھا اندوگیں یا شادمان	پہلے اس سبھی کی ہستی سی کہاں کون تھی صورت تیرا اظہار کی تھا کہیں تو خاک باگرد و غبار برق کی مانند آتش بار تھا تیرا سکن تھا زمین پر یا کہیں خار تھا یا گل تھا یا سرو چین بن کے قبری یا کیا کرنا تھا شجر سروش یا کسی تھا یا لوح و قلم خاک کا خورہ تھا تو یا آفتاب نور تھا یا سایہ یا نور تھا
---	---

الغرض سب کچھ تھا اور کچھ نہیں تھا جسے آفت تھا خدا ہی وہ تھا

اب بھی اسی خاکی تو اصل اپنا نہ ہوں

چاروں کی بات پر اتنا نہ ہوں

کوئی دین جب گزر جائیگا تو دیدہ عالم سے ہو گا ناپید
 اور سفر دنیا سے گزر جائیگا تو رو برو لوگوں کے مر جائیگا تو
 بہ جوہر مٹی کا گھوڑا دوڑتا ہونگی گردل میں تیری جہت وطن
 پشت سے اُسکی اتر جائیگا تو خوشنودی سے اپنی گھر جائیگا تو
 آیا تھا تو جھگڑا ہے بس نہیں ہی مکان لائیکان تیرا مکان
 کر کے طر اپنا سفر جائیگا تو سخت شکل ہونگی گرا ہی برویاں
 اسی لیکن آخر جد ہر جائیگا تو سانہ اپنی کچھ نہیں لجا جائیگا
 بار سر پر باند بکر جائیگا تو ہوں جائیگے جو جتنی میں دوست
 چھوڑ کر یہ سیم و زر جائیگا تو وصل ہو جائیگا حق کی ذات میں
 دل سے لوگوں کے اتر جائیگا جتنا بگڑا ہی سنو رہ جائیگا تو
 لیکے کیا اے بے ہنر جائیگا تو جمع کرے قہر عفا کا گنج

تیری جلد میں سے کا جب قہر آئیگا

ایک ساعت ہی نہ مہلت پائیگا

وقت پر خامی تیرا ہو گیا کون یار کون اور شہان ہو گیا کون
 تیری اس شتی کا اس کو اب میں نا خدا غیر از خدا ہو گیا کون
 کون غمخواری کر گیا وقت غم چارہ اگر اس درد کا ہو گیا کون

جس گنہ پر تو ہے اہتا بیہتا بارکش اس تیری سنگین بار کا دیدہ حیرت سی تیری خاک کو آج کل جس گہر میں تو آباد ہے جب چلا جائیگا تو بہر کیا خبر کون دولت مند ہوگا کون شاہ کون بن جائیگا بدکار و نہیں بد دیکھے مہنام تیرے نام کا	کون بیہنگا گہرا ہو گیا کون دوسرا تیری سوا ہو گیا کون دیکھیں اس دن دیکھتا ہو گیا کون تیری بعد اس میں بسا ہو گیا کون کون آیا اور گیا ہو گیا کون کون مفلس اور گدا ہو گیا کون نیک مند و عین بہلا ہو گیا کون بہر چہاں میں دوسرا ہو گیا کون
ک کو پھر تیرا نشان مل جائیگا وولت و ملک مکان مل جائیگا	..
فی الحقیقت تو ہی تیرا خاک کا خاکساری ہی فقط کہہ لیا کا ہو سکے آوارہ ہو لو حرص میں سعرش پر ہی کیوں تیرا لیا دماغ بن گیا ہو آگ نادان کس لئے گر مسموم ہو بہن امی خاکسار خاک تھا پہ پہی اس سہی تو سنگوں ہتا ہی جبر آسمان ہی طبع تو دحق جسے درام	جسم ہی تیرا لیا خاک کا جسے بن جاتا ہی سونا خاک کا جا کہ کیوں توڑا یا خاک کا ذریہ کیوں آتا ہی اتلا خاک کا اصل کیوں ہو لایا ہی اپنا خاک کا اس بدن خاکی پہ جوڑا خاک کا پہر ہی ہو جائیگا تودہ خاک کا مرتبہ ہی جسے ادب خاک کا دیکھ پہ تیرا ہی کیسا خاک کا

ہر گز تھوڑی دنوں کیو سٹے	ہو رہی جو تماشا خاک کا
بے ٹھکانا ہو گا آخر ایک روز	جس قدر حجاب ٹھکانا خاک کا

ایسی اندھیری اجالک آئینگی
خاک کو تیری آڑا لیجائیں گی

ہی غور راہی نوجوان کس تہا پر	حق کو پہنوں ہو میں کس تہا پر
استدراٹھتا ہی ماری جو شش کے	منغری تیری دیوان کس تہا پر
کیسی ہی تقریر کیسی گفتگو	اتنی کہوں ہی زبان کس تہا پر
جبکہ جاسٹیکے لئے آیا ہے تو	پہرہ تکیہ اور مکان کس تہا پر
دائے فانی میں ٹیسند زندگی	جھوٹ ہی یہ وہم گمان کس تہا پر
بے نشانی جبکہ ہر اپنا مال	اتنی یہ نام و نشان کس تہا پر
جبکہ گہر زیر بھٹی ہو گا تیرا	پہر خیالی آسمان کس بات پر
کراہی ہی بے بس تصویر تو	استدراٹھو رو فغان کس تہا پر
چند روزہ پہر تیری گلزار ہے	ہی نہر و سا باغبان کس تہا پر
وان تیرے چلنے کے آؤں میں قویب	باؤں پیٹکا میں یہاں کس تہا پر
کس طرح جائیگا حق کے روز پر	منہ دکھائیگا وہاں کس تہا پر

ابتدا میں سوچ لئے انجام کار
وقت پر ہو گا وگرنہ شرمسار

بے عنایت تو بت تھا ہی کہیں	یہ نہ نہیں ہر گز نہیں ہر گز نہیں
مثل گردن ہو گا تو گردن بلند	منہ نہ ہو گا تو گردن بلند

<p> لکھے کر سینہ پر نقش کر دگا غیر کی الفت میں حق کیوں کر ملے سر جہاں اسی سرور ملک جہاں سرخ روی گر تجھے مطلوب ہے ہاتھ پہیلا اپنے حق کے روٹ دوستان حق سے کرنے دوستی دوستا و دشمن سے رکھ اپنا پیار صنایع اکبر کی صنعت دیکھ لے چوڑنے کی چیز ہی دنیا کا مال </p>	<p> روشنی پتیر عیول کا نگین سطح چاہل ہواں ہاں ہاں نا جھکے تیری طرف جھج پرن خاک سے آلودہ رکھ اپنا جبین غیر سے کوتاہ کیلے آستین چوڑیہ کبر و غرور و نفی و کین نیک و بد کو کر لے اپنا ہمنشین صفحہ عالم پر بخشیم دور بہن اسکی خاطر دل نہ کہہ ناخون </p>
<p> کل کو جو چوڑیگا فوراً چوڑ سے آج ہی جوڑا اسکا دل سے توڑ دی </p>	
<p> جلوہ حق جا بجا ہے دیکھ لے ہر جگہ اس کا تہ قدس کا نقش دل کی آنکھیں کھولی ای بل نظر ڈھنگ کیا ہی عالم سہا جا کا پست ہی کس کا ہستی میں ملکا بوستان ہر میں مایہ عند لیب سبکی خاطر آنے اور چکا در ظاہر و باطن کو خشم غور سے </p>	<p> حاضر و ناظر خدا ہی دیکھ لے لوح عالم پر لکھا ہی دیکھ لے کیا ماننا ہوسا ہی دیکھ لے رنگ لکھ کل کیا ہی دیکھ لے اونچی کس کی بنا ہی دیکھ لے کیا کیا گل اگل کھلا ہی دیکھ لے دار دنیا میں کھلا ہی دیکھ لے مگر تیر سینہ صفا ہی دیکھ لے </p>

پانی کا قطرہ ہر سبکی ابتدا دیکھو دلا تیرے اعمال کو کہ کوئی دین نہ کہین ہو جائیگی بند	خاک آخرا تھا ہی دیکھ لے چہرے کے ہر دم دیکھتا ہی دیکھ لے آج کل جو دیکھتا ہی دیکھ لے
--	--

ویدہ مردم سے جب چہپ جائیگا
پھر تو کسے دیکھنے کو آئے گا

دیکھ کیا دنیا کی رنگین ہر بہار حق نے پیدا کی ہر ماہند بہشت برضا کرتا ہے ہمیشہ راتین گلزار خان و ہر اس گلزار میں بادشہ ہر تخت گلرنگی پتھل ہوٹا ہی اس جہنم تیز پہلو گاہ بی رونق خزانہ سیر باغ ہر جا بجا خندان کہی گلزار ہے لیکے پیالہ ہی کہین لالہ کھڑا جمع گل ہے گہنی اس باغین سیر کر اس باغ کی شام و سحر	ہر شگفتہ جسے گہر لالہ زار اس جہنم کی خاک ساری آبدار اسپہ ابر رحمت پروردگار جائے آتے ہیں ہمیشہ بار بار بلبلین ہیں خدا جان نشان ہر گہری شام و سحر خیل و نہار مثل بوارتا ہی گلشن کا عمار اور کہی ابر بہار ہی شہ کیا ہر کہین زر گس کی انہو نہیں جا اور کہین پہیلا ہو داما خار باندہ دل مت اسے لیکن نہا
--	--

کیونکہ یہ گلشن ہے اور گل چند روز

نغمہ زن ہے اسین بلبل چند روز

کب تک آخر رہیگا جلوۂ گر	مہر زین پر جلوۂ شام و سحر
-------------------------	---------------------------

کب تک چکر لینگے شمس منظر
ہوگا کب تک کن جن و بشر
کب تک نخلیگا دریہ سر گہر
بانی برسا یگا کب تک ابرو
کب تک سائل پہرینگے درپردہ
کب تک لایگا یہ بہمنان شمر
گنج مال و گنج سیم و گنج زر
دابر فانی کو بنا کر اپنا گہر
دیکھینگے کب تک اسے اہل فطر
مرگ کا کب تک کہا یینگے تہر

کب تک گردش میں ہوگا آسمان
خانہ عالم میں یہ فرش زمین
ہوگا پیدا کب تک پتھر سرِ محل
کب تک ہو مِکی برق آتش فشاں
تخت پر بیٹھینگے کب تک شاہ
پہو لے کر کب تک بیٹھیں گے ایسے پرہیزگار
دب کر رہیں گے کب تک مالدار
کب تک باقی رہیں گے انہی لوگ
ہوئے ہاں جو تماشہ دوبرو
بار و بختے شجر میں آجکل

نقشہ بہ آخر کتب کا کتب تک

کھچکے پر قائم رہیگا کب تک

سا منے آئے تو دیکھا ہمت کرو
ایسی دولت پر ہر سامت کرو
نت کرو امیر و مولیٰ امت کرو
دوستو اسکی تمنا مت کرو
فخر اور غرور کا دعویٰ مت کرو
ابتدائیں کام ابامت کرو
دل تین جب غیر راہمت کرو

دولت دنیا کی پروا مت کرو
تم سے آخر کا جو بہن جانگی
موتے دم تک ہی توجہ ہو غیر
عمر و دولت بے سہارا چیز
خاکساری کے بغیر ای بندگان
ہو دی آخر جسے لکھا می نصیب
رشتہ الفت خدا سب باندہ لو

راز اپنے دل کا افشاءت کرو	دائف سر حقیقت کے بغیر
خلق سے ہرگز تو لامنت کرو	اپنے خالق پر فقط تمکبہ کرو
مال دنیا کا پیارا مت کرو	اپنے حق سے دولت دین مانگ
رستہ اُس سے کا پوچھا مت کرو	خود قدم رکھنا ہو جس راہ پر
جان لو دنیا کو اور پہچان لو	یار و صہرو کی نصیحت مان لو

خاتم الطبع

از تالیف طبع منشی غلام حیدر نخلص جند رلاہوری خلف مصنف م

یہ کتاب بی بدل حمد ایردی	کیسی خوشخطی سے ہے لکھی گئی
سرور لاہور کی تصنیف ہے	کیا یہ دیوان لائق توفیق ہے
کیسی اچھی ہے یہ لائانی کتاب	کیسا بہت دیوان ہے دیوان لا جواب
ہی بہت دیوان حرز جان عاشقان	ہی بہت دیوان روٹو در ماندگان
کیسے شور انگیز و درد آمیز ہیں	کتنے اس کے مضامین تیر ہیں
پورا پالیتے ہیں اپنا مدعا	اس کو جب پڑتے ہیں مزار خدا
وہندم عت بعت روز و شب	حق کا طالب اسکی کہتا ہے طلب
اسکے پڑنے کا اوسیکو شوق ہے	موفت کا جسکے دل میں تو ہے
حالت غم میں ہی غمخوار ہے	وقت تنہائی یہ دیوان یار ہے
پر بڑا ہوا سے چل فائدہ	چھوٹا سا دیوان ہو یہ لکھا گیا
ہو چکا ہے اب یہ نسخہ بی ہوا	طبع اندر مطبع و کٹوریا
نیک بدخورد و کالان پر وچوا	ستفید اس سے ہوا سارا جہا

بعد از آن جب بگیا امجد ہولی دل نے ظاہر کر دیا مافی الضمیر	فکر اسکے سال او تہایح کی جب گئی ہر اب یہ محمد بنظیر
از نتائج افکار خباب فشی در کا پر شا و صاحب ملازم محکمہ ڈائری کثیری پنجاب متخلص با بزر مصنف خزینۃ العلوم فی مقلقات النظم و مرآۃ خیالی وغیرت کا از گلدستہ خاقانکات	
حمد ایزد ہو سکے کیہ بکرا ودا پر نکالا ہی سبھی در وصلہ حمد ایزد جتنی سرور نے لکھی ایک فتر بہر دیا اشعار سے حمد یہ مدوح کو آئی پسند شبا و یہاں ہو اور وہاں مغرور دہن تو یہ نہ ہی ہو جہی بہ پاریج کی	جب یہ میر نے بولا اچھی کہا جس سے جو کہہ بن پڑا اُس نے لکھا اتنی لکھ سکتا ہین ہی دوسرا گو یا بحر حمد میں خود غرق تھا اور راج کا بڑا خٹنے مفا سنے ہی نا دلش اب اپنی مفا یا غفور اُس کا نکالا مادہ
از نتائج طبع حضرت سید مرشد علی قادری گیلانی بغدادی میدنی پوری المصطفی علی عبدالقادر حسن القادری المتخلص بہ عاصی سلمہ اللہ تعالیٰ	
جو فضل خالق اکبر بہر و فیض بخشید بسال الطبع عش طبع عاصی و ذرا آخر	بصد خوبی کتابی خوش عالم عالم آرا شد جو حمد ایزدی دیوان سرور جلوہ ورا شد
ایضاً	
بہت جلد ہو گیا چکر عیا حمد ایزدی دیوان یہاں خاتمہ مرشد علی عاصی لکھا ہے	ہو سرور فضل ایسا خاتمہ بندہ پردکا ہایت با صفا حمد ایزدی دیوان بہر سرکا
ایضاً	

چونکه طبع اهل طبع از فضل ربانی	چنین دیوان عالیشان رنم فرموده سرور ۱۲۹۶
بعاصی از سر الحمد و رسالتش ندا آمد	بگو چه ایزدی دیوان رنم فرموده سرور
ایضا	
چهار ایزدی دیوان فضل ایزدی	دو بالا اسے رتبہ ہو گیا سرور بخور کا ۱۲۹۶
لکھی یہ بالی جسم لکھی تاریخ عاصی	کہ ہی حمد ایزدی دیوان پر زو جید سرور کا
از تاج طبع مفتی غلام صفدر تخلص فوقانی نشی	فاضل فرزند ولید مصنف کتاب
چہ حدست این کہ در دیوان عالم	روان ذکرش ہو کہ ہر زبان ست ۱۲۹۶
بسال طبع فوقانی رنم زد	کہ این حمد خداوندیہاں ست
از سید مرتضی شاہ ارندولی خاندیسی عرف بچو میان	والد بزرگوار سید عبدالرکوب
جو مظلوم حیان در بلدہ لاہور خ	چنین دیوان حمد ایزدی دیوان لانی ۱۲۹۶
بگویش مرتضی و رسال طبع از عارف غنی	ندا آمد بگو حمد الہی فیض رخانی
از میر حسام الدین بن فعدار لازم پولیس تعلقہ چالیدیں	نوضلع خاندیس احاطہ ہو
چہ بچکا جب فضل حق ہو بلدہ لاہور	کیسایہ دیوان حمد ایزدی صل علی ۱۲۹۶
بعد طبع اسکے حسام الدین بسال خا	بولا کافی خاتمہ حمد ایزدی کا ہو چکا
از مفتی نصیح الدین الہوری تخلص ہوش پرادر زاوہ مصنف	و
ہو گئی فضل خدا سے دوستو	بانہر ارجال ختم حمد ایزدی ۱۲۹۶
ہوش کوئے تنخیر کی تاریخ سال	ہو گئی اسال ختم حمد ایزدی
انہی جنات دین تخلص لائق لاہوری محرر مطبع و کٹور بارلین لاہور	
بہنہ دیوان حمد ایزدی مطبع گشت	چون بافضل خداوندی لطف سرور ۱۲۹۶
بندہ لائق بسال طبع این نادر کتاب	گفت بی مانند نادر مطبع گشت حمد ایزدی

بقلم بندہ محمد زکریا دہلوی تخلص قاری





احوال نظام مداح سر سید انام ضلع

یعنی نظام الدولہ منظم الملک نواب محمد مردان علیخان بہادر تخت قائم جنگ
وزیر اعظم ملک ماڈرواٹ

آپ کو پابندی صوم و مصلوۃ تو ابتدا سے ہی تھی مگر آغاز شباب سے شغل اور ادبھی
روز افزون رہا آغاز جوش جوانی میں جوش طبیعت جسطرف آتا ہے ٹوٹ کر آیا ہی
پنا سچہ آپ کو تلاوت اور رد و وظائف کے علاوہ درود اور قصاید کا ذوق دیکھ کر
آخر بقولے شوق دہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست + حالانکہ آپ کو کسی سے
اب تک بیت نہیں ہے تلاش اور شوق البتہ ہے مگر جب خدا اور رسول ہر ہو
تو پھر کیا چاہیے چنانچہ ایک عرصہ تک ولولہ شوق دلی اور جذب قلبی نے
روز افزون ترقی پکرمی یہاں تک کہ برسوں عالم شب بیداری رہا جب ہی سے
عادت کم خوابی و کم خواری ہے اور ہر رمضان میں بلکہ یوں بھی مدتوں ایک وقت کی
نذر اکتفا ہوتا ہے اسی درو خوانی میں شوق کی چلے بھی بلا ترک افواج ترک

جلالی و رحمانی و عظیم بھی کیے اور درود کبریت احمر اور خرب البحر اور قصیدہ بردہ
 وغیرہ کی باترک حیوانات مکرزکات دمی اور بہت سے بزرگوں کی احادیث لیکر
 برسوں یوں بھی بطور درود پڑھا اسکے علاوہ اور بہت سے درود اور نیز درود استغفار
 و قصیدہ ہای بابت سعاد اور خوشیہ اور دعا گیریانی وغیرہ بھی فردین رہی اور دیگر اوراد
 آیات و دعا ہای شبانہ روزی و صحن حصین وغیرہ و اسماء الہی علاوہ اور اونسی ہائیں
 جسکے شروع کو دس بارہ برس گزر چکے تھے تین ماہ رمضان کی شبانہ واری میں
 شب قدر بھی دیکھی جو اس سال میں چوبیسویں ماہ رمضان کی رات کو وقت دو بجے
 شب کے واقع ہوئی تھی اور ایک نر منور جانب شرق سے آسمان تک پیدا ہو کر
 محیط ہو گیا تھا اور از خود دل کو عجیب طرح کا قرار اور تسکین اور سوقت حاصل تھی جسقدر
 اس عرصہ تک تعلقات خانگی و منصبی کم تھے اوسقدر اس طرف صرف و وقت زیادہ تھا
 جسقدر آئندہ زمانے میں تعلقات بڑھتے گئے اوسقدر کثرت و راد و تعلقات آتی گئی
 مگر حیات کے دلچسپ کش کا کچھ ہو جای اور دلیں اوسکا فراماسا جائے وہ کسب قون ہوسکتی تھی
 چنانچہ با انہمہ تعلقات منصبی و مالی و ملکی آپ درود و قصیدہ بردہ وغیرہ جسقدر ہو
 پڑھا کے مگر التزام نہیں رہا اور ترک بھی ہو ہو گیا تاہم آپ کو محبت قلبی جو ذات پختہ
 سے ابتدا سے تھی وہ بدستور روز افزون رہی چنانچہ اکثر عبادات بدنی اور مالی اور
 خیرات کا ثواب اور نیاز اور فائز آپ آنحضرت صلعہ کی روح پر فتوح پر جاری تھی میں
 اور کوئی ساعت نہیں ہے کہ دل سے خیال حضور صلعہ کا بھولتا ہو یا برا ارادہ کر میں
 بھی کیا اور ہے مگر مشیت رب سے وقت پر منحصر ہے خدای غفور جل یا رز و بھی بخیر و
 سعادت پوری کرے آمین جبکہ ایک بندہ کثرین کو دلی نسبت حضرت حمۃ للعالمین

تو آپ کی شانِ رحمتِ عالمیان و بندہ نوازی مقتضی اسکی ہے کہ بقول وہ درویش
 بقصدِ برآخت آپ اپنے طالبِ صادق سے کیون نہ خلقِ محمدی سے پیش آمین
 چنانچہ کمالِ رحمت و ذرہ نوازی آنحضرتِ صلعم سے ابتدائی آغازِ شبابِ درویشی کو
 زمانہ حال تک کراتِ مرات آنحضرتِ صلعم نے اپنی زیارتِ شریعت سے خواب میں
 مشرف فرمایا جو بقول حدیثِ صحیحہ من ارانی فقد ارانی والشیطان لا یتمثل بی
 آنحضرت کی زیارت عینِ آپکی ہی زیارت ہے صل علی اول بار آپ نو عالمِ نوین
 جنگل میں آنحضرتِ صلعم کو ایک چاہ سے پانی بھی پلایا پھر ایک بار بارزکاتِ صر
 و رد قصیدہ بردہ میں آپ نے اپنی کوٹھی میں مع دو صحابہ کرام خلیفہ اول و دوم
 رضی اللہ عنہما کے آنحضرت کی امامت سے نماز صبح باجماعت پڑھی اور اسکے اندر
 خود ایک عجازِ محمدی واقع ہوا کہ جو دعا حضرت نظام نے بعد نماز باجماعت پڑھی اور اس
 برسوں سے یاس ہو گئی تھی وہ بے سبب و راز خود اوسیدن پوری و حاصل ہوئی
 ایک بارزکاتِ قصیدہ بردہ میں وقتِ شب باریت ہوئی نصیب سے اسوقت
 آپ کو جنابت تھی اسلئے نمازِ ہمارہ نہ پڑھ سکے مگر نقشِ پای آنحضرتِ صلعم جو تر زمین پر
 چلے وقتِ منتقش ہوئے تھے اوسکو ہر قدم پر پاتے سے چوم کر آنکھوں سے لگا کر رہے
 مگر دیکھا کہ آنحضرتِ صلعم نے نمازِ عصر کی امامت کی اور ہر دو خلفایِ اول و دوم آپ کے
 ساتھ نماز پڑھی۔ ایک بار آپ نے دیکھا کہ رے زیارت کی۔ ایک بار مسدس مطلع
 بصورتِ تونگارے نہ آفرین را ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا
 نصف شب کو کھڑا آپ لیٹے تھے کہ خواب میں ایک نفیس مکانِ صفا و منور اور بہشت
 ایک عرب بزرگ نے لجا کر اکثر تبرکات آنحضرتِ صلعم کو زیارت کرانے کو یا صلعم

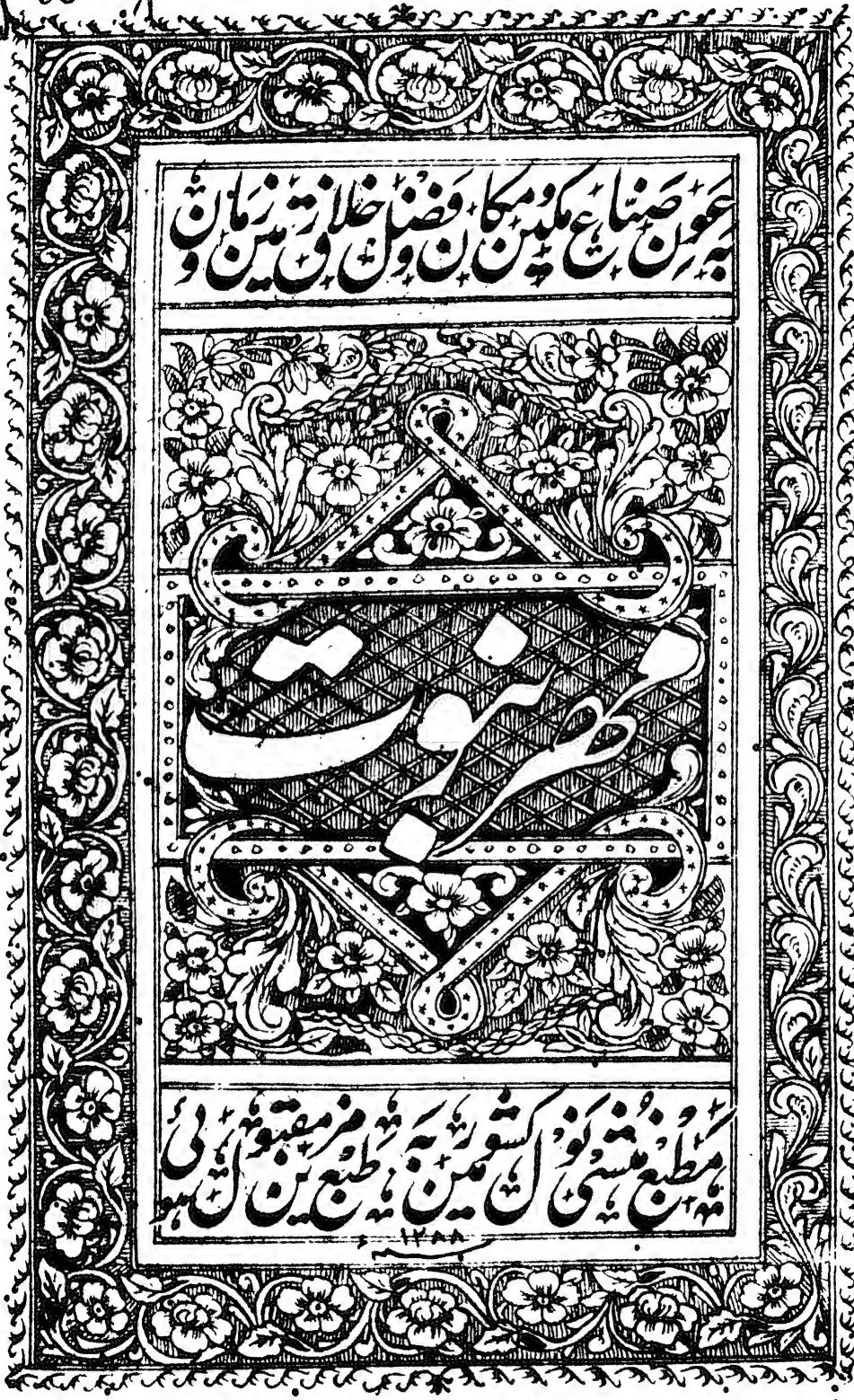
اوس ترجع کا تھا جو درحقیقت قابل داد و صدا کے ہے دو بار زیارت مدینہ منورہ
 اور علیؑ نذرانہ بارخوابین زیارت کعبۃ اللہ سے مشرف ہوئے۔ ایک بار زیارت کر بلا
 سے بھی عالم دیار میں شرف حاصل کیا چونکہ حب نبی کا جزو حب الہیت علیہم السلام ہو
 اسیلئے آپ کو محبت الہیت علیہم السلام سے بھی ویسی ہی ہے چنانچہ ایک بار کچھ دن ہر
 حالت ملال و سکوت میں آپ نے جناب امیر علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک فوجی مکمل
 اسب عربی پر سوار شانِ حیدری سے قریب آئے اور تسلی فرمائی آنکھ سکوت میں
 بند تھی آنکھ کھول کر دیکھا کہ وہ شبیہ بعینہ سامنے موجود ہے حالانکہ اسکا ذرا بھی تصور
 گمان نہ تھا اور معاوہ تمام ملال و فضا از خود دل سے اوسوقت نسیا و منسیا ہو گیا
 پھر ایک بار افق شرق سے تین نینار نور کے سر فلک دیکھے جن میں وسط کا بڑا اور چنانچہ
 نین ایک کم اور ایک اوس سے بھی کم تھا اوسوقت خواب میں آپ نے ایک
 مخاطب سے کہا کہ دیکھو یہ نور جناب علی علیہ السلام اور یہ دونوں نورین مامین حسنین
 علیہما السلام ہیں جیسے کوئی پہلے سے جانتا ہے ایک بار زیارت حضرت خواجہ
 معین الدین چشتی سید حسنی و حسینی سلطان الاولیاء مہند کی کی ہے اور آپ نے
 ایک نقش حسب الطلب عطا فرمایا اور ماہ ناقص و بدر کامل کو بار بار دیکھا اور بار بار لگا کر
 اڑتے دیکھا اور ایک بار ایک عجوب کامل اور زاد کو ایک بزرگ کی قبر پر مناقب
 پڑھتے حال میں دیکھا اور دوسری صبح کو اسی بزرگ کی وہی کیفیت جاگتو میں ظہور میں
 آئی ایک زعمدوب کو آپ نے سفر میں تین چار سو میل کے فصل سے دیکھا کہ اوس کا
 لب زیریں آپ چوس رہی اور مزہ اوس کا عجیب شیریں و منہج ہے اور اوس کی
 تعبیر آپ نے یہی فرمائی اوسوقت اون بزرگ کا وصال ہو گیا چنانچہ بعد مرصہ کے وہ با

سچ نکلے اور اوسنے آپ کو مرنے کی وقت مکرر دریافت کیا اور اوس وقت اوس وقت
 جس روز بعالم رویا اونکو دکھایا تھا اور بعض بزرگوں کی بھی زیارت کی اور بار بار
 رویا و صادقہ و یحییٰ الغرض میں کلام الہی سے یہ سب شرف و صفات و قلب شرف
 اوس اور ادا و خلوص قلبی کا ہے اللہم زو اور اسوجہ سے آپ کے دل کے بھی بہت
 صاف ہیں اور نفاست و طہارت لباسی و بدنی و مکانی کے بھی از حد پایندہ
 اور یہ سب نتیجہ صفات و قلب کا درود و غیرہ کی برکت سے ہی بلکہ بغیر واسطہ عمل کے
 اجنبہ سے آپ کی بار بار اعانت کی آپ پر اکثر سالک و مجذوب فقر کی نظر عیناً
 رہی جو آپ کی جدہ ایک بزرگ خاندان سادات گرامی سے تھیں اسلئے آپ
 اس شرف سے شریف بھی ہیں یعنی شریف وہ جو جسکا سلسلہ ماوری سادات سے ہو
 الغرض یہ سب مناسبتیں ذاتی و صفاتی آپ کے حلال کے مناسبت واقع ہوئی ہیں
 جو ہر ایک کو بہت کم نصیب ہوتی ہیں خدا کا بڑا احسان و شکر ہو جو کہ آپ کو ذلی
 مناسبت آنحضرت صلعم سے ہے اسلئے آپ نے جو ذلول و طبیعت سے کسی قدر
 نظم لغت آنحضرت صلعم اور اور بزرگوں کی شان میں بھی لکھا ہے وہ گویا جائیداد
 جو تبرکاً و تمیناً خزان محمدیان کیا جاتا ہے اور یہ ذکر خیر صرف اسلئے حوالہ تسلیم
 حقیقت رقم ہوا ہے کہ اہل بصیرت و عظمت اوس سے متنبہ ہو کر سبجہ لین کہ ایسے
 نیک ذوق شوق سے اہل ایمان کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے جو باعث خیر و برکت
 ابدی اور نجات و سعادت سرمدی ہے۔ بزرگان دین کا قول ہے کہ کثرت
 درود سے شرف زیارت حاصل ہوتا ہے سچ ہے آپ کا قول ہے کہ درود
 بلا فائدہ نہ نکالو و نہ اگر زیادہ پڑھا جائے تو بہت بہتر ہے اور خاص اسلمت

عذارت و فیضانِ رحمت آنحضرت صلیم کے بعد نماز صبح اور فضل بعد نماز عشا
 با وضو با شوشو دود کا پڑھنا ہی بہتر ہے جس قدر معمول کر لیا جاوے اور ہر روز اکیس بار
 ہو سکے تو بہتر و نہ ضرورت پر بخشنہ کو ہمیشہ قصیدہ بردہ با وضو با شوشو تنہا قبلہ رو
 پڑھا کرے حضور قلب و تصور آنحضرت صلیم شرط ہے۔ استادہ سر پر ہنہ پڑھو
 تو بہتر ہے عام ترکیب یہی یہ ہو کہ اول آخر درود سات سات بار اور بعد درود کی
 شروع کی وقت یہ آیت پڑھ لے **لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فَخَرُّواْ عَلَيْهِ وَأَنصِتْ**
لَهُ يَوْمَئِذٍ يَخْلُفُ فِيكَ حضرت کو دس گیارہ بزرگوں سے ہلکی اجازت حاصل ہے اور
 آپ کی طرف سے یہ عام اجازت ہے۔ حقہ پینا ایک حجاب زیارت ہوتا ہے
 ترک اولی ہے ورنہ قبل و بعد درو شب کو نیپے تو بہتر ہے اوپر بخشنہ کو شیرین بخ
 فاتحہ روح پاک آنحضرت صلیم کا دیدیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ جنت نصیب
 کو زیارت و تصویری نصیب ہوگی۔ درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست
 و ما علی الرسولین الا البلاغ المبین والہ الموفق والمعین بنستعین

الملك مطبع





بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في خلقه
مناجاة لكل داء



م



مطهر من كل دنس
مستغفر من كل عيب
مستغفر من كل ذنب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجود تھا اس کے علم میں ہر معدوم
ہوتا کہ سبھوں کو قدرت حق مفہوم

خالق کو بغیر خلق سب تھا معلوم
اظہار سے عالم کے مگر تھی یہ عرض

ولہ

عصیان پر کرم فرط عنایت تو دیکھ
محروم و ذرگتا نہیں حمت تو دیکھ

ای بندہ حق خدا کی قدرت تو دیکھ
خود محرم جرم ہی ازل سے لیکن

ولہ

اور لالہ ہر وصف لغت احمد بن بابا
اصحاب کے اوصاف عیاراچہ بیان

اللہ کا وصف کر کے کہ انسان
کس منہ سے کہے مناقب آل نبی

دفعہ سرور کائنات	
آدم کا الف ہی سر اسم اللہ	اور نیم محمد کا ہی آخر میں گواہ
ما بین صفات و ذات ہی برزخ وال	یہ دال ہے دیوار عمار کی پناہ
ولہ	
اللہ کا بندہ ہوں محمد کا غلام	اور ہوں شہ مردان علی کا ہمنام
گو خاک ہوں پر خاک و پتھر تیسر	پستی بھی مری ہی بر محل طشت از باہم
ولہ	
روشن ہی مثال نور محمد کا نام	کھل وحی و صفحہ میں پہلی پہونچا ہی پیام
ہو بیٹہ میں صاف پیشگوئی موجود	باقی ہی خطبہ ام کسکوا ب جا ہی کلام
ولہ	
محمود محمد ہی تو بندہ ہی ایاز	دُوزی کو ہے مہربانی ہر بندہ
طاعت میں سمجھتا ہوں اطاعت دینی	میں بندہ درگاہ ہوں بندہ نواز
ولہ	
آدم خلق اللہ کی کر تحقیقات	صورت ہی محمد کی ہر اک شخص کی دات
گر پہلو راست پر سمیٹ کر لیٹے	لے دیکھ نظام کان پر کھکرات
ولہ	
آدم میں جو تھا نور محمد موجود	اسو بیہ قدسی ہے کرتے سجود
بالکہ کہ راز تھا نہان سب یہ نظام	تھی پردہ نور حق میں شان معبود
منت	

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

	مردیوان نگاہی بین فی مطلع نعت احمد کا	
طوبی صبح صادق سو ہو نور انجم کا چون چھکا	طوبی صبح صادق کا تارا	ولیل روز روشن جسطح ہو صبح کا تارا ہوا کون و مکان میں جلوہ نور نبی ایسا
	طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا	
نظر و حق کی حجت ہو جہان میں نور احمد کا		
زبان ام الکتاب در لوح محفوظ او کی آہی	دستان ازل میں وہ معلم عقل کل کا تھا	مدین العلم الحق حق بجانب و سنہ فرمایا الم نشرح اوسی اسی کی آخر شان میں آیا
	نہ تھا نام و نشان جہن و زول اس لوح زبر جہا	
کہا لولاک شان حضرت ختم النبیین میں	چمن پیرا کون فراش جنگی زبرم نگین میں	خدا و صفات ہو صل علی طہ و سین میں جہان کیونکر سہل آپ کی چشم جہان میں
	بہار آفرینش ایک بوڑا اونکی مسند کا	
زمین کو گھا و تکیہ آسمان کو خائبان باہن	چمن پیرا کون فراش جنگی زبرم نگین میں	شریابہ و غور بہن بارگاہ شہ کی قدیمین شہ لولاک کا بیچو بہ چرخ طلسمی سمجھیں
	بہار آفرینش ایک بوڑا اونکی مسند کا	
ہوا اک تملکہ بنیاد کفر و شرک میں برپا	عجم میں زلزلہ توشیر وان کو قصر میں آیا	گری کعبہ میں سر کو بل منات لات اور غرا عرب سے تابع عجم بس فتنہ رقتہ یہ نقشا
	عرب میں شورا و تھا جس وقت اونکی آمد کا	
جوہی فخر ام امت تو فخر انبیاء و صدیقہ	شرف جاہل ہوا آدم اور ابراہیم کو او	جناب حبیب عالم کو حق زد وہ دیو تھے سلف کو ناز تھا او پر نبی کی شان کو صد
	نہ تھا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا	

وہ محبوب خدا بطین محبوب انکو تھے گویا	کرو وہ تاکہ درزورہ رسوخ اللہ سے پیدا
جیسی اللہ ری عقل کل زیر سایہ طوبے	شب روز او کو صاحبزادہ کا گواہ بنانا
عجب عجب مبیاد تھا روح الامین کو بھی شام کا	
مقابلہ اسکو جب شید کوزہ کی نسبت ہو	تو خور کا پر تو پا پھر کیوں نہ ہو کا فوارے یارو
دلیل رحمتہ للعالمین اسکو تم سمجھو	وہ اس عالم میں رونق بخش تھا خود کی تسکیر کو
گیا جنت میں طوبی بنکر سایہ اوس سہی قد کا	
نظر کیا خیال برق تک ہو عام یہ رہا	تو آمد شد نہ پوچھو نور حق کا تھا وہ ان
خدا فرقاب تو سین اور اس سر میں ہو فرمایا	شب معراج پڑھ کر عرش پر دم میں اوڑھ لیا
بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذاور کا	
محبو شکر ہی لا برکات سے وہ نہیں گذرا	صفات و ذات میں باقی نہ رہتا ورنہ فراق
محبت خضر دریا دل کو تھی بہت موج آسا	شب معراج پڑھ کر عرش پر دم میں اوڑھ لیا
بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذاور کا	
بہت آب و ان کے معجز و حضرت کے دیکھا	بروز اعطش بھی ساقی کو ٹرو ہی ہونے
یہی بہت انہیں کے سبط دریا دل ہی پیاسے	روان تسنیم کو کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے
گرفتن کیا و صف اوس در تہم بحیرہ کا	
وہ کھولے عالم ارواح تک عقدہ کیون	جسے علم لدنی عیسے عالم نے بخشا ہو
وہی تک بنکر ہوں مشکلا پھر انکو کیا ہو	کشاد عقدہ باطن میں کاغذی نام حق انکو
کھلا کرتا رہن گنجی ہمیشہ قفل سجد کا	
وہ امی تھے مگر نام خدا کا تھا سبق انکو	مثال آئینہ روشن تھے سب چودہ طیق انکو

گرو انصاری حل شدہ میں کون ہو قلی نکلو	کشاہ عقدہ باطن میں کافی نام حق و نکو
کھلا کر باہر میں کجی ہمیشہ فضل جب کا	
شیون ذات تھا کیا خلقت اول وجود کا	غرض تھا منظر کل باعث ایجاد وہ گویا
بتای ذات سو ہو آپ کی کل کا بقا حاشا	وفات ظاہری سو جو ہر جان میں فرق آیا
وہ جسم پاک کو محسوس تھا روح مجرد کا	
بعمینہ کی سلامت جسم اطہر پہلی تھا نصیب	مکان بیلے تو بیلے پر یکین کیسی بدل جائے
صحت تھی یون بیارونکہ کتا ہوں جو تو سمجھو	نہ کم قدما و سکی شیرازہ کچھ جانی سو اکان
نہ افرون رتبہ قرآن مجید سے مجملہ کا	
پیر جبریل جلایا میں جو سبقت کی تمنا ہو	پہ آدم کا نہیں جنت جو کچھ شیطان کو یار ہو
بلا میں بیچ میں پڑ جا سو سرکاری سودا ہو	اگر افعی بٹکے جائے اودھر شیطان بند ہو
ملا جو قصر اخضر روح کو او سکی زمرہ کا	
وہ جیتے جی خدا سو اور خدائی سو ہا شال	قیامت میں بھی ہو گا شافع و جزا شال
یونین وہ عالم برزخ میں بھی ہو با خدا شال	اودھر اللہ سو دہاں دہر مخلوق کا شال
خواص و اس برزخ کبری میں تھان حزن مشدہ کا	
ہست آئینہ نہیں مگر پر تو شمع ایک پر ڈالو	تو سائے آئینہ میں جا بجا وہ عکس پیدا ہو
فیض میں وہ منظر ذات و صفات حق نہ تو تو	گذر و وحدت سو کثرت میں نہ تو ذات مطلق کو
نہ بتا صفر گر نقش اس پر پریم احمد کا	
ہم ضیعی کوئی بھرتا ہو کوئی خضر کا دبو	نصیری کی طرح بندہ علی کا ہو کوئی دیکھو
یہ جابی غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم	بھر و ساہر کیسی کو اکی حصار عافیت کا ہو

	بجے نام مبارک کا ہر ذرا القدر میں گنبد	
ہو اسق القمر سے ماہ کامل و ربی ثانیان یہ انجم مہربانی کی نظر سے ہین ہی تابان	بڑ حار جعت سے غور کام تر تہ پھر کو بیان تری یا پوس سے ہضم فلک پر نزل کیا	
خداوند نعم آپ اور رب معصم ہمارا اجابت اور رحمت وقف عوت میں ہی	تری سجدی سے ہستم آسمان بر فرق فرود طلب نعمت کی پھر کفران ثمت ہر جو سچ ہو	
ترا دست دعا صاحب جسے کل کے قصد کا		
شہ دین جشت آخلدین امت سے فرمایا وزخ شش نبی کے کھاتے ہی کھلیا ننگا حین	ہو ادب مجھے میں انہی ہون شے جو کو خوشین بہینکے جگہ ہی عشرت کو سامان بزم جنت میں	
کھلے گا حال امت کو ترے انعام سجد کا		
شفاعت سے دہائینگے سلمان بزم جنت میں رہینگے نام کو باقی نہ ارا مان بزم جنت میں	نبی کے سب شستی ہونے فغان بزم جنت میں ہینگے جگہ ہی عشرت کو سامان بزم جنت میں	
کھلے گا حال امت کو ترے انعام سجد کا		
بہلا زاد گنگارونکی کیا جانی حقیقت کو نہیں گرا ب یضین تو دیکھ ہی لینگے قیامت کو	گرد و بھینچہ عہد شفاعت حوریت کو لب کو ہر فغان و اہو نگی جب شفاعت کو	
تا شا گاہ محشر میں ٹینگے نیک منہ بد کا		
خدا نے شرط تھی روزیلت اور ہر گنجواں یہاں تو سنگ موصیاف ہو جاتا ہر ضیائی	رہی قالو بی تیا دہی یہ علت عنائی رہا کعبہ میں شیر روحنہ کے اور عجاپائی	
اسی اندوہ سے ہر رنگ نیرہنگ ہو گا		

نظر انہیں خورشید کا شہر کی عادت میں
رہی جو جہل و دروہاں و فوٹوں کے قساوت

جہالت ڈالتی ہو کر باطن کو منکرات میں
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں

عمل باقی ہے اللہ کے قول ہو گد کا

قضای مبرم اگر صاف پھر جانے جو تم جاو
دراپٹگی سے بھی تیرے قضا کے تو یہ سمجھا

لب معشوق کیا گوشہ بنائے اپنے چلے کو
نشانہ قاصر انداز قریب کا دست باز و ہو

تیری خواہش کے تیرے قضا کو حکم کر دو

جو تو ای صاحب لولاک گرم ناز ابرو ہو
خدا ناخواستہ گرد و فتا غیر رکنا جو ہو

لب معشوق کیا تیرے تیسے تر از و ہو
نشانہ قاصر انداز قدر کا دست باز و ہو

تیری خواہش کے تیرے قضا کو حکم کر دو

شہ لولاک تم ہی منظر کل ہو بصد اقبال
سے دو تسلسل لاکھ ہو کر دورہ دورہ

تم ہی ہو باعث ایجاد و ختم رحمت نیر
ہو التجسانہ ہو سکتا ہو میرا ہی سیان

نماؤن مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نہ خالق نہ کیا پیدا تر آثانی شہ ذیشان
معاذ اللہ وحی آسمان لائین بصد برہان

نہ منظور جناب کبریا تجسانہ انسان
ہو التجسانہ ہو سکتا ہو میرا ہی سیان

نماؤن مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نہ جو ہر دکھا جاتی ہو اردو میں صفت تیری
یقینا گھاٹ سے بھی اتو میو کو یہ گدیری

تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جاگی تری
تری تعریف سے میری بان میں آنی تری

صفا بان تک سفر ہو گا اس تیغ مہند کا

لکھے اس جہوم کو رعنا و ہر ہر سب سے

سلف کو شاعر و کی موع شاید رشک سچے

پھٹیں گے مثل تقویم کو فرخ دیوان نزار آدرگ	ہو کر مقبول ہو امید محکوم حق بجانب ہے
چھڑ کر ہورج ششے میں پڑا ہو رہا تین کاب	ہو اعا عالم میں شہر دیر سے شعاعی ہو گا
ہوئی ہو مہمت عالی موی عسل کی طالب	کمال فرط شوق آستانہ دلپہ ہو غالب اشارہ ہو تو خضر راہ ہون ابن ابی طالب
کبھی رکھو گنگا سر پر زار موی لیکھ لکھ نین	میسر ہو طواف ای کا شش محکوم تیر مرق کا
کبھی نریک جاکر آستانہ پر پلوان آئین	میشے کی چلو گاسر کے ہل آتے گلیو نین کبھی پلکوں سے میں جھار و آن م کی در کی تحرا
تھما سے شہر تین مین کیا کو ان جو تھم گد	کبھی گرد و پر پھونکین و ن نگارہ گن کا
خراغ نرسے گرد و پلوان و زبانی کا کوئی دیکھ	نہیں حسب لوطن اب سہنگ رنہ سحر ام لذر زاید گھو نین باقی رہی جز خیم گم گذر
گرد و نین آئین جنت سے شہر الیہ خور	سعد ہو خضر و عیسیٰ کو مری پیش ننگ
خراغ نرسے گرد و پلوان و زبانی کا کوئی دیکھ	نہ لون جنت سلیمان آستانہ کرتے ہن مجھ ہو خضر خضر انبیا کی بس جنت رحت
حیات سہ بدنی جو دیوان اگر دہ پھٹ گد	سعد ہو خضر و عیسیٰ کو مری پیش ننگ
مادہ پینہ کی آئین کو مری پیش ننگ	مے حق مین مدینہ کی چو ناک اسیر ہو ولی بلاتے دوشان کا گو نہ ہوا کوئی رو خدا
کجایہ روسید اور ناک پاک نرسے ننگ	کسی صحرا میں ناک و عینہ جو نین ننگ
میشے کی آئین کے گو نہ لون ننگ	مجنم نصیت کہتے ہیں جہاں سو وہ ہو غنا شہے قسمت خدا کو کلا ڈگر وہ ہو نور ای ودا

کسی صحابین و انکا طعمہ ہونے نام اور دو کا	
ہوای طوبی و سدرہ اوحدی نیو آب سے یہی ہوا زو بس مصفیر و نمین ہون اپنے	دم آخر الہی طائر جان ہوتے صدقے تسنا ہوا درختون پر تے روضہ کو جاب بیٹھے
قصہ نبوت سے طائر روح مقید کا	
خیال شک تھا گو رحمت تہ نہوت سے صدا صل علی حق نے دیا پر فرط رحمت سے	بڑھا قرب نظام اللہ اکبر لو کھی برکت سے خدا منہ جو م لیتا ہوا شہید کی کس محبت سے
زبان پر میری جسد م نام آتا ہوا محمد کا	
ملاک جہین و رحال میں کل انبیا دیکھے حضور کبریا جو وقت عنان فرمے ختمے	بڑی ہوا بات چیتا منہ نبی کی شان کو صدقے خدا منہ جو م لیتا ہوا شہید کی کس محبت سے
زبان پر میری جسد م نام آتا ہوا محمد کا	
تنت	
تبرجع بند نعت	
بجسم خلق از ان دم کہ جان و مید خدا کیکہ نظر ذراتش بود ندید خدا	نختم گوہر پاک تو چون رسید خدا چنان ز صنعت از غای خود رسید خدا
بصورت تو نگاری نہا فرید خدا ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا	
ہزار توحید عالم کیا ہو گو سپردا متھارا ہی شہ لولاک ہو یہ سب سدا	سنانہ کان سے اب تک نہ آنکھ سے لیٹھا کوئی خدائی مین تمنا نہیں نہیں سدا
بصورت تو نگاری نہا فرید خدا	

	تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا	
عجیب حسن خدا داد تھو یہ صل علی وہ نور پاک کہ روشن ہو جس سے ارض و سما	خدا کا نور ہو سایہ تک نہیں جس کا اسی اول ما خلق حق ہے منہ ریا	
	بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا	
ہزار خلق خدا نے کیے ہیں حورو و قصور جہا نہیں لیک ہیں ایک آپ ہی خدا کے نور	سیح ذم پہن یوسف ہیں جن پر مغرور ازل سے دیدہ حق میں جو آپ تھے منظر	
	بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا	
کیا اویس سے حضرت خواب میں یہ سوال کہا اویس نے امیر بادشاہ حسن و جمال	نبی تھی اور بھی کیوں ہم سے ہر سوال میں کون تم کو ہو محبوب ایزد متعال	
	بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا	
بڑھا جو حسن کا یوسف کے ایک دن نکو معا امین یہ لائے پیام رب غفور	تو دل گرفتہ ہوئے سنکے او کو شاہ غیور ذرا جمال کو دیکھیں تو آئین میں حضور	
	بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا تراکشیدہ و دست از قلم کشید خدا	
جمال صورت و معنی ہوا و سپہ تن عظیم شفیع امت و ختم النبۃ رسول کریم	خدا کے پیاسے بولن بند و نہیں جب تعظیم ہر ایک صورت فرقان میں آیا و صف عظیم	

بصورت تو نگاری نہ آفریند
ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدند

میں ایک شگ جابن سے کیا کروں جھڑ
ہوا غرض رخ روشن کے آگے بدر کو ہٹ
روای سرخ تھی کا ندھو پیا اور چاندنی رات
درود پڑھ کے یہ بولے صحابہ نوش ذات

بصورت تو نگاری نہ آفریند
ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدند

لشکار مردم دیدہ ہوئے غزال حرم
خلیل خات و یوسف جہاں و غیبی دم
خدا رسی کی کمندین بین کیسو پرسم
ہر بیت ابرو میں لوح جبین چہاں ترسم

بصورت تو نگاری نہ آفریند
ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدند

ہزار مانی و بہزاد نے لکھیا نقشا
ہوا بصورت تصویر او کو جب سکتا
و ایک خاک تلمک خاک افسے بن نہ پڑا
زبان حال سے وہ دونوں بین ہو گویا

بصورت تو نگاری نہ آفریند
ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدند

پرنی ہو پست ملک باں جو کیسو سے
بہنگ رہا ہو مدینہ بہشت کی بو سے
فرا رپاک پہ جابو بکش ہین ہر سو سے
بیا ہو شور یہ کوثر تلمک لب جو سے

بصورت تو نگاری نہ آفریند
ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدند

نبی کا تھا جو حقیقی تمام سن و جمال
کبھی نہ دیکھ سکا او سکو کوئی اہل کمال

کیا بھی دیدہ حق بین سرخو اینی خیال . تو جو ذوی بین یہ آما زبان پر شعر شال

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

احدین اور جو احمد بدین فن فارق نیم
جمال مظہر حق میں جو نور ذات و تدیم
یسی ہر وحدت و کثرت میں باعث تعظیم
خدا شناس آئینہ کرتے ہیں تسلیم

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

نگاہ جب شب معراج میں پڑی ناگاہ
ملک جلو میں ہیں حورون پتخت سر کلا
کہ ایک نور کا پتلا ہی جیسے چار و ماہ
یہ بولے دیکھتے ہی آدم صفی اللہ

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

سیح کر گئے دم اکے اسم ربانی
سپند لائے جلالت خلیل یزدانی
ادب سے چوم لی یوسف نوڈر ہکوشانی
دروڈ پڑھکے یہ کہتے تھے آدم ثانی

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

درائے خلد میں گلشت کو لیے جو حضور
کہیں نبی کہیں غلمان کہیں جماعت حور
ارم تھارونق تازہ سے ایک نام نور
کہا یہ دیکھکے ہر ایک نے بے طرور

بصورت تو نگارنی آفریند
ترا کشیدہ دست از قلم کشیدند

بڑے جو عرش ہی طو کر کے آپ چند حجاب ادب پہونچے جو محبوب حق قریب حجاب	سنا تعال تعالیٰ نبی شتاب شتاب جناب حق سے ہوا تب حضور کو خطاب
--	---

بصورت تو نگارنی آفرید خدا ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا	
--	--

مین پل صراط پہ ٹھہر گنا جان کر روز جزا نظر پڑ گیا مجھے جبکہ آپ کا کھڑا	تماشا دیکھو گنا اک اک کہ حسن بیوت کا پڑھو گنا شمع یہ ہر بار کے کھل علی
---	---

بصورت تو نگارنی آفرید خدا ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا	
--	--

پی شفاعت عالم بے رحمت مشر اجابت آن کے حدیث ہو و نمانی ہر	کمال ہونے مشوش تمام پیغمبر کہ یہ رحمت غفار فخر سے آ کر
---	---

بصورت تو نگارنی آفرید خدا ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا	
--	--

ترب جمال نے ہر دلیپن کر لیا ہے کھر ہوا ہے اور نہ ہو گا کوئی ترا ہر	ہر ایک دیدہ حق بین کا تو ہے نور نظر بھی ازل سے ہو و در نظام آید پھر
---	--

بصورت تو نگارنی آفرید خدا ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا	
--	--

تمت

قصیدہ ناتمام	
--------------	--

کو بسا دن ہو وہ بخشہ ملک جن و بشر اک کروں ہند سے حضرت کو شینے کا سفر	
---	--

خواب غفلت سے کہیں چنک اٹھوں تو تیر
 ناشتے کے لیے ہوسے من سے کھالے
 خوانِ نعمت کو کروں دوسے جھک کر تسلیم
 گو نہیں شرطِ نمک مجھے ادا ہو سکتی
 خوانِ بیغا سے تیرے رزق مجھ کو دے رزق
 رہنمائی کو جو خضرِ آئین مرئی بر سرِ چشم
 سازِ بوسازی ہو سامان ہو بیسامانی
 ہم سفرِ دھوم سے ہم قافلہ عصیان ہو
 خاکِ رہِ غارِ روزِ ہو کہ سوادِ الوجب
 پشتِ ہو بارِ نہایت سے اگر میری خم

دوش پر کلبہِ اخیان سے اٹھاؤں ستر
 ماندہ عیسیٰ بھی افلاک سے اترے لیکر
 ردِ دعوتِ نکرین لیک لٹا دوں تیر
 پر مین ایسا بھی تو زہارِ نہیں تن پر
 کیا مین کمظرت ہوں جو اور کا ہوں دستِ نکر
 پر ہدایت مین نہیں آپ سے کچھ بڑھکر
 و بدم آہ کا نعرہ ہو مر اکو سن سفر
 نقدِ ایمان مجھے کافی ہو نہیں حاجت زر
 پانوں سے آئے ہیں مہین مردانِ دیدہ تر
 ستمِ جنوں تعظیم سجا لایا ہوں ہو فخرِ او سپر

ایضاً

کہ جسے نگاہت روح روان فریب
 ہو تیرے لطف سے کلزار عالم مکان
 نہال دین کو ملی سبز بختی جس وید
 بہا تھا ہر سر انگشت سے جو آبِ لال
 تہمین ہو بابت ایسا د عالم اسباب
 بسا خیال مرے ولیمین قدم برون کا
 وہ قدم جو صورت شمشاد بلکہ نخل مراد
 ہے سر خرمیہ اسرار و معرفت کیسر
 اوڑیا خاک خاک بنے بنائے کا کھشان
 ایسی کی شان میں جو ابدنا الصراط آیت
 نہین جو کوئی شب قدر لیک مایہ زلف
 نہ موثر گاہی غمہ بن کا ہے یہاں پیدا
 جہان میں نام ہی سنتہ زہدین غمہ کا
 لب سے یانوں کو چوموں گا توں آگہ و سر
 میں خاک پا کو کروں طوطیاں دیدہ جان
 چلے نہ گلشن رستی یہ میری باغ خزان
 انقب ہو ہاشمی و مطلب ابوالقاسم
 کہا ہے وحی میں منزل اور کبھی طہ

غذای روح و دل و دین شمیم جان پرو
 کرم سے آپ کے باغ جہان ہو تازہ تر
 نگاہ آب بقا سے ہو خضر کے بہتر
 اویسیکا قطرہ ہو تہنیم و قلمزم و کوثر
 تمہیں ہو صاحب لبلاک حضرت سرور
 کیا ہو یا کوہین غمہ خانے میرے ولیمین کمر
 جھکایا طوبی و سدرہ فوج کے آگے سر
 ہین مہربانہ و شب قدر سے اوس سرور
 زمین سے تا بظلمت فوق یک سے ہو پور
 اوسیمین ملک عشاق کوہین ان شمشاد
 خدا سی کی کندین ہین زلف پر عین بر
 نہ شعر طبع سے بوزون ہو بہر وصف کمر
 مگر کیسے نہ دیکھا نہ سمجھا کیسے خبر
 رکھو نہیں سر پر سر فخر سے بدین تر
 کہ سر سے مجھے ہر دو جہان کی مد نظر
 نہ آئے گلشن انت پہاؤ کی جب صبر
 ہو اسم اعظم احمد خطاب غیب
 ہے قنالم بھی اکثر

سناؤں مال میں معراج کلب تھے اونکی
 ہونی کسیکو نہ معراج اور نہ وہاں
 بلایہ حضرت باری فوجکے جانب عرش
 ہوئے براق پہ بہر عروج جب ہر رون
 گئے وہ عالم امکان سے لاکھان زمین
 تھے انبیاء تسلیم کو جھکائے ہوئے
 خبر دی غلہ نے زیب دکان امیت سے
 کہایہ مالک دوزخ نے دور سے باد
 سنایا خورون نے نہر اذیت سے کرمچا
 چلی ہوا ہی خنک یہ شجر سے طوبی کو
 بنارفتہ کر منہ فلک ہوا یا بتک
 دیا حضور میں آفرودہ مبارکباد
 ازل سے تابا بدستے ہی جہان آباد
 بنار جان بول اہل عالم امکان

یہ راز کھولوں میں سرستہ تجمیع انظر
 نبی نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا تا محشر
 زمانہ فرش سے تا عرش ہو گیا طہر
 ہوئی روان کو روانی سے آگے نہ خبر
 کہ جیسے شرق سے غریب پہلے
 تھی دنت بستہ ملائک کی صف بھی جا کر
 کیا شگوفہ جنت ملائکہ نے نظر
 ہے تیز ناز جہنم تمھارے دشمن پر
 سلامتی دو عالم کے ہو تمھیں نظر
 شگفتہ غنچے کو جیسے کرے نسیم حر
 فلک سے عرش ملک فرش ہو گئے اختر
 دبیر چرخ مکا یعنی یہ قطع لایا نظر
 تمھارا سایہ رحمت ہے تاج جہنم بشر
 ترے وجود مقدس پہ ہو بصورت زر

قصیدہ

جہان کا نور ہو اک پر توہ نور محمد کا
 سبب یہ ہو رہا ہو سایہ اونکی زین اسود کا
 میان آئے تو اوس عالم میں تمھارا سایہ اوس کا
 نہ گذرا دین کی بھی وسوسہ نہ فلاک کی

وہ نور شیدہ درہ ہر جمال زوی احمد کا
 نہ تھی آگے شب قدر اب جو ہو قدر شرف او کو
 وہاں جب تھے تو مثل بر رحمت تھیں اساق
 شب معراج گدے فرشتے تا عرش اکدم نہ

امان ایسی ہونی سراج ابراہیم و آدم کو
 شب معراج حضرت انبیا بوسے چہرست سے
 زمین و آسمان کا فرق ہو عرش اور کرسی
 حیات سرمدی ہو روح کو اونکی دو عالم میں
 میان خالق و مخلوق ہو اک و ہبطہ اونکو
 ہو انرا فیل سے شان نبوت آپکی بالا
 نبی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا حشر تک پیدا
 نہ ہو متر وک مجھے کوئی سنت تیرے حصہ سے
 میں ہندی ہوں لیکن فیض ناما آسمان ہے
 ہو میں و فیض مقدم ورنہ یوں لگھو تارو تھو
 تہنہا و قدر ہو عین رضای رحمت عالم
 ازل سے ہے اوسکے ہاتھ میں شیرازہ کمان
 منافق اور موس کو محک تھی آپکی صحبت
 نہ دیکھا کوہِ سیم و زر کو جھٹے اونکی نظر و بین
 ازل سے تانا بواہی و وہی معلم عقل کل کا ہو
 دو عالم ہر نی حرف کن ہو کرن و لب سے نکلا ہو
 ملائک کی زبان پر تھا کہ جبار الحق ہو حق ایل
 ہو یہ شام انبیاء تا نب جناب کہ نہ کوہین
 ہو یہ معنی و ہر فرجی عقل کل نے یوں اونکے

بڑھایا آپ نے ہر مرتبہ اپنے اب و جد کا
 یہ کچھ شان نبوت سب ہو نظر شان انبیا کا
 کیا خالق نے بالا رتبہ ممبر اور سند کا
 خلاف اسکے عقیدہ دی خدا ہرگز نہ ہو کا
 وجود پاک میں ہو سلسلہ حرف مشدوک کا
 یوں ہی کعبہ سے اعلیٰ تر ہر رتبہ اونکے فرق کا
 یہی ہو اعتقاد و قول ایمان ہر مشدوک کا
 سجا آور رہوں غیر موکد اور موکد کا
 معرب کرنا جیسے سہل ہے لفظ نہ نہ کا
 بڑھا ہو یا پیو سی سے اونہیں کی رتبہ فرق کا
 نہیں ہو ایسے تیرے قضا محتاج کچھ رو کا
 مجزا کرنے والا بھی وہی ہو اس محلہ کا
 مثال آئینہ کھلتا تھا جو ہر نیک رب کا
 نجنا سے مسنگر نیرہ مرتبہ سمجھو زمرہ کا
 ہو ہی مشاق تعلیم اس خط لوح زبر جبر کا
 مشیت میں خدا کی کام تھا کیا کاوش و کد کا
 سبب بت سکھنی عالم تھا مشرودہ اونکی آمد کا
 جہان میں ہر نبی کو فخر ہو اونکی خوشامد کا
 سبق خوان جسطح ہوا ہو کوئی طفل اس سجد کا

فیوض ظاہر و باطن کا مطلق ہو وہی مہدا نجات عاصیان ہو منحصر تری شفاعت پر بھروسہ ہو ترا بس محکوم اپنی کامیابی پر تسنا ہو کہ جاؤں سر کر بل گھر سو بیٹی تک زبان پر ہو درود اور آنکھ سو ہوین آن احد تک کہ نشان عالم امکان تھا عسنا	ازل سے تا اب منع و ہی انعام ہیدا بروز و شکیری آسرا ہو بس تے ہیدا مکمل ہے تو ہی درگاہ پر ہی سب کا مقصد کا رہون درگاہ پر رکھن غم نہ آوارہ شد کا روان جہدم دان مجھ سہا ہون تیرے درقا یہ موجودات صدقہ ہو فتوح ان سید محمد کا
---	---

قبول خاطر اقدس ہو کیون عرضہ عسنا

واما امل آہ ہو گویا شان تھو کا

نت

مناقب در شان جناب امیر بزرگ علی عظیمیہ السلام

رباعیات

جن نام سے ہو شفا و ہو نام علی
سے راحت عیش و کما صبرن یون
سختاخ دروین کی جو صہ صہا علی
کر نہی جسے کہتے ہیں وہ جو ہمیں

ایضا

ہم نام خدا کے ہیں علی نام خدا
یان شیر نیتان تو ہو شیر قابل
حیدر اسم اللہ ہیں انو مل علی
ہو شیر زبان او سکے مقابل حدان

ایضا

از بار غم نہ جان سبکدوش کنی
اے صاحب حل مشکلات عالم
درماندہ دست ہم بجز غل من گوش کنی
بیچارہ دست ہم چرا فراموش کنی

ایضاً

ہم چارہ کار خوش ہر سو جان
کن شکل رعنا پریشان آسان

از بکہ بفکر این و آنم حیدران
جز بارگشت نیست مرا عتدہ کشا

ایضاً

خلقت میں ہر اثنا عشری بہر بندہ
ہین پہنچنے مگر حواس خمسہ

ہو جب علی مین روح و جان دل شیعہ
چار لون عنصر ہین چار یاری رعنا

ایضاً

اور جسم جہان کی جان ہو جان علی
شایان ہے شایان ہر شایان علی

ہو نام خدا شان خدا شان علی
گر بے بی فخر و غنم کہتے

ایضاً

اسم اعظم ہو خزرجان ناد علی
دیوارین ہین اس شہر کی اولاد علی

نستہ و درویشی آٹھ پہریاد علی
حیدر در شہر علم و دین ہین رعنا

ایضاً

راضی تھے رضا قضا تھے شاد علی
ہین دست خدا نبی کے داماد علی

ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی
حیدر کے سوا مالک کو نہیں ہو کون

ایضاً

ہین احمد مختار کے مختار علی
شمشیر فحیدر گزار علی

معتوق نبی ہین عاشق زار علی
کفار کے سر پہ دست مومن ہین

ایضاً

<p>گلزار حسیل میں تھے گلزار علی ہیں دل میں عدد کے مومنو خاری علی</p>	<p>فردوس کے ہیں رونق گلزار علی آنکھوں میں مجھوں کی بعین گل تر</p>
<p>ایضا</p>	<p></p>
<p>اور نوح کا حلم تھا تو صبر اویس محبوب الہی کے علی ہیں محبوب</p>	<p>یوسف کا جمال تھا تو حب یعقوب مقصود دو عالم ہیں علی نام خدا</p>
<p>ایضا</p>	<p></p>
<p>ابتد کے شیر تھے علی عن لب ایک جان تھے نبی علی مگر دو قالب</p>	<p>بھائی تھے نبی کے پسر بوطالب دو آنکھ کی جیسے اک نظر ہو یغنی</p>
<p>ایضا</p>	<p></p>
<p>یوسف سے غریز ہیں غلامان علی ہیں ذرہ خاک ر مر دان حسنی</p>	<p>افضل ہیں سلیمان سے گدایان علی خورشید کرم ہیں بو تراب و نظام</p>
<p>ایضا</p>	<p></p>
<p>بر تمام مہربا رکش سجوانیم درود در پنجتن بست زین دگر پنج فرود</p>	<p>بر بارگہ علی ملک کرد سجود عادل بد و بوال نام نامینت بعدل</p>
<p>ایضا</p>	<p></p>
<p>ہم غریبے استخوان جو بدو ہو صدق کعبہ جو صدق ہے تو علی در نجف</p>	<p>گوہر سے زماؤ میں صدق کو ہر طرف پیدا ہو سے کعبہ میں علی نام خدا</p>
<p>ایضا</p>	<p></p>
<p>یکسانست ز طفلی و پیری و شباب</p>	<p>وصف ہو بکر و بخر یا رواصحاب</p>

اعداد حروف کبر بے صفر بہین	رعنا زا حد عشر و صد گیر حساب
----------------------------	------------------------------

ایضاً

از ذوات عمر و کہ یافت شوکت اسلام	حقا کہ بدش از از لش شاہی ام
از حروف عمر و بر آراء عداد و بہین	شاہیست کہ در گدائیش یافت نظام

ایضاً

عثمان غنیست باذل و مرد خدا	در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جبع	از دیدہ حق بہین کہ پید است سخا

قطعه

چون محمد روان قلب علیست	بو ترابست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق	ہست عثمان چون بان در کام

تت

اربا عیات در شان اہلبیت علیہم السلام

روفا غم شیرین عادت یہ ہے	بس اپنے طریق بہین عبادت یہ ہے
بیداری مین گریہ خواہ مین ہو رویا	ای مومنوزویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہو ہے کہ مغموم	بے ماتم شیر کے سخت شش معلوم
دنیا مین کیا اگر غم سرور دین	غم دین مین ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

بیغم غم شاہ سے نہیں کوئی پیر	اکبر کے قلق مین سب جوان بہن لگیر
------------------------------	----------------------------------

<p>ہین سوگ میں بیویوں کے اہل عصمت نالان غم اصغر میں ہیں اطفال صغیر</p>	<p>ایضاً</p>
<p>شامی بھی نہیں جواؤ نکو کشتہ کیجے انکھیں جب تک ہین خوب دیا کیجے</p>	<p>شپیر نہیں جو جان کو فدیہ کیجے رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے</p>
<p>شامی بھی نہیں جواؤ نسے لیجے بدلا دل کھول کے خوب نین ہر صبح و مسا</p>	<p>شپیر نہیں نہ عرصہ کرب و بلا باقی ہو غم شاہ بس او مرد دم چشم</p>
<p>بیسا ختمہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے نوشاہ کا غنیم اور بھی لو انا ہے</p>	<p>پیری میں شباب یا وجب آتا ہے اکبر کی جوانی کا قلق نہ ہے رعنا</p>
<p>روستے ہین بہشت میں بھی اکثر شپیر اب تک دم زنج بھی یہی ہے تکریم</p>	<p>اکبر کا قتل جہان میں ہو عالمگیر اکبر کا الم نام حسد ہے ہر دم</p>
<p>پیدا کرے ربطا اور سے کیونکر رعنا کوزے میں سمانہیں جیسے دریا</p>	<p>قل سکھنے کی واہدہ نہیں دلیں جا یہ عالم حب پنجتن ہے یعنے</p>
<p>پایا سے تین روز دریا پہ امام اقسام محمد دوم نبی کا ہے کلام</p>	<p>سیراب ہوا فرات پر لشکر شام اسرار یہ تھا کہ ساقی کو ترسوتھے</p>

اعداد حروف بکر بے صنف بہین	رعنا زا حد عشر و صد گیر حساب
----------------------------	------------------------------

ایضاً

از فوات عمر و کہ یافت شوکت اسلام	حقا کہ پیش از از لش شاہی ام
از حرف عمر و بر آراء و بہین	شاہیست کہ در گدایش یافت نظام

ایضاً

عثمان غنیست باذل و مرد خدا	در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جمع	از دیدہ حق بہین کہ پید است سخا

قطعہ

چون محمد روان قلب علیست	بو ترابست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق	ہست عثمان چون بان در کام

تحت

ارباب عیات در شان اہلبیت علیہم السلام

روفا غم شیرین عادت یہ ہے	بس اپنے طریق میں عبادت یہ ہے
بیداری میں گریہ خواہ میں ہو رویا	ای مومنو زویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہو ہے کہ مغموم	بے ماتم شیر کہ بخشش معلوم
دنیا میں کیا اگر غم سرور دین	غم دین میں ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

بیغم غم شاہ سے نہیں کوئی پیر	اکبر کے قلوب میں سب جوان بہن دلگیر
------------------------------	------------------------------------

ہین سوگ میں بیویوں کے اہل عصمت	نالان غم اصغر میں ہین اطفال صغیر
ایضاً	ایضاً
شامی بھی نہیں جو او کو کشتہ کیجے انکھیں جب تک ہین خوب دیا کیجے	شپیر نہیں جو جان کو فدیہ کیجے رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
ایضاً	ایضاً
شامی بھی نہیں جو اون سے لیجے بدلا دل کھول کے خوب نین ہر صبح و مسا	شپیر نہیں نہ عرصہ کرب و بلا باقی ہو غم شاہ بس او مرد دم چشم
ایضاً	ایضاً
بیسا ختمہ دل پھوٹ کے رہ جاتا ہے نوشاہ کا غم ہم او بھی لواتا ہے	پیری میں شباب یاد جب آتا ہے اکبر کی جوانی کا قلق نہ ہے رعنا
ایضاً	ایضاً
رو تے ہین بہشت میں بھی اکثر شپیر اب تک دم زنج بھی یہی ہے تکریر	اکبر کا قلق جہان میں ہو عالمگیر اکبر کا الم نام حسد ہے ہر دم
ایضاً	ایضاً
پیدا کرے ربط اور تے کیونکر رعنا کوزے میں سمانہیں جیسے دریا	قل کہنے کی وائے نہیں دلیں جا یہ عالم حب پختن ہے یعنے
ایضاً	ایضاً
پایا سے تین روز دریا پہ امام انعام محسوس ہو مئی کا ہے کلام	سیراب ہوا فرات پر لشکر شام اسرا یہ تھا کہ ساتی کو ترستھے

ایضاً

عشادی رچی مندی لگی سہرا بھی بند
کام آیا روزِ غمت لیکن دولہا
انعامِ محرومِ نبی کا ہے قول
محرومیِ قاسم کا کھلا اب عقد

خمسۂ نظام بر سلام پیر

داغِ بردلِ ماہِ ہوا اور خاکِ بر سر چاندنی
چاکِ ہوشِ کتانِ جسمِ قمرِ چاندنی
ماہِ ہنے خلقہ زینِ مالِ مکدر چاندنی
مجرئی کا ہے سو گوارِ ماہِ حیدِ چاندنی

اشکِ ہی شبنمِ بکا کرنی ہو شبِ بھر چاندنی

ماہتابِ دینِ پیمبرِ کچھ توحیدِ چاندنی
نورِ حق کے سامنے کیا ہو منور چاندنی
چارِ تطہیر سے کیا ہو برابر چاندنی
فرشِ ایوانِ علی سے کب ہو ہمسر چاندنی

چاندنی جھاروںِ تجھٹری ہو زمینِ پر چاندنی

چاندنی کا کھیت سہجائی گئے زہرِ اکاباغ
ماہِ دینِ چھپ جاتی چمکانی قمرِ سینہ پہ داغ
روشنیِ شامی کراہیں تیرہ باطنِ بد داغ
ایو فلک اندھیر ہو عابد کا زندانِ پر داغ

ایو زمین کیا قمر ہو فرشِ ستار چاندنی

فرض کیجئے گر ہلالِ دینِ ریواں نہ کو
چودھویں مہدی بہ دینِ بدرِ کمال نہ کیجئے
ایسیلئے نورِ حسد اکا پر تو اسے ہو منو
تا کمال چارہ جمعِ صومِ روشنِ ب پہ ہو

چودھویں شب کور با کرنی ہو شبِ بھر چاندنی

نورِ مقدم سے ہوا حضورؐ کے روشن اک جہاں
ہو زمینِ بدعتِ سوا پاک و ظلم و صاوتِ آقا
صبحِ صادق ہو فروغِ مہر کا جیسو نشان
صدی دینِ بنِ نہانِ فیضِ ہدایتِ ہو عیان

	چاند جیسے ابرہین اور جلوہ گستر چاندنی	
روئینے اک ماہ نو کو حشر تک اہل قلوب ہوتے ہی طالع کیا ماہ جوانی نے غروب		بسکویہ معلوم تھی تقدیر علام الغیوب پیر گردون دودھ میں لکھاتے اندر خیر ب
	چار دن بھی دیکھنے پانے نہ اکبر چاندنی	
ہین وہ سایہ تو یہ ہین نور وہ شیشہ سنگ ہر مہینے دشمنان ہین سے ہر سر گرم جنگ		تیرہ دل سے نو یونکو ہی ازل سے ہمارو تک شامیون کی ہر فرشتوں تک غرض صد تک
	چرخ پر کھتی ہو ماؤ نو کا خنجر چاندنی	
عقل کل کیا کافسہ بامی زل عمار تھا عرش عظمیٰ جگہ گھر کا فرش انداز تھا		جعبتِ نور شیدا و رشتن القبر اعجاز تھا صاحبِ لولاک پر او کو نہ کیا کیا ناز تھا
	فرش کی خاطر نہ تھی او کو میسر چاندنی	
صف شکن تھے من چڑھی جنگ کے مشاق تھے حلقہ نورانی فردوس کے مشتاق تھے		فتح جنگ بدر سے وہ شہرہ آفاق تھے غازیوں کے قاسمِ جنت پہ استحقاق تھے
	دیکھ کر عاشور کی شب کو دلا در چاندنی	
نور عین شہر حق جب ماہ دین کے پاس ہوا شمرنے چاہا کہ حضرت سے جدا عباس ہوا		اس قرآنِ سجدہ کیونکر نہ وقفِ یاس ہوا شامیان تیرہ باطنِ تاباں ہوا
	یہ نہ سمجھا ماہ سے چھو بی کی کیونکر چاندنی	
آج کیا ہو فرشتہ فلعی قمر کی کھل گئی جب سپیدی روضہ شہر میں ہونے لگی		ماہ ہو سوزِ جگر سے صاف چونہ کی ڈلی تھا مسخر حل بنا پس کمرہ کامل جمعی
	گرد و روضہ کے پھری چونہ میں ملکر چاندنی	

	لوٹتی ہو خاک پر اس غم سو گھر گھر چاندنی	
اگر چہ مال نہین یہ حلقہ ماتم ہے آہ	اگر چہ مینے داغ بردل شام سے تو تپا چکا	گاہ ہو غرہ مین پھر ہو خاک برس پھر سیاہ
	ما تھی صفت کی طرح بچتی ہو گھر گھر چاندنی	
اسم غم نام ماہ دین ہو اللہ	ہمچہ اعدا دہین نام خدا بالاحد	نفر حسن اتفاق او سکون کو یوں لا تعد
	کیون نہور و شند لو نین نام آور چاندنی	
بیزبان کی پیاس کا جب غم ہو اشیہ کو	ماہ نے ہمیر پایا جب فرات و سیر کو	التجاسے اوسنے بھیجا تاب پر تنویر کو
	قاصد نہ لہن تھی بہر جہاں چاندنی	
نور اول سے ٹھنڈے ہو اور روشن جہان	آفتاب حشر ہو گئے مہدی آخر زمان	راہ دین احمدی ہو حق بجانب کھکشان
	حیدر و زہرا قم شیر و شیر چاندنی	
آیا غاشور کو جب دم قتل کا حکم نرید	پان صفت ماتم کچھی تھا شامین وین حسین عبد	تھی سلج بندی کہین تر تیل قرآن مجید
	نور کا تر کا تھی بہر فوج سرور چاندنی	
خا بہر سو ج کچھی پروین بھی خوشہ چین بنے	کیا تعجب گردہ خاک شفا پروین بنے	صورت گلزار ابراہیم وہ آئین بنے
	بہرے دہن مین گل رشید انور چاندنی	

ہو فوج بوترانی سے مخرب و مکن یون مصلحت سے تو دل کی ایک کتا ہو	ہین ہلالی صاحب کا ہیدہ دوس مضمحل نظمت زندان عابد ہوز خنی انکا دل
ہو نیک باش دل جاب حیدر چاندنی	
شامیان تیرہ باطن کا اودھروہ مکروکید خانمان برباد گھر کا گھر فنا اور آپ قید	جسطح پالے پٹے صیاد کے پیارہ صید ہو گیا تھا خون غم سے خشک ملت تھی سفید
فرش پر سجاد کا تھا جسم لاغر چاندنی	
ہو بخت جابی اخنی صاحب شوق القمر دورہ پر درمہر کی فرمائیں گہر تجہر نظر	فرش راہ قبلہ دین ہین جہان قدسی کے پر روضہ پر نور مولیٰ مین چھانی ہے اگر
نہر کے چشمہ مین ہوا ماہ نوغاندنی	
شام سے تھا شامیوں کی تاک تین باجھکا احتیاطاً اور اگر جاری ہوا فرمان شاہ	گردشکر صورت ہالہ پھر کرتا تھا ماہ لی طلانی کی جو وان ناہ سنی ہاشم ذراہ
روشنی لیکر بزمی میں لاؤ چاندنی	
نوریو نور علی نور اسیلے اونلوکس ایک جلو سے بنور بنوب گئے ارض و سما	تھے او جالے جو خدا کو گھر کے نور مطلقا عکس خورشید جبین و ماہ عارصن جو پرا
آسمان پر دیو پیکلی او زمین چاندنی	
جس مجسم نور سے روشن ہوا سارا جہان چاک چلتے تھا تین پر نور پر مثل کتان	تھا فرغ وادی امین زمین سے تازان نور تین جھین چھین کر نو نسوزہ کی تھا عیاں
چار سو چار اینسے تھی برابر چاندنی	
لشکر انجم کی صورت جبر کہ انصاف چھنا	عقد پر دین الہییت اور ماہ دین تھے نہ بقا

قبر خرمین ہو گئی زہرا کی چادر چاندنی	
جلوہ گر تھا جس فکر کا چاندنا افلاک میں کیون نہ چھا جانے اندھیرا ہر دل غمناک میں	تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہر لولاک میں چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک میں
ڈھونڈتی پھرتی ہوا تکانے لگو کھر کھر چاندنی	
حلقہ ماتم ہے بالہ ماہ صبح صرف بکا کیون ہلالی اس غم سے گھٹ کھٹکے نہ ہو بدراکد	باعث شوق القمر آخر یہی تھا جبر اکبر مہر و کافشہ و ہویں جلتار ہا
ٹوٹی ہو خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی	
اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہیں پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہیں	بالیقین شان نزول آیہ تطہیر ہیں احمد وحید ربول و شیر و شیر ہیں
آسمان نورشید روشن ماہ اختر چاندنی	
نور پاک پنجتن ہر صاحب اس جا پر بہم نور کا صل علی عالم ہے گویا دہم دم	مہر و مہ قندیل پروین جہاں سائے خدم روشنی بزم غرا کی لکھ سکے کیونکر تسلیم
ہوں جہاں انجم پسند اور دو دم چاندنی	
تین دن چھا ہوا بے گور و لفن وہ مہ لقا جڑمہ و نورشید لیکن بات دن صبح و سوا	سائبان تھا آسمان ابو فرش خاک کر بلا نفس شہ کا بعد تو کوئی خبر گر ان نہ تھا
دھوپ بھی دن بھر نگہبان بترب چھ چاندنی	
چرخ تو چکر میں تھا اور زلزلہ میں تھی زمین ٹوٹا تھا غم سے انگار و نہ نورشید مبین	کانپتا تھا عرش پر تھانے تھے جبریل امین ابو قریل شاہ دین اجرام علوی تھے خرمین
مہ کے دل پر دماغ تھا اور بھی مکد چاندنی	

جس طرح اعجاز سے واقع ہوا شوقِ القم
سینچ میں رہا رہا اچھڑ کے ہوں شوریدہ سر
خاک یا جیسے ہو وقتِ صبح دامانِ سحر
ناؤں کو سوگِ مودت سے زخمی ہو جگر

میرے مرہم میں ملائے اور تو گر چاندنی

ناز پروردہ علی کا فاطمہ کا لاڈ لا
چشمِ جانِ دل میں بھلاؤ تھر جگو مصطفیٰ
زیرِ طوبیٰ آرزو ز جبریل اوں کو لیکر جھوٹا
ہاں اوں کی غمش ہو اور رگِ دشتِ کربلا

وہوئے کھلتے جسے حیدر نہ ماو چاندنی

چادرِ مدنون سے زیرِ سہماں ہے
پھر بھلا نظرون میں نور حق کو وہ کیا مال
فرشِ درگاہِ مہرِ زہرا وہ ماہِ وسال ہے
یہ تو اک مدت سے بزمِ شاہِ مینِ پاپاں ہے

ای فلک اے بچھوڑے بد لکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہیں الحق جدا
تھے مہرِ ہر کے عاشق کبک و شِصلِ غدا
یاورِ شبِ مثلِ پروین تھے تو وہ بد لکر
سایہ سانِ ہمزائے شمعِ ہونو خدائیِ دخل کیا

چاند تھا سبطانی اور تھے مہتر چاندنی

چادرِ مرہم کا نور تھی اے بوجب
کر بلا میں جب قلم وہ ہو بوجب
چاندنی کو کہیت میں گلزارِ تحازمِ احباب
ایسے گلِ مودتِ شہیدانِ کھلی ہنگامِ شب

ہو گئی مثلِ گلِ شبنمِ معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یوں شلم کی راہ میں
غم سے گھٹ گھٹک لالِ سایہ درد و آہ میں
تھا جہانِ تاریک چشمِ بانو و سحر میں
کہتی تھی بانو کہ شبِ سہاوی فراقِ شاہ میں

دلیر ہو قالمِ مقامِ نوکِ شہر چاندنی

جسکے نام نے کیا اعجاز سے شوقِ القم
فتحِ جنگِ بدر کے باعث ہوئے اوں کے بدر

	قبر خرمین ہوگی زہرا کی چادر چاندنی	
جلوہ گر تھا جس قمر کا چاندنا افلاک میں	تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہر لولاک میں	کیون نہ چھا جائے اندھیرا ہر اہل غمناک میں
	ڈھونڈتی پھرتی ہوا تکافہ نگو گھر گھر چاندنی	
حلقہ ماتم ہے ہلال ماہ صبر و بکا	باعث شوق القمر آخر یہی تھا اجسرا	کیون ہلالی اس غم سے کھٹ کھٹ نہ ہو بدراکذا
	لوتی ہو خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی	
اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہیں	بالیقین شان نزول آیہ تطہیر ہیں	پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہیں
	آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی	
نور پاک نیچے ہر خاص اس جا پر بہم	مہر و مہ قندیل پر دین جھار سائے رخم	نور کا صل علی عالم سہمے گویا دمبدم
	ہوں جہاں انجم پسند اور دو مجھ چاندنی	
تین دن چھا ہوا بے گور و کفن وہ مدلقا	سائبان تھا آسمان اور زفرش خاک کر بلا	جزوہ و خورشید لیکن ات دن صبح و مسا
	دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور تب چھ چاندنی	
چرخ تو چکر میں تھا اور زلزلہ میں تھی زمین	کانپتا تھا عرش پر تھانے تھے جبریل میں	لوتا تھا غم سے انکار و نہ خورشید مہین
	مہ کے دل پر داغ تھا اور بھی مکڑ چاندنی	

جسطح اعجاز سے واقع ہوا شبنم القمر	خاک یا جیسے ہو وقت صبح دامانِ سحر
سچ میں مہ پارہ احمد کے ہون شوریہ کر	ناوک سوگ مودہ سے زخمی ہو جگر
میرے مرہم میں ملائے اور تو گر چاندنی	
ناز پروردہ علی کا فاطمہ کا لاٹولا	زیر طوبی روز جبریل او کو لیکر جھوٹا
چشم جانِ دل میں بھلاؤ تھو جنکو مصطفیٰ	ہاؤ او کو لکھی بخش ہو اور یک دست کر بلا
دھوپ کھلائے جسے حیدر نہ ماور چاندنی	
چادر مہ مدنون سے زیر سہماں ہے	فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ و سال ہے
پھر بھلا نظرون میں نور حق کو وہ کیا مان	یہ تو اک مدت سے بزم شاہ میں پاپان
ای فلک لک بچھوئے بد لک چاندنی	
ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہیں الحق جدا	یاور شبیل پروین تھے تو وہ بدر اکبر
تھے مہ زہرا کے عاشق کبک و شصل غرا	سایہ سان ہمراہ شہ شجر بنو جذائی دخل کیا
چاند تھا سبطانی اور کھے مہتر چاندنی	
چادر مہ مرہم کا فور تھی اے بواجب	چاندنی کو گیت میں گلزار تھا زہرا کا
کر بلا میں جب قلم وہ ہو چکا سب سبب	ایسے گل موزم شہیدان کر گل پرنگام شب
ہوئی مثل گل شبو معطر چاندنی	
چاندنی کھلتی رہی یوں شلم کی گراہین	تھا جہان تار یک چشم بانو دسبہا بن
غصے گھٹ گھٹک ہلا آلی سایہ درد و آہ میں	کستی تھی بانو کہ مشہای فراق شاہین
دلہ پیر کو قائم مقام نوک شہ چاندنی	
جسکے ماننے کیا اعجاز سے شبنم القمر	فتح جنگ بدر کے باعث ہے اوکے پدر

ماہ انور کے نہ ہے طالع کہ اوسکا جو گزر | ذکر کیا نعلش مہر ہر اسے سر کے تا سحر

مختی سلیمان کے قرین مرغ کی چاندنی

ہو نصیب و شمنان یار بے مصیبت جو سہی | ساز مایحتاج کو محتاج تھے الحق بھی
چادر تطہیر تھی ایہات اک باقی رہی | عترت اطہار کی زندان میں کیفیت بھی

تھا فقط نگیر اک شبنم کا بستہ چاندنی

بہد کی فتح اور مہوش القم اس کے حضور | گھر میں نازل جنگ ہو میں سورہ آیات کو
پائے معراج اس کے دیر حضرت موسیٰ کا طو | پردہ پوشی بہت عاصی کی تھی ورنہ ضرور

واسطے نہیں آئی ہو کے معجز چاندنی

آفتاب چرخ دین اور برج ایمان کے ہیں | اکمکشان ہو حق بجانب وضہ اقدس کی را
فتح جنگ برے اظہر الشمس اور کا جاہ | روضہ شاہ نجف کی بھی عجب عظمت ہو را

شبنم مسیح چرخ گنبد پر وہ در چاندنی

ایک تو مرقہ منور او سپہ حق کا پر تو را | نور حق رہتا ہو نازل رات دن صبح و سہا
نور کا عالم نجف میں ہو غرض صل علی | وہ سپیدی وہ درو دیوار وہ فرش صفا

لکھی جس سے آئی ہو کو شہد چاندنی

ماہ کامل ایک سا رہتا ہو جیسے صبح و شام | بدر کامل کی طرح ہیں اس سے وہ ماہ تمام
ہو مہر دین پر ہی آخر دین حق کا اختتام | بعد مہدی کے ہو اکوئی نہو گیکامام

چو و حوین شب کو رہا کرنی ہو اکثر چاندنی

شامیان تیرہ باطن میں پڑی بس ہل چلی | ماہ سے ماہی تلک طلعت مانہ سے علی
آجسکارا ہو گیس از انہ زحنی و جہم بلی | آئے مہدائین ذرہ پہنے حسین ابن علی

دام کے اندر قمر حقت اور باہر چاندنی	
محو تھے قدسی زبان پر تھا کہ اے صلی علی	نور حق تھا چہ نور سے روشن بڑا کو رشمہ سے دہلی خورشید کی صبح و سہا
جسطح خورشید کے گئے ہوا بتر چاندنی	
چاندنی با سے جسے زخمی کر دہ خونی فشار	بھتی ہلال سال سنگل ماہ نو وہ نور بار آنے جنگ بے کس بن یا دیندم او سکودار
جسطح بدلی کو ٹڑیے نکل کر چاندنی	
زجبت خورشید بھتی صبا میں بہم	معجز شفق القمر دیکھو اسی گھر میں ہوا فتح جنگ بدر کے باعث ہیں ہیں لقا
ماہ کا درماہ ہی سہمے مقرر چاندنی	
ٹوٹے گا زمین کو شکل جو نہ جو زمین	چاندناری سے نہ نمایاں کا سینہ تو دین گر شہاب آئے تو مہر سا او بھی مو دین
مہر صو سیاری گردن ماہ نور چاندنی	
اور گھس ہے تاقیامت بھی نہ کھلے آفتاب	صاف آج اسے رخ ماہ منور پر سحاب مہربانی کی نظر سے گرنے دیکھیں بوترباب
چون رک سبیل ہے ہو تہ مضطر چاندنی	
صاف گھبرا جائینگے بے چین ہو کر اپنا	خبر کے دہلی مصیبت کو نہ دکھلاؤ خدا ہاں ہماری ہاتھ ہو گا رحمت حق کا لودا
ہو سکودار ہو گا آفتاب و زمرہ چاندنی	

آسان بہ مال ہو جائے تو اس کا کیا عجب	عالم ایجاد کے بس ہیں نزل سو ہم سب
الہیت مصطفیٰ کا حق نہ دکھلاؤ غضب	اختیار اپنا ہی گر چاہیں زمین ہو مقرب
جسطرح ہو جائی درہم کھا کر تھوکر چاندنی	
صاف ناخن چاند میں ترشیں تہی ہر شک و فہم	ناخن مشکلاش سب در کے عقد و ہن سر
نور حق سے مقبوس ہیں نہرومہ شام و سحر	مصدق نور الہی ہوں جو ہو نظر
ہر سر ناخن سے ہو میری مظفر چاندنی	
خیزن اعدا پہ نازل گر شمال برق ہو	صاف ذو کرے زمین و آسمان کا فرق ہو
عرب سے لے فوالبقار آخر محمد با شرق	سرکش کو آہن و پولاد میں تم غرق ہو
ہر ذرہ مثل کتان تنغ دو پیکر چاندنی	
بسکہ اخلاق مجھ تھے وہ شاہ تشنہ کام	گفتگو اعجاز عیسیٰ جس سے تھے جوشی بھی رام
دشمن بیدین بھی سنئے تھو تو ہو تو تھو غلام	کیا نصیح و روشن و شیرین تھے حضرت کے کلام
شیر و شکر آب حیا و ان قند و گوہر چاندنی	
میرے جسم پر کہیں جب پنجتن وصل علی	اس سے بہتر کو شارب عشا کو حق میں صلا
دین تو پھر نور علی نور اور بھی نام نہا	جاسدوں کو چاہی قسمت کا ابر باکی کلا
ختم مجھ پر چکا کلک صفت در چاندنی	
نور ایمان ہو جسے کہتے ہیں سب جبار علی	ہیں نبی محبوب حق اور وہ نبی کو ہیں صبی
گو و لامی پنجتن کافی شفاعت کو سخی	تنگی و تاریکی مرقد سے گھر اتاسے جی
یا علی ہو سو ہی جنت پیری رہبر چاندنی	

سلام خطام

بسکے پھولوں میں سووم کے تھی موطر چاندنی
 بجلی روغن کی خاطر سنگ مر مر چاندنی
 جانیں سکتی ہر جب وضو کے اندر چاندنی
 مجھ کی ہر کیلے حیران و تشدد چاندنی
 یوں قلق میں ہر درون دیدہ تر چاندنی
 تانہ جسم عابد پیار پر گزرے گراں
 چادر مہتاب آخر سچ پھولوں کی بنی
 روضہ شام دو عالم میں سو عالم نور کا
 نوریون کے زخم تن پر مرہم کا نور تھی
 ظلمت زندان میں کام آئی نہ بہر طبیعت
 رفعت شان خیام حین دین صل علی
 شام کے ستے میں عابد نور دیکھا گرم و نور
 اور نہ طلوع جہان میں نہ پون کیوں سطل
 معجز شوق القمر کا مدار روشن ہوا
 شامیان تیرہ باطن میں عجب اندھیر تھا
 کیا منور ہے مزار فاتح بدر و جنین
 حلقہ ماتم ہے گرد و ماہ یہ لالہ نہیں

قبر شہ پر بگئی پھولوں کی چادر چاندنی
 قبر ماہِ فاطمہ پر سے مجھ چاندنی
 کربلا میں رات بھر رہتی ہر تشدد چاندنی
 کس تر کو ڈھونڈتی پھرتی ہو کھر کھر چاندنی
 جسطح چھلکے تر آبِ سمندر چاندنی
 تھی سفر میں نکلت گل سے سبکتر چاندنی
 جب بھائی بندہ غقد ماہ شہر چاندنی
 شمع کا نور ہی ہو اندھا و باہر چاندنی
 نادیون کے کھاؤ پر تھی مثل انگور چاندنی
 کیا جواب احمد کو دینی روز محشر چاندنی
 تھا کلس گرامہ تو نصیص کی چادر چاندنی
 دن کو سر پر دھوپ تھی اور شب کو تیر چاندنی
 جام کوثر ماہ ہو گا اب کوثر چاندنی
 نصف لیلین شہر اور لیلین نصف شہر چاندنی
 کہتے تھے جائے نہیں مجھ کو کے اندر چاندنی
 چاند سے بھی ہو بہت بڑھکر منور چاندنی
 ہے صفت ماتم غرا خانو نہیں کھر کھر چاندنی

دیر کیا تھی لب ہلا دیتے جوشاہ تشنگام
 خاتمہ صحنہ نے خطبہ حیدر کو لکھا
 دی عروس ماہ شہر کو عروسی میں جو تھے
 ماہ سے ماہی ملک ہو دھوم جناب بدری
 ماہ زہرا کر بلا میں شکوہ جب چلتے تھو راہ
 جبکہ پنہان خاک میں ماہ امامت کو کیا
 روضہ ماہ امامت کی سفیدی میں دام
 خیمہ زنگاری شاہ پر کس تھا نقرئی
 آسمان احمد علی خورشید ماہ دین نام
 ماہ پارون نے جو کی صیقل سلج پر یہر جنگ
 جب جلا یا شامیون نے خیمہ ماہ نبی
 خاک میں ہو چاند سی صورت علی کو ماہ کی
 ماہ پادشہ صاحب لولاک کو عریان رہے
 دماغ بردل منبر گردون پہ ڈاکر ہے قمر
 چاہے منشب قبر مومن حب ماہ دین ہیں
 خاک ہو زندان میں بستر بہر اہل بو تراب
 ماہ ہرقت بدیل ہا کہ دامن قندیل ہے
 جولوہ جالے صاحب شوق القمر کے گھر کو ہوں
 ہو گئے فوری سہی جینے سے دل برداشتہ

جام بٹما ماہ اور پانی سمٹ کر چاندنی
 کر بلا میں شک نے آئی کبوتر چاندنی
 ماہ کو ہر بنگیا اور آب گوہر چاندنی
 ماہ نوبتغ علی ہے عکس جوہر چاندنی
 آگے آگے تھی جلوہ ریزی میں میر چاندنی
 بنگلی سچ فرار ماہ حب رجاندنی
 مثل ابرک کے پھر اگر تھی ہو پکر چاندنی
 یا سمٹ کر ہو گئی تھی وہ مسخر چاندنی
 جلوہ نور ہدایت ہو یہ گھر گھر چاندنی
 بل بنی بہر جلا ہی خود و بکت چاندنی
 ہو گئی سیلاب کے مانف مضطرب چاندنی
 اسلئے دنیا میں ہو اب خاک ہر سر چاندنی
 چاک ہو مثل کتان جسم فتم سر چاندنی
 فرشت ہو بہر غلہ داران اکبر چاندنی
 شمع باہر جلوہ گر ہے اور اندر چاندنی
 احو فلک اندھیر ہو فرشتہ تگر چاندنی
 شمع کی ضو ہو کہ ہو روضہ کے اندر چاندنی
 حیف زندان میں نہواؤ نکو میسر چاندنی
 کھنکی عاشور کی شب کو جب مگر چاندنی

مین ولای پنجتن کے چرخ پر پانچون کوہ
 نفل تھے شبہ نہ راہ رفتی کے جو ہلال
 عشرت راہ امانت زور و امون شام مین
 آسمان دین کی ہو نرم غرامین کیا عجب
 ماہ و اماں لکن ہر وضو سے نور مین
 کر بلا مین چرخ نو نغش شہیدان کو لیے
 ہو گیا شش القمر سے طوہ کوہ قنیس
 باغ زہرا کٹ گیا چاندنی کو کھیت مین
 عام یون عالم مین فیض چارہ معصوم
 ماہتابی پر ہوا طبائع جو نام فاطمہ
 ماہ کو حاضر سمجھ کر گنبد خیمہ کھیلے
 عابد بیار کا ہنیدہ سے مثل ہلال
 دیکھ کر ماہ محرم شاہ فرماوے لگے
 بعد قتل شاہ تیرہ ہو گیا ماہ منیر
 یا سبانی ماہ کرتا تھا درمیشیر پر
 خر کے آتے ہی تسم ماہ دین کو کیا
 نقطے مین عقد ثریا و اُرنیہن شکل ماہ

نور کے مطلع لکھے رعنائی و صف مین
 کی غرض معجز مانی سے مسخر چاندنی

قصیدہ غوثیہ نام تمام در تعریف شایانہ مزار پرانوا

زیر فرمان ہین مرے آج حدوث اور قدم
دل پر نور میں ہے عالم وحی یوحی
میری عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ بند
کیا عجب ہاتھ سر دست ہو یہ قدرت
نام سے جسکے نشان شرف عالم ہو
جان سبحان میں سن پائے تو آ جا بھی
یعنی محبوب خدا سید عبدالقادر
غرق عادت میں ہو ہر بات میں انکی اعجاز
حسن صورت کی ہی یہ وجہ کہ وہ ہین حسنی
خلق میں ثانی احمد ہیں خلت میں خلیل
اونکی رحمت تو بڑی بات ہو اچھوٹا نہ
شایانہ کہیں ایسا بھی سنا ہو نہ
جسے قرآن سے ہو جامہ کو او سکونبت
مرقد پاک کو نمگیرہ سے نسبت ہو وہی
نور بافون نے او سے تاشعاعی ہو بنا
صبح صادق کا ہو جس نگہ سے خطا ہین
کیا عجب چادر مہتاب کمان کو مانند

جی میں آتا ہو نئی والدوں طرح عالم
بس میں ہے معجزہ عیسیٰ ابن مریم
میں نہ عالم میں سماتا ہوں نہ مجھیں عالم
لوح محفوظ ہو کا غزنو بنے کلک فلم
محبو وہ نام حسد ایا دیو اعظم ہین
دل سے بھرا ہو سراپیل کا صور اور کام
اسم اعظم کو حضرت کو کہ غوث الاعظم
غوث ثقلین کے تابع ہو وجود اور عدم
حسن سیرت میں ہین وہ بہتر نسل آدم
حلم میں نوح ہین موسیٰ کلم و عیسیٰ دم
سیایان کا ہی غنیمت ہو جو ہو وصف تم
تجھ کو یارب شہم دامن پاک مریم
واسطہ پاک ہو باہین غلاف اور حرم
علم نور ہو روضہ تو وہ او سکابرہم
خلد کے کر مک شب تا کمالے ارش
نور کی چادر مہتاب کا یاسے عالم
قالب ماہ پہ ہو چاک مثال شبیر

تھ سے جو چاہیں کہیں فکر ہے اپنی اپنی
 عرض کا اوسکے بیان طول ہو اللہ اللہ
 شامیاز سے ہو یہ فرق لواحق اسد
 اوسکا سایہ ہوا محبوب خدا کا سایہ
 سین بوڑھو عجیب لکھن رضوان جس سے
 یہ بخزان ہو کہ کس رنگ سدا اوسکی بہا
 کام جان کیوں نہ بسین خلق حسن کی بوجہ
 کار چو بی پہ ہوا طوبی سدرہ کا گمان
 لکھن شان وہ ہو تو جھار ہو مقرر زین
 کا کل حور سے موفی کی لڑی کو تدمی ہو
 کان میں لعل ہے اور نہ صدف میں گوہر
 دیکھ رنگینی کو ہو ابن ملک میں یث
 باد ریشہ کی جوئی مجکو جو فکر تشبیہ
 معجز شق فر سے ہو یاک ماہ کے دو
 چوب کو پوچھے تو فرما دے کہنا شیرین
 کل کل حور کو یا ہوز کے لئے تار شعاع
 دور کو نہ دھی ہے کہ تار نظر عاشق ہے
 صرف کا اوسکے قیامت ہی کو ہو چکا

دامن چادر تطہیر کیا میں نے فرست
 سایان کی ہو نھنا ساحت عش غلم
 ظل حق وہ ہے تو یہ دھن عصیان اہم
 سایان کا ہے جو ہمایہ تو گلزار اہم
 تا قیامت نہ کبھی بھول کے نکلے اہم
 جبکہ نکیر یہ پڑتی ہے ہمیشہ شبنم
 آٹھ جنت ہن نوان دیکھا ہو شکر اہم
 پھوٹ نکلے دم تحریر صفت شاخ قلم
 موتی ملک کا ہے ہن یا گوہر انجم ہن
 دیکھا نہیں کا گہ زاری ہن اوسکی غام
 شامیاز میں مکی ہی جھی بھاری بھر کم
 تم کہو خوش قریح ہم کہیں گلزار اہم
 ماہ و خورشید ملے لیک بھی دوہن کم
 چار پور سے تھے کیا جب نقشب کو فر
 طوبی و سدرہ و موسیٰ کا عصا اہم
 رشتہ الفی یعقوب کو کراوس سے ہم
 لکھن شان جل متین کہتے کہ زلف پر خم
 عقل کل کو نہیں معلوم مصارف کا رقم

